مُعاشرتی علوم

جماعت پنجم

5

2021-22

یکساں قومی نصاب 2020ء کے مطابق

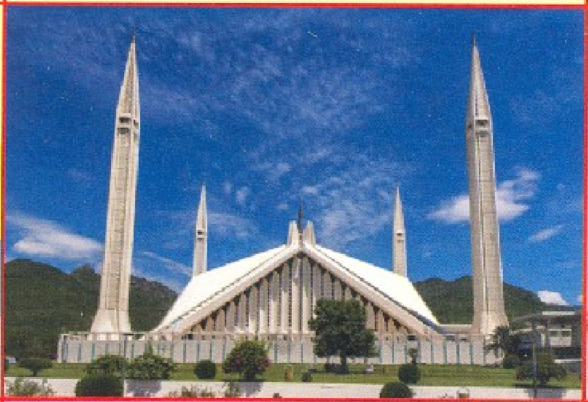

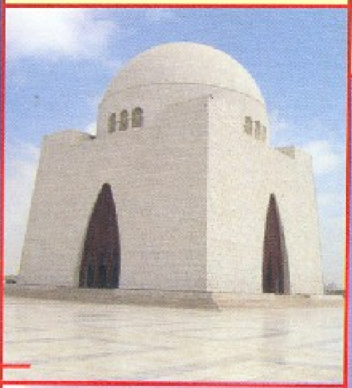

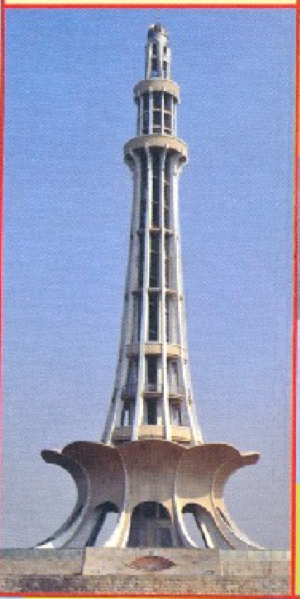

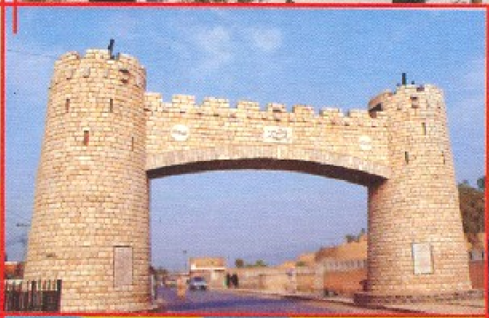

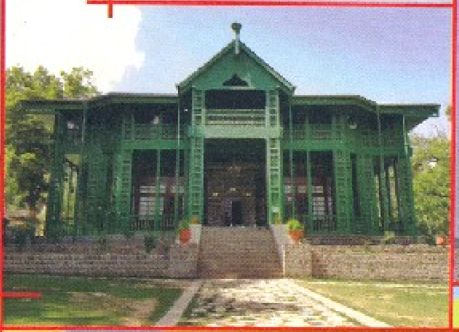

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

Grade 5

معاشرتی علوم

PUNJAB CURRICULUM AND TEXTBOOK BOARD, LAHORE

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

مُعاشرتی علوم

جماعت پنجم

یکساں قومی نصاب 2020ء کے مطابق

ایک قوم، ایک نصاب

NEW KAMAL Book Depot
Near Fowara Chowk Circular Road, Gujrat.
+92-321-6204485 +92-308-6264863 053-3534863

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

یہ کتاب یکساں قومی نصاب 2020ء کے مطابق اور قومی نظر ثانی کمیٹی کی منظور کردہ ہے۔

جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔

اس کتاب کا کوئی حصّہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

فہرست عنوانات

نمبر شمار	باب کا عنوان	صفحہ نمبر
اول	شہریت (Citizenship)	1
دوم	ثقافت (Culture)	11
سوم	ریاست اور حکومت (State and Government)	27
چہارم	تاریخ (History)	36
پنجم	جغرافیہ (Geography)	55
ششم	معاشیات (Economics)	93
	فرہنگ	117

زیرِ نگرانی: محمد رفیق طاہر، جوائنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر، قومی نصاب کونسل، وفاقی وزارتِ تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت، اسلام آباد

فوکل پرسن پنجاب برائے یکساں قومی نصاب: عامر ریاض، ڈائریکٹر (کریکولم)، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

مصنّفہ: اسماء زبیر

اراکین قومی جائزہ کمیٹی

- مہر صفدر ولید (پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ)
- فوزیہ مجاہد (فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن)
- حامد خان (ڈائریکٹوریٹ آف کریکولم اینڈ ٹیچر ایجوکیشن، خیبر پختونخوا)
- شازیہ کامران (دی سٹی سکول، اسلام آباد)
- ڈاکٹر گلاب خلجی (بیورو آف کریکولم، بلوچستان)
- آصفہ فیصل (ایف جی ای آئی کینٹ اینڈ گیریژن، راولپنڈی کینٹ)
- حاجی محمد انور (محکمہ تعلیم، گلگت بلتستان)
- ڈاکٹر مریم چغتائی (لمز یونیورسٹی، لاہور)
- ڈاکٹر تکبیر علی (آغا خان یونیورسٹی، کراچی)

ڈیسک آفیسر: صنم علی (قومی نصاب کونسل) **تکنیکی معاونت:** نگہت لون، اسفند یار خان

ڈائریکٹر (مسوّدات): ڈاکٹر عبداللہ فیصل **نگرانِ طباعت:** چودھری محمد رشید، مہر صفدر ولید، عابد حسین شیخ، شمس الرحمان **ڈپٹی ڈائریکٹر (گرافکس):** عائشہ صادق

کمپوزر: اختر خان، محمد اعظم **ڈیزائنرز:** بشارت احمد، میاں خالد محمود، محمد اعظم **السٹریٹرز:** اُفق عامر، آیت اللہ

تجرباتی ایڈیشن

ناشر: سعد بک بنک، لاہور

مطبع: قدرت اللہ پرنٹرز، لاہور

تاریخ اشاعت	ایڈیشن	طباعت	تعداد	قیمت
جون 2021	تجرباتی	دوئم	12,000	77.00

باب اوّل

شہریت (Citizenship)

حاصلاتِ تعلّم (Students' Learning Outcomes)

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- پہچان سکیں کہ شہری حقوق (Civic Rights) اور ذمّہ داریاں (Responsibilities) کیا ہوتی ہیں اور وقت کے ساتھ یہ کیوں بدلتی ہیں۔
- ڈیجیٹل شہری (Digital Citizen) ہونے کے اخلاقی تقاضوں کی پہچان کر سکیں اور آن لائن ہونے کی صورت میں اختلافِ رائے سے نمٹ سکیں۔
- اقوامِ متحدہ (United Nations) کے وضع کردہ بنیادی انسانی حقوق کی شناخت کر سکیں۔
- سمجھ سکیں کہ تمام انسانوں کو مذہبی اور نسلی تفریق سے بالاتر ہو کر مساوی حقوق حاصل ہیں اور انفرادی اختلافِ رائے کا احترام کرنا ضروری ہے۔ آزادیٔ اظہار (Freedom of Speech) کی اہمیت کی وضاحت کر سکیں۔
- گھر اور سکول میں ہونے والے تنازعات کو حل کرنے کے لیے بات چیت اور مذاکرات کی اہمیت سمجھ سکیں۔
- امن (Peace) اور ہم آہنگی (Harmony) پیدا کرنے کے طریقے تجویز کر سکیں۔
- آج کل کی مہذب دنیا میں روزمرّہ کے آداب (Common Etiquettes) سیکھ سکیں اور ان پر عمل کر سکیں۔

شہریت اور انسانی حقوق (Citizenship and Human Rights)

ہم میں سے ہر شخص کو کسی نہ کسی ملک کی شہریت حاصل ہوتی ہے۔ ایک شخص کی وہ قانونی حیثیت جس سے اس کو کسی بھی ملک یا ریاست کا فرد تصور کیا جاتا ہے، شہریت (Citizenship) کہلاتی ہے۔ ایک شہری ہونے کے ناتے ہمارے بہت سے حقوق (Rights) اور ذمّہ داریاں (Responsibilities) ہیں۔ ہر حکومت کا اوّلین فرض ہے کہ وہ شہریوں کے حقوق کا تحفّظ یقینی بنائے اور ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ اپنی ذمّہ داریاں پوری طرح انجام دے۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- آپ کو کون سے حقوق حاصل ہیں اور آپ کون سی ذمّہ داریاں (فرائض) پوری کرتے ہیں؟ اپنے تین حقوق اور تین ذمّہ داریوں (فرائض) کی فہرست بنائیں۔

حقوق	ذمّہ داریوں (فرائض)

ریاست کی طرف سے شہریوں کو بہت سے حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ یہ ایسے قانونی اور معاشی حقوق ہوتے ہیں جن سے شہری بہتر زندگی گزار سکتے ہیں۔

شہریوں کے حقوق (Rights of Citizens)

شہریوں کے حقوق میں سے چند درج ذیل ہیں:۔

- آزادی اور زندہ رہنے کا حق
- اپنے مذہب اور عقیدے کے مطابق زندگی گزارنے کا حق
- عزّت، پُرامن اجتماع اور آزادانہ حرکت کا حق
- تنظیم سازی اور کوئی بھی پیشہ اختیار کرنے کا حق
- آزادیِ اظہار کا حق
- تعلیم کا حق
- ووٹ دینے کا حق

ان حقوق کا استعمال کرتے ہوئے ہر شہری کی ذمّہ داری ہے کہ وہ اپنے فرائض بخوبی انجام دے۔ ایک اچھّے شہری کی حیثیت سے ہی اس کا اخلاقی اور قانونی فرض بھی ہے کہ وہ اپنے ملک کے امن اور خوشحالی کے لیے اپنی ذمّہ داریاں پوری کرے۔

شہریوں کی ذمّہ داریاں (Responsibilities of Citizens)

شہریوں کی چند اہم ذمّہ داریاں درج ذیل ہیں:۔

- اپنے ملک کا وفادار ہونا اور اس کا شہری ہونے پر فخر کرنا
- قوانین کا احترام اور ان کی پاس داری کرنا
- دوسروں سے اچھّا سلوک رکھنا
- دوسروں کے حقوق، عقائد اور رائے کا احترام کرنا
- دیانت داری سے ٹیکس ادا کرنا
- اپنے ماحول کو ہر قسم کی آلودگی سے بچانا
- وسائل مثلاً پانی، بجلی اور گیس احتیاط سے استعمال کرنا
- اپنے علم اور مہارت کا استعمال کرتے ہوئے معاشرے کے لیے فائدہ مند ثابت ہونا
- وسائل کا مناسب استعمال کرنا اور روزمرّہ معاملات میں ایمان داری کا مظاہرہ کرنا

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟

Do you want to know more?

قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ ایک ذمّہ دار شہری کی اعلیٰ مثال ہیں۔ انھوں نے برصغیر کے مسلمانوں کو ایک الگ قوم اور ایک الگ پہچان دیتے ہوئے، ان کے حقوق کے لیے آواز اٹھائی۔ یہ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ ہی کی قیادت تھی جس کے نتیجے میں 14 اگست 1947ء کو پاکستان دنیا کے نقشے پر ابھرا۔

کرتے ہیں کچھ نیا!

Let's do something new!

کمرا جماعت میں صفائی مہم کا دن مقرر کریں اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کمرا جماعت کو صاف کریں۔

کیاآپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟ Do you want to know more?

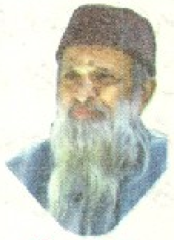

عبدالستار ایدھی

عبدالستار ایدھی نے ایک ذمّے دار پاکستانی ہونے کی حیثیت سے دکھی انسانیت کی خدمت کی اور اس مقصد کے لیے فلاحی تنظیم "ایدھی فاؤنڈیشن" قائم کی۔ اس تنظیم نے پورے ملک میں بیماروں کے لیے کلینک اور بلڈ بینک، یتیموں، لاوارثوں، معذوروں کے لیے پناہ گاہیں اور بچّوں کے لیے کئی سکول قائم کیے۔ یہ تنظیم پوری دنیا میں قدرتی آفات اور جنگوں سے متاثرہ انسانوں کو امداد فراہم کر رہی ہے۔ عبدالستار ایدھی کی ان خدمات پر حکومتِ پاکستان کی طرف سے انھیں نشانِ امتیاز سے نوازا گیا۔

وقت کے ساتھ حقوق اور ذمّہ داریوں کا بدلنا
(Change in Rights and Responsibilities with the Passage of Time)

وقت گزرنے کے ساتھ زندگی گزارنے کے طریقے بدلتے رہتے ہیں، اس لیے شہریوں کے حقوق اور ذمّہ داریوں میں بھی تبدیلی آتی ہے۔ پاکستان کے قیام کے وقت مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ہجرت کر کے پاکستان آئی۔ ملک مشکل صورتِ حال سے دوچار تھا۔ پہلے ہی سال مہاجرین کی آبادکاری کے مسئلے کا سامنا کرنا پڑا۔ اس وقت خوراک، صاف پانی، بجلی، صنعتوں، رہائش گاہوں، ہسپتالوں، سڑکوں اور بینکوں کی شدید کمی تھی۔ ترقّی کا ایک مضبوط بنیادی ڈھانچا تشکیل دینے میں کچھ وقت لگا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلد ہی پاکستان ترقّی کی راہ پر گامزن ہوگیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ تعلیم، صحّت، بینکاری اور ذرائع نقل و حمل میں نمایاں ترقّی ہوئی اور لوگوں کو ان کے بنیادی حقوق حاصل ہوئے۔ آج پاکستان میں بینکاری کا ایک مضبوط نظام قائم ہے۔ اسی طرح پورے ملک میں سڑکوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ توانائی اور رہائشی شعبے نے بھی تیزی سے ترقّی کی ہے۔ تعلیمی اور طبّی شعبوں میں بھی ہم آگے بڑھ رہے ہیں۔ پاکستان کے شہریوں کو جہاں بنیادی حقوق حاصل ہیں وہیں شہری کی حیثیت سے ان پر کچھ ذمّہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ قیامِ پاکستان کے فوراً بعد ملک کو مشکل حالات سے نکالنے اور ترقّی کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کرنے کی ذمّہ داری پاکستان کے شہریوں کی تھی۔ آج ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنے ملک کے تمام اداروں کو مستحکم کریں۔ اپنی تعلیم و تربیت کا استعمال کرتے ہوئے اچھے اور مفید شہری ہونے کا ثبوت دیں تاکہ ملک خوشحال ہو اور مزید ترقّی کرے۔

ہم 21 ویں صدی میں داخل ہو چکے ہیں۔ ٹیکنالوجی کی ترقّی نے دنیا کو گلوبل ولیج (Global Village) بنا دیا ہے۔ لوگ آسان سفری سہولیات، ماس میڈیا (Mass Media) اور ٹیلی مواصلات (Telecommunication) کے ذریعے سے ایک دوسرے سے رابطے میں ہیں اور ایک ہی معاشرہ بن چکے ہیں۔ آج کا دور ڈیجیٹل (Digital) دور ہے اور ہم ڈیجیٹل شہری ہیں۔

ڈیجیٹل شہری اور اس کی ذمّہ داریاں (Digital Citizen and his/her Responsibilities)

ڈیجیٹل شہری

ایسا شہری جو سماجی اور شہری سرگرمیوں میں حصّہ لینے کے لیے انٹرنیٹ (Internet) اور دیگر ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے ذرائع مثلاً فیس بک (Facebook)، وٹس ایپ (WhatsApp)، انسٹاگرام (Instagram) اور ٹویٹر (Twitter) وغیرہ کا مؤثر استعمال کرتا ہے، ڈیجیٹل شہری کہلاتا ہے۔ ڈیجیٹل شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اور دوسروں کی حفاظت کے لیے اخلاقی اصولوں کا خاص خیال رکھے۔ آیئے دیے ہوئے ذہنی خاکے (Mind Maps) کی مدد سے ڈیجیٹل شہری کی ذمہ داریوں کے بارے میں جانتے ہیں۔

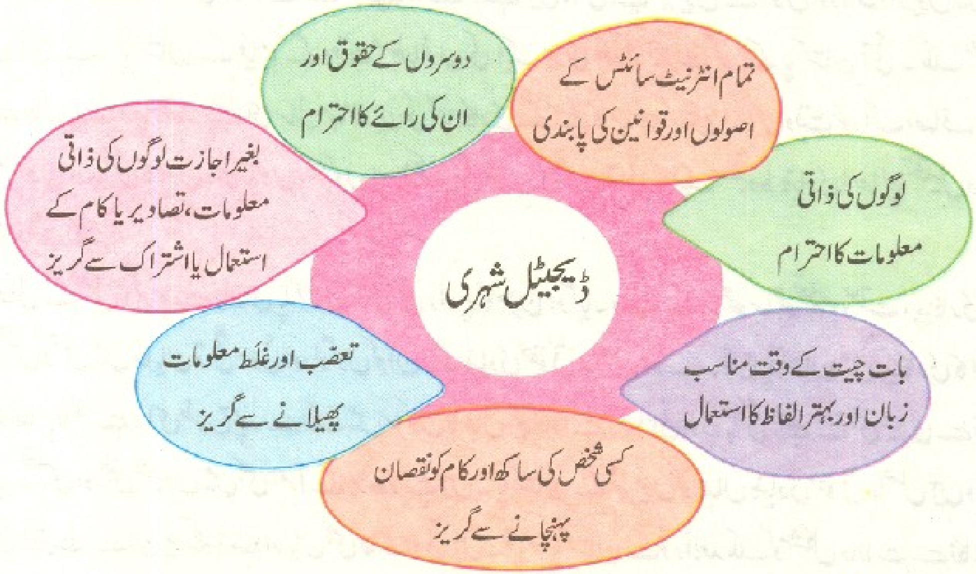

آن لائن ہونے کی صورت میں اختلاف رائے سے کیسے نمٹا جائے؟
(How to deal with disagreement on views when online)

آن لائن ہوتے ہوئے اختلافِ رائے سے نمٹنے کے چند اصول درج ذیل ہیں:

- جب آپ ای میل یا سوشل میڈیا پوسٹ کے بارے میں تکلیف یا ناراضگی محسوس کریں تو فوراً اُس کا جواب نہ دیں۔ کچھ دیر سوچ بچار کے بعد ای میل یا پوسٹ کو دوبارہ پڑھیں اور ٹھنڈے دماغ سے جواب دیں۔

طلبہ کو حقوق اور ذمہ داریوں (فرائض) میں فرق سمجھائیں۔ انھیں ڈیجیٹل شہری کی ذمہ داریوں سے آگاہ کریں۔ طلبہ کو اقوام متحدہ کے قیام کا مقصد بتائیں۔ انھیں اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے/منشور (Universal Declaration of Human Rights, UDHR) کے بارے میں بتائیں۔

- اختلافِ رائے کی صورت میں صبروتحمل کا مظاہرہ کریں اور دوسروں کی رائے کا احترام کریں۔
- اپنا رویہ مثبت رکھیں اور تنقید کو خوش دلی سے قبول کریں۔
- الزام تراشی سے گریز کریں۔
- بات چیت کے وقت مناسب زبان اور بہتر الفاظ کا استعمال کریں۔
- دلائل سے اپنی بات واضح کریں۔

اقوامِ متحدہ اور انسانی حقوق (United Nations and Human Rights)

خوراک، لباس اور رہائش انسان کے بنیادی حقوق ہیں۔ ان کے علاوہ ہر انسان کو آزادی سے زندگی گزارنے، آزادیِ اظہار اور انصاف کا حق حاصل ہے۔ یہ سارے حقوق "انسانی حقوق" کہلاتے ہیں۔ یہ وہ حقوق ہیں جن کے تحت تمام انسان یکساں بنیادی ضروریات اور سہولیات کے حق دار ہیں۔ انسانی حقوق کے تحفّظ اور انصاف کی فراہمی کے لیے 1945ء میں اقوامِ متحدہ نے انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ (Universal Declaration of Human Rights) تیار کیا۔ یہ اعلامیہ 10 دسمبر 1948ء کو دنیا کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس اعلامیے کے اہم نکات یہ ہیں:

اقوامِ متحدہ کا لوگو

- تمام انسانوں کے لیے آزادی اور زندگی کا حق
- تعلیم، صحت، مناسب خوراک، رہائش، لباس اور سماجی تحفّظ کا حق
- امتیازی سلوک اور غلامی سے آزادی کا حق
- قانون کے مطابق ہر ایک کے ساتھ یکساں سلوک کرنے کا حق
- آزادانہ کام کرنے اور جائیداد رکھنے کا حق
- مذہب کی آزادی کا حق
- اظہارِ رائے کی آزادی کا حق

یہ حقوق سب کے لیے یکساں ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام انسان برابر ہیں، چاہے وہ کسی بھی قوم، رنگ، نسل، ثقافت، مذہب اور زبان سے تعلق رکھتے ہوں۔ ہر انسان کو چاہیے کہ وہ انسانی حقوق کا تحفّظ کرے۔ سب کی عزّت کرے۔ ایک دوسرے کی رائے کا احترام کرے۔ اختلافِ رائے کی صورت میں اپنے اندر برداشت پیدا کرے تا کہ دوسروں کی بات کو سُن سکے۔ اگر کسی معاملے میں دوسرے کی بات درست ہو تو اس کو خوش دلی سے مان لے۔ اگر دوسرے کی بات صحیح نہ لگے تو دلائل سے اپنی بات واضح کرے اور بحث و مباحثے سے گریز کرے۔

کرتے ہیں کچھ نیا!

Let's do something new!

بنیادی انسانی حقوق کا ذہنی خاکہ (Mind Map) تیار کریں اور بات چیت کے ذریعے سے بتائیں کہ اپنی روزمرّہ زندگی میں ان حقوق کو برقرار رکھنے میں کس طرح اپنا حصّہ ڈال سکتے ہیں۔

خطبۂ حجۃ الوداع

دنیائے اسلام میں خطبۂ حجۃ الوداع کو بنیادی انسانی حقوق کا پہلا منشور قرار دیا جاتا ہے۔ یہ خطبہ 9 ذی الحجہ 10 ہجری (632ء) کو میدانِ عرفات میں پیش کیا گیا۔ اس تاریخی خطبے میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

"اے لوگو! بے شک تمھارا رب بھی ایک ہے اور تمھارا باپ بھی ایک۔ آگاہ رہو! کسی عربی کو عجمی پر، کسی عجمی کو عربی پر، کسی سفید فام کو کسی سیاہ فام پر اور کسی سیاہ فام کو کسی سفید فام پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔" (مسند احمد، حدیث نمبر 4568)

آزادیِ اظہار کی اہمیت (Importance of Freedom of Speech)

انسانی حقوق کے مطابق ہر انسان کو اپنے خیالات کے اظہار کا حق حاصل ہے۔ 1948ء کے انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ (UDHR) کے آرٹیکل 19 میں کہا گیا ہے:۔

"ہر ایک کو رائے اور اظہارِ رائے کی آزادی کا حق حاصل ہے، اس حق میں کسی مداخلت کے بغیر رائے قائم کرنے اور کسی بھی میڈیا کے ذریعے سے اور کسی بھی سرحد سے قطع نظر معلومات اور نظریات کو تلاش کرنے، حاصل کرنے اور فراہم کرنے کی آزادی شامل ہے۔"

آزادیِ اظہار کے نظریے کو انیسویں صدی کے برطانوی مفکر جان اسٹورٹ مل (John Stuart Mill) نے پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ معاشرتی ترقّی کا واحد راستہ یہ ہے کہ انسانوں کو آزادانہ طور پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے دیا جائے۔ آزادیِ اظہار ایک متنوّع معاشرے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس سے معاشرے میں ہم آہنگی اور رواداری پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ آزادیِ اظہار کسی بھی ملک میں جمہوری نظام کو فروغ دینے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ آزادیِ اظہار معاشرتی برائیوں سے نجات پانے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ کسی بھی معاشرتی برائی کا خاتمہ اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ لوگ اس کے خلاف بات نہ کریں۔ آزادیِ اظہار میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اس سے کسی کی دل آزاری نہ ہو۔

امن اور تنازع (Peace and Conflict)

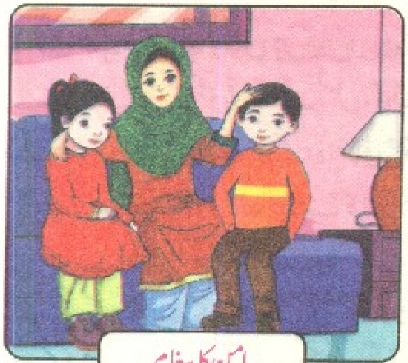

امن کا پیغام

معاشرے میں چوں کہ مختلف طرح کے لوگ اکٹھے رہتے ہیں، اس لیے کبھی کبھار وہ ایک دوسرے کی باتوں سے اختلاف بھی کرتے ہیں اور بعض اوقات اختلاف تنازعے کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ زیادہ تر لوگ تنازعات سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ وہ امن سے رہ سکیں۔ تنازعات لمبے عرصے تک موجود رہیں تو کئی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم آپس کے تنازعات ختم کر کے امن و امان سے رہیں خواہ وہ تنازعات گھریلو سطح پر ہوں یا سکول کی سطح پر ہوں۔

تنازعات کا حل (Resolving of Conflicts)

کسی بھی مسئلے کو بات چیت اور مذاکرات کے ذریعے سے حل کیا جا سکتا ہے۔ بات چیت کے ذریعے سے ہم با آسانی دوسروں کے نقطۂ نظر کو سمجھ سکتے ہیں اور اپنا نقطۂ نظر دوسروں کو سمجھا سکتے ہیں۔ بات چیت اور مذاکرات کے وقت چند باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے، جیسا کہ:

- بات چیت کے لیے مناسب الفاظ کا استعمال کریں۔
- دوسروں کو اپنی بات مکمل کرنے کا موقع دیں۔
- دوسروں کی بات غور سے سنیں۔
- دوسروں کے نقطۂ نظر کو سمجھیں۔

امن اور ہم آہنگی کے فروغ کے طریقے (Ways to Promote Peace and Harmony)

امن اور ہم آہنگی سے معاشرے کے ہر فرد پر مثبت اثرات مرتّب ہوتے ہیں اور لوگ بھی متحد رہتے ہیں۔ لوگوں کو متحد رکھنے کے ساتھ ساتھ امن کسی بھی ملک میں خوش حالی اور ترقّی کا باعث بھی ہے۔ امن اور ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے کچھ باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

امن اور ہم آہنگی

امن اور ہم آہنگی سے مراد معاشرے میں سکون اور آپس میں صلح سے رہنا ہے۔

- دوسروں کے ساتھ ہمیشہ نرمی اور رحم دلی سے پیش آئیں۔
- اختلافات کے باوجود دوسروں کی رائے اور نظریات کا احترام کریں۔
- غلطی کی صورت میں معذرت کر کے معاملہ حل کر لیں۔
- دوسروں کے حقوق غصب کرنے سے تعلقات میں خرابی پیدا ہوتی ہے، اس لیے ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں۔
- کوئی بھی معاملہ پیش آئے تو امن اور ہم آہنگی کی خاطر صبر و تحمّل کا مظاہرہ کرتے ہوئے مصالحت اختیار کریں۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟

Do you want to know more?

21 ستمبر کو پوری دنیا میں امن کا دن منایا جاتا ہے۔

کرتے ہیں کچھ نیا!

Let's do something new!

گھر یا محلّے میں سے اپنے پسندیدہ انسان کی خصوصیات کی فہرست بنائیں۔

روزمرّہ کے آداب (Common Etiquettes)

اچھا انسان ہمیشہ آداب کا خیال رکھتا ہے۔ ہمیں بھی ان آداب کو اپنی زندگی کا لازمی جزو بنا لینا چاہیے۔

- جب کسی سے ملیں تو سلام کریں۔
- ہر ایک سے اچھے اخلاق سے پیش آئیں۔ اچھا اخلاق اچھا انسان بناتا ہے۔
- اپنے والدین، اساتذہ اور بڑوں سے ہمیشہ عزت و احترام سے پیش آئیں۔

بڑوں کا احترام

- چھوٹوں سے پیار کریں۔
- بڑوں اور بزرگوں کے احترام میں نشست خالی کر دیں۔
- بات چیت کے دوران میں اپنی باری کا انتظار کریں۔ بات چیت کے لیے ہمیشہ نرم اور شائستہ لہجہ اپنائیں۔
- کسی کی چیز بغیر اجازت استعمال نہ کریں اور کسی کی چیز واپس کرتے وقت اس کا شکریہ ادا کریں۔
- مشکل وقت میں دوسروں کی مدد کریں۔
- ہر جگہ اصول وضوابط اور قوانین کا خیال رکھیں اور ان کی پابندی کریں۔
- گھر، کمرا جماعت، سکول، پارک اور ہسپتال وغیرہ کو ہمیشہ صاف رکھیں۔
- ہمیشہ صاف ستھری اور مفید غذائیں استعمال کریں اور کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھوئیں۔
- ہر قسم کے سماجی معاملات میں ایمان داری کا مظاہرہ کریں۔

کرتے ہیں کچھ نیا!
Let's do something new!

اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر تلاش کریں کہ دنیا کے مختلف ممالک میں لوگ ایک دوسرے سے ملتے وقت کون سے الفاظ استعمال کرتے ہیں اور ان کا کیا طریقہ کار ہوتا، جیسے مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو السلام علیکم کہتے ہیں اور ہاتھ ملاتے ہیں۔

میں نے سیکھا! (I have learnt!)

- حقوق سب کے لیے یکساں ہیں۔
- حقوق کے ساتھ ساتھ ہر شہری کی کچھ ذمّہ داریاں بھی ہیں۔
- ایک ڈیجیٹل شہری کی ذمّہ داری ہے کہ وہ آن لائن سرگرمیوں میں حصّہ لیتے وقت اخلاقی اصولوں کا خاص خیال رکھے۔
- تنازعات کو بات چیت اور مذاکرات سے ختم کیا جا سکتا ہے۔
- امن اور ہم آہنگی سے افراد اور معاشرے پر مثبت اثرات مرتّب ہوتے ہیں۔

انٹرنیٹ لنک (Internet Link)

انسانی حقوق کے بارے میں جاننے کے لیے درج ذیل ویب سائیٹ ملاحظہ کریں۔

https://www.un.org/en/universal-declarationhuman-rights/

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

1۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(i) شہریت کی تعریف کریں۔

(ii) انسانی حقوق سے کیا مراد ہے؟

(iii) روزمرّہ زندگی کے کوئی سے تین آداب بتائیں۔

2۔ دیے ہوئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

(i) آزادیِ اظہار کی کیا اہمیت ہے؟ کیا ہمیں اپنی رائے کے اظہار کی آزادی حاصل ہونی چاہیے؟

(ii) امن قائم کرنے کے کون کون سے طریقے ہیں؟ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

3۔ ایک ڈیجیٹل شہری کی تین ذمّہ داریاں اپنی کاپی میں لکھیں۔

ہمارے کرنے کے کام (Work for us to do)

سرگرمی 1: اچھّے شہری کی خصوصیات سے متعلق ذہنی خاکہ (Mind Map) بنائیں۔

سرگرمی 2: اپنی ذاتی زندگی میں آپ کو کن تنازعات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟ ایک فہرست بنائیں۔ ان مسائل میں سے کسی ایک مسئلے کے بارے میں لکھیں کہ آپ اسے کیسے حل کر سکتے ہیں؟

سرگرمی 3: احمد دوستوں کے ساتھ فٹ بال کھیل کر گھر واپس آ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک آدمی کا بٹوہ اس کی جیب سے پھسل کر نیچے گر گیا ہے۔ اس نے جلدی سے جا کر وہ بٹوہ اٹھایا اور ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ کے خیال میں اب احمد کو کیا کرنا چاہیے اور کیوں؟

برائے اساتذہ

سرگرمی 1: طلبہ کو گروپس میں تقسیم کریں۔ اچھے شہریوں کی خصوصیات پر ذہنی خاکہ (Mind Map) بنوائیں۔ ان سے کہیں کہ اس میں وہ تمام خصوصیات درج کریں جو ایک اچھے شہری میں ہوتی ہیں۔

سرگرمی 2: طلبہ سے کمرا جماعت، سکول، گھر میں ہونے والے تنازعات اور جھگڑوں کی فہرست بنوائیں۔ طلبہ ان میں سے کسی ایک مسئلے کا انتخاب کریں اور اس پر رول پلے (Role Play) پیش کریں۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر اس مسئلے کے حل کے طریقے سوچیں۔ حل سوچنے کے بعد جماعت کے سامنے اپنی تجاویز پیش کریں۔ بعد ازاں طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ ان تجاویز کو اپنی ذاتی زندگیوں پر لاگو کر سکیں۔

مشق (Exercise)

1- درست جواب کا انتخاب کریں اور (✓) کا نشان لگائیں۔

i۔ انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ (UDHR) دنیا کے سامنے پیش کیا گیا:

(الف) 1946ء میں (ب) 1947ء میں (ج) 1948ء میں (د) 1949ء میں

ii۔ اقوامِ متحدہ کی تنظیم قائم ہوئی:

(الف) 1945ء میں (ب) 1946ء میں (ج) 1947ء میں (د) 1948ء میں

iii۔ آزادیِ اظہار کا نظریہ پیش کیا:

(الف) گراہم بیل نے (ب) آئن سٹائن نے (ج) جان اسٹورٹ مِل نے (د) کارل مارکس نے

iv۔ ڈیجیٹل شہری استعمال کرتا ہے:

(الف) کتاب (ب) میگزین (ج) ریڈیو (د) انٹرنیٹ

v۔ خطبۂ حجۃ الوداع پیش کیا گیا۔

(الف) 6ذی الحجہ (ب) 8ذی الحجہ (ج) 9ذی الحجہ (د) 10ذی الحجہ

2- درست جملے کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (×) کا نشان لگائیں۔

i۔ انسانی حقوق تمام انسانوں کے لیے برابر نہیں ہیں۔ ☐

ii۔ آزادیِ اظہار کے ذریعے سے ہم اپنے خیالات اور معلومات کو بول کر یا لکھ کر دوسروں تک پہنچا سکتے ہیں۔ ☐

iii۔ امن اور ہم آہنگی معاشرے کے ہر فرد پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔ ☐

iv۔ لوگوں کی ذاتی معلومات کا احترام کرنا ڈیجیٹل شہری کی ذمہ داری میں شامل ہے۔ ☐

v۔ دوسروں کے حقوق غصب کرنے سے تعلقات میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ ☐

3- کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
اپنے والدین، اساتذہ اور بڑوں سے	نرم اور شائستہ لہجہ اپنائیں
ہر انسان کو اپنے خیالات کے	دوسروں کی مدد کریں
مشکل وقت میں	ہمیشہ عزّت واحترام سے پیش آئیں
بات چیت کے لیے ہمیشہ	اظہار کا حق حاصل ہے

ثقافت (Culture)

حاصلاتِ تعلّم (Students' Learning Outcomes)

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- قومیت (Nationalism) کی تعریف کر سکیں اور بتا سکیں کہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کیسے رہتے ہیں۔
- پاکستان میں رہنے والے متنوع ثقافتی گروہوں (Diverse Cultural Groups) کی نشان دہی کر سکیں۔
- پاکستان کے ثقافتی تنوع (مذہب، زبانیں، لباس، پکوان، میلے اور تہوار، مشہور واقعات، فنون اور دستکاریاں اور لوک گیت) کو بیان کر سکیں۔
- کثیر الثقافتی معاشرے (Multicultural Society) کے فوائد کی نشان دہی کر سکیں۔

ہمارا رہن سہن
(The way we live together)

معاشرے میں زندگی بسر کرنے کے لیے ہمیں ایک دوسرے کی ضرورت پڑتی ہے۔ جب مختلف طرح کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر زندگی گزارتے ہیں تو اس سے ایک پُر امن معاشرہ قائم ہوتا ہے۔ پاکستان بھی ایسا ہی معاشرہ ہے۔ یہاں مختلف مذاہب، رنگ اور نسل کے لوگ بستے ہیں جو باہم مل کر ایک قوم بناتے ہیں۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- پاکستان کا قومی لباس کیا ہے؟ ____________________
- پاکستان میں بولی جانے والی کوئی سی چھے زبانوں کے نام لکھیں۔

قومیت (Nationalism)

قوم (Nation) لاطینی زبان کے لفظ نیشو (Natio) سے ماخوذ ہے۔جس کے معنی ''پیدائش'' کے ہیں۔گویا قوم کا تعلق فرد کی پیدائش یا نسل سے ہے۔قومیت دراصل اپنائیت کے ایسے احساس اور جذبے کا نام ہے جو افراد کے مابین نسل، رنگ، مذہب، علاقے، زبان اور رسم ورواج کی بنا پر پیدا ہوتا ہے۔

قومیت کا جذبہ

اس جذبے کی بنا پر لوگ اپنے آپ کو ایک قوم سمجھتے ہیں۔ہم پاکستانی قوم ہیں اور ہمیں پاکستانی ہونے پر فخر ہے۔بحیثیت پاکستانی ہم محبت، امن اور بھائی چارے کے ساتھ رہتے ہیں۔قومیت کے جذبے کو فروغ دینے کے لیے ہمیں ایک دوسرے کے سماجی، معاشی اور معاشرتی حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔

پاکستان میں رہنے والے متنوع ثقافتی گروہ (Diverse Cultural Groups living in Pakistan)

کسی جگہ کے لوگوں کا آپس میں میل جول، رسم ورواج، مذہب، زبان اور رہن سہن کے طور طریقے وہاں کی ثقافت کہلاتے ہیں۔ پاکستان کے صوبوں اور علاقوں میں متنوع ثقافتی گروہ رہتے ہیں۔اپنے علاقوں کے لحاظ سے یہ پنجابی، سندھی، بلوچ، پشتون، گلگت بلتستانی اور کشمیری وغیرہ کہلاتے ہیں۔مختلف علاقوں میں بسنے والے ان لوگوں کا ثقافتی انداز بھی ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

پاکستان میں ثقافتی تنوع (Cultural Diversity in Pakistan)

پاکستان کے ثقافتی تنوع میں مذہب، زبانیں، لباس، پکوان، میلے اور تہوار، مشہور واقعات، فنون اور دستکاریاں اور لوک گیت وغیرہ شامل ہیں، جن کی تفصیل ذیل میں بیان کی گئی ہے:-

مذہب (Religion)

پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے اور اس کی قریباً 97 فی صد آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔یہاں دیگر مذاہب یعنی مسیحیت، ہندومت، سکھ مت اور بدھ مت وغیرہ سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی آباد ہیں۔

زبانیں (Languages)

زبان صرف الفاظ کا مجموعہ نہیں ہوتی بلکہ یہ کسی بھی قوم کی پہچان اور اس کا ثقافتی اثاثہ بھی ہوتی ہے۔ پاکستان کی قومی زبان اُردو ہے۔اُردو زبان ہماری ثقافتی شناخت کا اہم پہلو بھی ہے۔اکثر پاکستانی اس زبان کو بول اور سمجھ سکتے ہیں۔ ملک بھر میں لوگ مختلف علاقائی زبانیں بھی بولتے ہیں جیسا کہ بلوچستان میں بلوچی، پشتو اور براہوی بولی جاتی ہیں۔ پنجاب میں

پنجابی، سرائیکی اور پوٹھواری، سندھ میں سندھی، صوبہ خیبر پختونخوا میں پشتو، ہندکو اور سرائیکی، گلگت بلتستان میں بلتی، شینا، بروشسکی، وخی اور دیگر زبانیں بولی جاتی ہیں۔اس کے علاوہ جموں وکشمیر میں کشمیری اور پہاڑی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ملک بھر میں اُردو زبان کے ساتھ ساتھ دیگر علاقائی اور مقامی زبانوں میں بھی ادب اور شعروشاعری کے فن پارے موجود ہیں۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟

Do you want to know more?

اُردو زبان اور اکثر علاقائی زبانوں کا رسم الخط عربی زبان جیسا ہے۔ قرآن مجید بھی عربی زبان میں ہے۔ پاکستانی تعلیمی مدارس میں عربی زبان کی تعلیم کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔

لباس (Clothing)

ہمارا قومی لباس شلوار قمیص ہے۔ ہر صوبے اور علاقے کے لوگ اپنی روایات اور موسم کے مطابق لباس زیب تن کرتے ہیں۔ یہ رنگارنگ ملبوسات پاکستان کے موسمی حالات اور مذہبی ضرورتوں کے پیش نظر تیار کیے جاتے ہیں۔

صوبہ سندھ میں سرخ اور گہرے نیلے رنگ کا ہاتھ سے چھپا ہوا خاص کپڑا تیار کیا جاتا ہے جسے اجرک کہتے ہیں۔ یہاں ریشمی دھاگوں اور چھوٹے چھوٹے شیشوں سے کپڑوں پر کڑھائی کی جاتی ہے جسے "گج" کہتے ہیں۔ سندھی مرد سر پر خاص شیشوں والی ٹوپی پہنتے ہیں۔

سندھ

پنجاب

پنجابی خواتین اپنے کپڑوں پر خوب صورت بیل بوٹے کڑھائی کرتی ہیں جسے پھلکاری کہا جاتا ہے۔ یہ خواتین شلوار قمیص اور دوپٹا اوڑھتی ہیں۔ دیہاتی علاقوں میں مرد دھوتی کرتا، لُنگی، لاچہ پہننا اور سر پر ٹوپی یا پگڑی باندھنا پسند کرتے ہیں۔

بلوچستان

صوبہ بلوچستان میں مرد لمبی قمیص اور چوڑے گھیرے والی شلوار پہنتے ہیں جس سے لباس منفرد نظر آتا ہے۔ یہاں مردوں کی مقبول پوشاک میں کلاہ اور بڑی پگڑی بھی شامل ہے۔ خواتین شیشوں کی کڑھائی والی لمبی قمیص اور شلوار پہنتی اور چادر اوڑھتی ہیں۔

پاکستان کے دیگر علاقوں کی طرح صوبہ خیبر پختونخوا کا عام لباس بھی شلوار قمیص ہے۔ یہاں کے مرد کرتے کے ساتھ واسکٹ اور خاص پشاوری چپل پہننا پسند کرتے ہیں۔ خواتین پھلکاری فراک، شلوار پہنتی اور چادر اوڑھتی ہیں۔

خیبر پختونخوا

کشمیری مرد اور خواتین کڑھائی والے چوغے پہنتے ہیں جنھیں مقامی زبان میں پھیرن کہتے ہیں۔ مرد سر پر ٹوپی پہنتے ہیں جب کہ کشمیری خواتین سکارف پہنتی ہیں۔

آزاد جموں وکشمیر

گلگت بلتستان کے لوگ اُون سے بنے ہوئے کوٹ، چوغے اور ٹوپیاں پہنتے ہیں۔ یہاں کے لوگ کھلا لباس پہنتے ہیں جسے شوقہ کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ سر پر ایک مخصوص اُونی ٹوپی پہنتے ہیں۔ یہاں کی خواتین کے لباس کا سب سے خوب صورت حصہ روایتی ٹوپی ہے۔ خوب صورت کڑھائی والی ٹوپی ''ایراگی'' یہاں کی سب سے مشہور ٹوپی ہے۔

گلگت بلتستان

پاکستان کا شمالی خطہ (بالائی خیبر پختونخوا اور گلگت بلتستان) بلند و بالا پہاڑوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ چترال میں دنیا کی قدیم ترین ثقافت ''کیلاش'' آباد ہے۔ کیلاش کا مطلب ہے ''کالے کپڑے پہننے والے۔''

کیلاشی بچے

پکوان (Foods)

پاکستانی لوگ مزے دار کھانوں کے بہت شوقین ہیں۔ ملک بھر میں علاقائی کھانے اپنی خوش بُو اور ذائقوں کے اعتبار سے بہت مشہور ہیں۔ خیبر پختونخوا کے معروف ثقافتی پکوانوں میں دبیزے غوخہ (بکرے کا گوشت)، راجما (لوبیا کا سالن)، کابلی پلاؤ، سیخ کباب، چپلی کباب، شامی کباب، شینواری کباب اور غٹے ورجے (چاول) وغیرہ زیادہ معروف ہیں۔ خیبر پختونخوا کے لوگ قہوہ اور چائے پینا بھی پسند کرتے ہیں۔

پنجاب کے لوگ ناشتے میں مرغ چنے، سری پائے، حلوا پوری، پراٹھے اور بھٹورے کھانا پسند کرتے ہیں۔ ان کے روایتی کھانوں میں گوشت کے تکے، قورمہ، مکئی کی روٹی، سرسوں کا ساگ، کڑاہی گوشت، دہی بھلّے، آلو چنے اور سموسے پکوڑے وغیرہ شامل ہیں۔ یہاں کے لوگ نمکین اور میٹھی لسّی بھی پیتے ہیں۔

سندھ کے لوگ سندھی بریانی، پلاّ مچھلی، حلیم، آلو کباب اور نہاری وغیرہ بہت شوق سے کھاتے ہیں۔ یہاں میٹھے میں مٹکا قلفی، ربڑی فالودہ اور لبِ شیریں (کسٹرڈ) بھی اپنے ذائقے اور لذّت کے لحاظ سے بے مثال ہیں۔

سیخ کباب

سرسوں کا ساگ

سندھی بریانی

پلاّ مچھلی

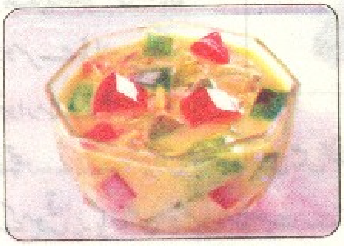

لبِ شیریں

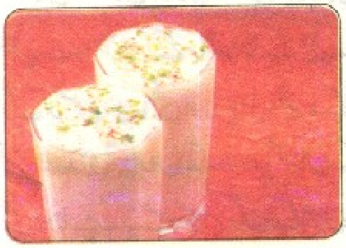

لسّی

سجّی بلوچ ثقافت کا ایک مشہور اور مرغوب پکوان ہے۔ اس کے علاوہ دم پخت، لگن گوشت، بیسنی فش کڑی اور کھڈی کباب وغیرہ بھی بلوچستان کے روایتی پکوان ہیں۔

گلگت بلتستان کے مشہور پکوانوں میں گوشت شوربہ، ممٹو (سموسہ نما)، مولیدہ، مارزن، پڑاپو اور سناباچی (شربت) وغیرہ شامل ہیں۔ شب دیگ، روغن جوش، کشمیری پلاؤ اور کشمیری چائے وغیرہ آزاد جموں وکشمیر کے پکوان ہیں۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟

Do you want to know more?

بلوچی موسم سرما کی ابتدا خاص "بلوچی نُسری" کی سوغات سے کرتے ہیں۔ یہ بغیر مسالوں کے آگ پر بنائی جانے والی روٹی ہے، جس کی تیاری میں گندم کے آٹے، دیسی گھی، مکھن اور گڑ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تازہ روٹی انتہائی لذیذ ہوتی ہے۔

پڑاپو

مارزن

روغن جوش

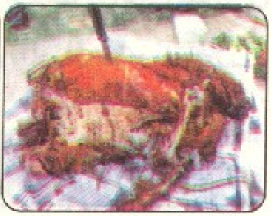

کھڈی کباب

میلے اور تہوار (Fairs and Festivals)

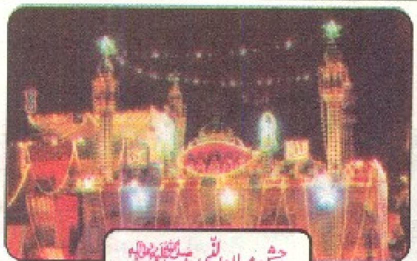

جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم

عید ملن

میلے اور تہوار قومی ثقافت کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ یہ لوگوں کو نہ صرف تفریح فراہم کرتے ہیں بلکہ ان کے باہمی میل جول اور روابط میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پاکستان میں بہت سے مذہبی، قومی اور علاقائی تہوار منائے جاتے ہیں۔ عیدین (عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ) مسلمانوں کے بڑے مذہبی تہوار ہیں۔ مسلمان 12 ربیع الاوّل کو جشن میلادالنبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم بھی مذہبی عقیدت واحترام کے ساتھ مناتے ہیں۔ دوسرے مذاہب کے لوگ کرسمس، بیساکھی اور دیوالی وغیرہ کے تہوار مناتے ہیں۔

قومی اور مذہبی تہواروں کے علاوہ پاکستان کے چھوٹے بڑے شہروں اور دیہاتوں میں مختلف علاقائی تہواروں اور میلوں ٹھیلوں کا انعقاد بھی ہوتا ہے۔ یہ میلے کسی بزرگ کے عرس کے موقع پر یا خاص موسم کی مناسبت سے منعقد کیے جاتے ہیں۔ صوبہ پنجاب کے شہر لاہور میں میلا چراغاں اور جشنِ بہاراں وغیرہ مشہور میلے ہیں۔ صوبہ سندھ میں جشنِ لاڑکانہ، سندھ فیسٹیول، میلا مویشیاں اور بہت سے دیگر مقامی تہوار منائے جاتے ہیں۔ بلوچستان کا سبّی میلا دیکھنے کے لیے لوگ ملک بھر سے اکٹھے ہوتے ہیں۔ کالام فیسٹیول

خیبر پختونخوا کا مشہور میلا ہے۔ آزاد جموں و کشمیر میں کشمیر فیسٹیول منایا جاتا ہے۔ شندور پولو فیسٹیول گلگت بلتستان اور خیبر پختونخوا کے ضلع چترال کا مشترکہ میلہ ہے جو دنیا کے بلند ترین پولو گراؤنڈ شندور میں منایا جاتا ہے۔ یہاں کے کچھ لوگ جشن نوروز کو جوش و خروش سے مناتے ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان کے لوگ اپنے علاقوں کے لحاظ سے خاص ثقافتی تہوار، شادی بیاہ اور سالگرہ وغیرہ جیسی تقریبات بھی مناتے ہیں۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?

14 اگست کو ہمارے پیارے ملک پاکستان کی سالگرہ کا دن منایا جاتا ہے۔ اس دن پورے ملک میں چھٹی ہوتی ہے۔ لوگ عمارتوں کو پاکستان کے جھنڈے اور روشنیوں سے سجاتے ہیں۔

مشہور واقعات (Popular Events)

ملک بھر میں قراردادِ پاکستان 23 مارچ، یوم مزدور یکم مئی، یومِ آزادی 14 اگست، یومِ دفاعِ پاکستان 6 ستمبر اور قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کا دن 25 دسمبر وغیرہ قومی تقریبات کے طور پر منائے جاتے ہیں۔

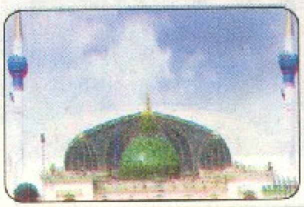
مزار حضرت علی ہجویری المعروف داتا گنج بخشؒ

مزار حضرت بہاؤالدین زکریاؒ، ملتان

جشن بہاراں (پنجاب)

جشن لاڑکانہ (سندھ)

سبّی میلا (بلوچستان)

شندور پولو فیسٹیول

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟ Do you want to know more?

پاکستان میں بہت سے صوفیائے کرام اور اولیائے کرام کے مزارات ہیں۔ ان میں لاہور میں حضرت علی ہجویری المعروف داتا گنج بخشؒ، سندھ میں حضرت لعل شہباز قلندرؒ، ملتان میں حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ، قصور میں حضرت بابا بلھے شاہؒ، پاکپتن میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ، اسلام آباد میں حضرت امام بری سرکارؒ، خیبر پختونخوا میں رحمان باباؒ کے مزارات پر ہونے والے سالانہ عرسوں میں لوگ شرکت کرتے ہیں۔ ان عرسوں میں لنگر وغیرہ کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

فنون اور دست کاریاں (Arts and Crafts)

پاکستان میں ایسے بہت سے خطّاط ہیں جنھوں نے قرآنی خطّاطی کے اعلیٰ نمونے تخلیق کیے ہیں۔ فنِ تعمیر کے لحاظ سے بھی

ہمارے ملک کی ایک خاص پہچان ہے۔ یہاں بہت خوب صورت عمارتیں نظر آتی ہیں۔ اس کے علاوہ تراشی، نقاشی اور مختلف دھاتوں سے زیورات سازی یہاں کے نمایاں فنون ہیں۔

> سید صادقین معروف مصور اور خطاط تھے۔ انھوں نے اسلامی خطاطی کی بحالی کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ ان کے علاوہ گل جی اور عبدالرحمن چغتائی نے اپنے فن سے دنیا میں نام پیدا کیا۔

پاکستانی دست کاریاں ہماری ثقافت کی شناخت ہیں اور پوری دنیا میں مقبول ہیں۔ ہر علاقے کی دست کاری کا اعلیٰ معیار اور منفرد انداز ہے۔ خواتین عام طور پر یہ دست کاری اپنے گھروں میں کرتی ہیں جس سے روزگار کے ساتھ ساتھ ہماری ثقافت کو بھی فروغ ملتا ہے۔ پنجاب میں کھڈی پر بننے والی اعلیٰ معیار کی سوسی، بوسکی، کھیس، چُنری، کرنڈی، اور شال کی دنیا بھر میں مانگ ہے۔

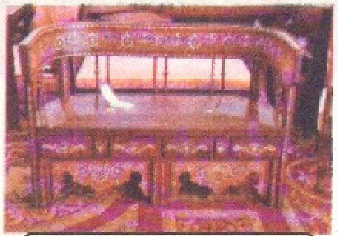

چنیوٹی فرنیچر

کاشی کاری

پشمینہ شال

اونٹ کی کھال کے لیمپ

ایراگی ٹوپی

اجرک

پاکستان میں بننے والے دیدہ زیب برتنوں کو دنیا بھر میں برآمد کیا جاتا ہے۔ پنجاب کا شہر گجرات چینی مٹی کے برتن بنانے کا اہم مرکز ہے۔ ملتان کی کاشی کاری اور اونٹ کی کھال کے لیمپ، بہاول پور کی مٹی کی صراحیاں و دیگر ظروف اور چنیوٹ کے لکڑی کے فرنیچر کی بہت مانگ ہے۔ سندھ میں بننے والی سندھی ٹوپی اور اجرک کو پسند کیا جاتا ہے۔ آزاد کشمیر کی شالیں اور کڑھائی والے کپڑے خوب صورتی کی وجہ سے پوری دنیا میں مشہور ہیں۔ اسی طرح گلگت بلتستان میں بھی کڑھائی، مینا کاری اور کشیدہ کاری میں نہایت عمدہ اور نفیس کام ہوتا ہے۔ خیبر پختونخوا عمدہ شالوں اور چمڑے سے تیار کردہ پشاوری چپل کی وجہ سے مشہور ہے۔ یہاں کشیدہ کاری میں شیشے، تِلّہ، اُون اور ریشم کے دھاگوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔

لوک گیت (Folk Songs)

پاکستان کے علاقائی لوک گیت زبانوں کے اعتبار سے اپنا اپنا مزاج، لہجہ اور خاص انداز رکھتے ہیں۔ ماہیا پنجابی لوک ادب

کی پہچان ہے۔ اس کے علاوہ یہاں کے مشہور لوک گیت لوری، بھنگڑا، لڈی اور کِکلی ہیں۔ اسی طرح دھمال اور ہو جمالو سندھ جب کہ بلوچی لیوا، چاپ اور جھومر بلوچستان کے خاص لوک رقص ہیں۔ صوبہ خیبر پختونخوا کے اتنڑ، خٹک ڈانس اور چترال کا ڈانس مشہور رقص ہیں۔ گلگت بلتستان کا تلوار کی جھنکار پر رقص مشہور ہے۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟

Do you want to know more?

ٹپہ پشتو شاعری کی ایک مشہور صنف ہے۔ ماہیا کو پشتو میں ٹپہ کہا جاتا ہے۔

کثیر الثقافتی معاشرے کے فوائد (Advantages of Multicultural Society)

ہم ایک کثیر الثقافتی ملک میں رہتے ہیں۔ یہاں ثقافتی تنوّع ہے۔ ثقافت کا ہر انداز دوسرے سے مختلف اور منفرد ہے۔ کثیر الثقافتی معاشرے کے بہت سے فوائد ہیں۔

کرتے ہیں کچھ نیا!

Let's do something new!

پاکستان کے مختلف علاقوں میں پہنے جانے والے ملبوسات اور پکوانوں کی تصاویر جمع کریں۔ ان تصاویر کو ایک چارٹ پیپر پر چسپاں کر کے کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

- مختلف ثقافتی پس منظر والے افراد جب مل جُل کر رہتے ہیں تو اس سے معاشرے میں امن، بھائی چارے اور رواداری کی فضا قائم ہوتی ہے اور معاشرہ خوشحال ہوتا ہے۔
- لوگ ایک دوسرے کے ثقافتی فرق (Cultural Difference) کو سمجھتے ہوئے ایک دوسرے کا احترام کرنا سیکھتے ہیں۔
- کثیر الثقافتی معاشرے میں مختلف پس منظر اور تجربات رکھنے والے لوگ شامل ہوتے ہیں جو مسائل کو تخلیقی انداز سے حل کرتے ہیں۔
- مختلف قسم کے لباس، پکوان، کھیلوں اور فنون کے امتزاج سے رسم و رواج اور ثقافت میں نمایاں تبدیلیاں اور نت نئے انداز سامنے آتے ہیں۔

میں نے سیکھا! (I have learnt!)

- قومیت سے مراد اپنے ملک سے محبت، وفاداری، یک جہتی اور مشترکہ مفادات کا خیال رکھنا ہے۔
- ہمارے ملک میں مختلف ثقافتی پس منظر والے لوگ آباد ہیں جیسا کہ پنجابی، سندھی، بلوچی، پختون، سرائیکی، گلگت بلتستانی اور کشمیری وغیرہ۔
- پاکستان کے تمام ثقافتی گروہوں کا مخصوص طرزِ زندگی ہے۔
- کثیر الثقافتی معاشرے میں مختلف اقدار، روایات اور نظریات کو فروغ ملتا ہے۔

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

1۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i. ثقافت سے کیا مراد ہے؟

ii. پاکستان میں پائے جانے والے مختلف پاکستانی ثقافتی گروہوں کے نام لکھیں۔

iii. گلگت بلتستان اور کشمیر میں لوگ کون سی زبانیں بولتے ہیں؟

2۔ دیے ہوئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

i. پاکستان کی دست کاریاں کیوں مشہور ہیں؟

ii. کثیر الثقافتی معاشرے سے کیا مراد ہے؟ آپ کے خیال میں کثیر الثقافتی معاشرے کی خوبیاں اور خامیاں کیا ہیں؟

iii. صوبوں اور مختلف علاقوں کی ثقافتوں میں آپ کو کیا چیز پسند ہے اور کیوں؟

3۔ آپ پاکستان کے کس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں؟ اس علاقے کی چند ایک ثقافتی خصوصیات بیان کریں۔

پنجاب | سندھ | بلوچستان | خیبر پختونخوا | گلگت بلتستان | آزاد جموں و کشمیر

میرا تعلق ________ سے ہے۔ میرے علاقے کی ثقافتی خصوصیات درج ذیل ہیں:

____

____

____

ہمارے کرنے کے کام (Work for us to do)

سرگری 1: اپنے علاقے کا کوئی سا مشہور لوک گیت سنائیں۔

سرگری 2: اپنے سکول میں ثقافتی دن منائیں۔

برائے اساتذہ

سرگری 1: طلبہ کو اپنے علاقے کے مختلف لوک گیتوں کے بارے میں بتائیں۔ انھیں چند ایک لوک گیت یاد کر کے جماعت کے سامنے پیش کرنے کو کہیں۔

سرگری 2: ثقافتی دن منانے میں طلبہ کی مدد کریں۔ طلبہ کو پاکستان کے ثقافتی گروہوں کے مطابق تیار ہو کر آنے اور ٹیبلو پیش کرنے کو کہیں۔

ذرائعِ ابلاغ
(Means of Communication)

حاصلاتِ تعلّم (Students' Learning Outcomes)

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- ماس میڈیا (Mass Media) اور سوشل میڈیا (Social Media) کی تعریف کرسکیں اور ان کے مابین فرق کرسکیں۔
- مختلف ذرائع ابلاغ (Means of Communication) کے فوائد اور نقصانات کی نشان دہی کرسکیں۔

ذرائع ابلاغ (Means of Communication) سے مراد ایسے ذرائع ہیں جن کے ذریعے سے ہم پیغامات، معلومات اور اطلاعات دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ ماضی میں لوگ مختلف طریقوں سے اپنے پیغامات اور معلومات دوسروں تک پہنچاتے تھے۔ پیغامات بھیجنے اور وصول کرنے کے لیے کبھی پرندوں کا استعمال کیا جاتا، کبھی با آوازِ بلند لوگوں کو خبر دی جاتی اور کبھی خط کتابت کی جاتی۔ بادشاہوں نے ڈھول یا نقارے پر ضرب لگا کر منادی کا طریقہ اپنایا۔ ان تمام ذرائع ابلاغ سے معلومات دوسروں تک پہنچانے میں کافی وقت صرف ہوتا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ذرائع ابلاغ میں انقلاب آیا اور جدید ذرائع ابلاغ کا استعمال کرتے ہوئے آج ہم فوراً ایک دوسرے سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ جدید ذرائع ابلاغ میں ٹیلی فون، ٹیلی وژن، ای میل، انٹرنیٹ اور موبائل فون وغیرہ شامل ہیں۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- قدیم زمانے میں لوگ پیغام رسانی کے لیے کن ذرائع کا استعمال کرتے تھے؟
- آپ کن ذرائع ابلاغ کا استعمال کرتے ہیں؟ چند ذرائع کے نام تحریر کریں۔

ابلاغ کے بہت سے طریقے ہیں جیسا کہ:

1۔ ماس میڈیا (Mass Media)

2۔ سوشل میڈیا (Social Media)

1۔ ماس میڈیا (Mass Media)

معلومات کو زیادہ لوگوں تک پہنچانے کے لیے وسیع پیمانے کے ذرائع ابلاغ استعمال ہوتے ہیں۔ یہ ماس میڈیا کہلاتے ہیں جیسا کہ اخبار، رسائل، ٹیلی وژن، ریڈیو اور انٹرنیٹ وغیرہ۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟

Do you want to know more?

عام طور پر ذرائع ابلاغ کی دو بڑی اقسام پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا ہیں۔ پرنٹ میڈیا میں وہ تمام ذرائع شامل ہیں جن کی مدد سے لکھ کر پیغام ایک دوسرے تک پہنچاتے ہیں جیسا کہ اخبار اور رسائل وغیرہ۔ الیکٹرانک میڈیا میں وہ تمام ذرائع شامل ہیں جس میں برقی توانائی کا استعمال کرتے ہوئے معلومات دوسروں تک پہنچائی جاتی ہے، جیسا کہ ریڈیو، ٹیلی وژن کمپیوٹر اور موبائل فون وغیرہ۔

اخبارات اور رسائل (Newspapers and Magazines)

اخبار

اخبارات (Newspapers) اور رسائل (Magazines) معلومات کا اہم ذریعہ ہیں مختلف خبر رساں ادارے اخبارات کے ذریعے سے تازہ ترین اطلاعات، واقعات، تجزیے اور اشتہارات عوام تک پہنچاتے ہیں۔ ان اخبارات سے قومی اور بین الاقوامی واقعات اور پالیسیوں کے بارے میں معلومات ملتی ہیں۔ ہمارے ملک میں اخبارات اردو، انگریزی اور علاقائی زبانوں میں چھپتے ہیں۔ اخبارات کے علاوہ ہفتہ وار اور ماہوار رسالے بھی چھپتے ہیں۔ ان رسالوں میں تعلیم، مذہب، سائنس، صنعت اور دیگر علمی و ادبی موضوعات کے بارے میں معلومات دی جاتی ہیں۔ ان میں دل چسپ کہانیاں، لطائف اور اشتہارات بھی چھپتے ہیں۔

ریڈیو اور ٹیلی وژن (Radio and Television)

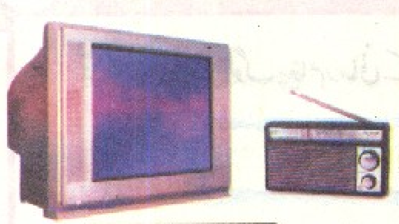

ریڈیو اور ٹیلی وژن

ریڈیو (Radio) الیکٹرانک میڈیا کی ایک قسم ہے۔ ریڈیو ٹیکنالوجی میں صوتی لہروں (Sound Waves) کا استعمال کرتے ہوئے معلومات کو آواز کے ذریعے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاتا ہے، جب کہ ٹیلی وژن پر آواز کے ساتھ ساتھ تصویر بھی دکھائی جاتی ہے۔ ٹیلی وژن اور ریڈیو سے حالات حاضرہ کے متعلق معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ کاروباری، تعلیمی، تفریحی پروگراموں کے ساتھ ساتھ ڈراما سیریل، ٹاک شو، کھیلوں کے مقابلے اور دستاویزی پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ پاکستان میں FM ریڈیو اسٹیشنز بھی بہت مقبول ہیں۔

برائے اساتذہ: طلبہ کو ذرائع ابلاغ اور ان کے استعمال کے بارے میں بتائیں۔ مختلف تصاویر کی مدد سے ذرائع ابلاغ کی پہچان کروائیں۔ انھیں ابلاغ کے مختلف طریقوں کے بارے میں بتائیں۔

کمپیوٹر اور انٹرنیٹ (Computer and Internet)

انٹرنیٹ کا استعمال

کمپیوٹر (Computer) معلومات اور پیغام رسانی کا ذریعہ ہے۔ کمپیوٹر کے ساتھ اگر انٹرنیٹ (Internet) کی سہولت موجود ہو تو پوری دنیا سے معلومات کا حصول انتہائی آسان اور تیز ہو جاتا ہے۔ انٹرنیٹ سے مختلف کتابوں، لغات، رسائل اور اخبارات کا مطالعہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ تحقیقی مواد (Research Material) تک رسائی بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔ پاکستان سمیت دنیا بھر میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا استعمال بہت بڑھ گیا ہے۔ اس کی مدد سے ہم زندگی کے تمام شعبہ جات سے متعلق آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔ طلبہ گھر بیٹھے دنیا بھر کی ای-لائبریریوں سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

2۔ سوشل میڈیا (Social Media)

سوشل میڈیا (Social Media) اِبلاغ کی جدید ترین شکل ہے۔ اس سے مراد ایپلی کیشنز (Applications) اور اِبلاغ کے دیگر آن لائن (Online) ذرائع ہیں، جن کی مدد سے لوگوں کی بڑی تعداد کے مابین سماجی روابط قائم ہوتے ہیں۔ اس ذریعے سے لوگ مختلف ایپلی کیشنز کا استعمال کرتے ہوئے معلومات، خیالات، پیغامات اور ویڈیو پیغام ایک دوسرے کے ساتھ شیئر کرتے ہیں۔ ان ایپلی کیشنز میں یوٹیوب (Youtube)، فیس بک (Facebook)، واٹس ایپ (WhatsApp)، ٹویٹر (Twitter)، ویمیو (Vimeo)، سکائیپ (Skype)، ایمو (Imo)، سنیپ چیٹ (Snapchat)، بلاگز (Blogs) اور لنکڈ ین (Linkedin) وغیرہ شامل ہیں۔ موبائل فون، لیپ ٹاپ اور ٹیبلیٹ (Tablet) وغیرہ نمایاں سماجی ذرائع ابلاغ ہیں۔

فیس بک ٹویٹر واٹس ایپ یوٹیوب ایمو

بلاگز لنکڈ ین ویمیو سکائیپ سنیپ چیٹ

ذرا رُکیں اور بتائیں
Hold on Please and tell
آپ تعلیمی معلومات حاصل کرنے کے لیے کن ذرائع کا استعمال کرتے ہیں؟

ذرائع ابلاغ کے فوائد (Advantages of Means of Communication)

موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ کا استعمال بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ ان ذرائع کے بہت سے فوائد ہیں، جیسا کہ:

- یہ تفریح کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔
- ٹیلی وژن، ریڈیو، اخبارات اور موبائل کی مدد سے لوگ حالاتِ حاضرہ سے آگاہ رہتے ہیں۔ انٹرنیٹ اور موبائل فون کے ذریعے سے مختصر وقت میں معلومات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ با آسانی منتقل کیا جاسکتا ہے۔
- جدید ذرائع ابلاغ کی مدد سے تعلیم، بینک، صحّت، معیشت، کاروبار اور دیگر شعبوں سے متعلق معلومات آسانی سے حاصل ہوتی ہیں۔
- یہ ذرائع عوامی مسائل کو نمایاں کرکے حکام تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?

1962ء میں سب سے پہلے عالمی گاؤں (Global Village) کی اصطلاح کینیڈا کے ایک (Media Theorist) مارشل میک لوہان (Marshall Mcluhan) نے اپنی کتاب میں استعمال کی تھی۔ اس کے مطابق تیز ترین ذرائع ابلاغ کے استعمال سے پوری دنیا کے حالات سے ہم ایسے باخبر رہ سکتے ہیں جس طرح ایک گاؤں میں ہمیں ہر چیز کی خبر ہوتی ہے۔

ذرائع ابلاغ کے نقصانات (Disadvantages of means of Communication)

ذرائع ابلاغ کے جہاں بہت سے فوائد ہیں، وہاں اس کے نقصانات بھی ہیں جیسا کہ:

ذرائع ابلاغ

- ٹیلی وژن، کمپیوٹر اور موبائل فون کے مسلسل اور بے جا استعمال سے صحّت پر منفی اثر پڑتا ہے مثلاً ذہنی اور جسمانی تھکاوٹ، آنکھوں اور جلد کا متاثر ہونا وغیرہ۔
- بچّے اپنا زیادہ تر وقت پڑھائی کے بجائے ٹیلی وژن یا کمپیوٹر پر کارٹون دیکھنے اور گیم کھیلنے پر ضائع کرتے ہیں۔
- سوشل میڈیا اپلی کیشنز (Applications) کے استعمال سے باہمی بالمشافہ (Face to face) میل جول میں کمی واقع ہوتی ہے۔
- تحقیق، تجسس اور کتب کے مطالعہ کے بجائے انٹرنیٹ کی فوری معلومات پر اکتفا کرتے ہیں۔
- بعض اوقات کسی کے بارے میں بغیر تصدیق کیے باتیں کہہ دی جاتی ہیں۔

میں نے سیکھا ہے! (I have learnt!)

- جدید دور میں موبائل فون، ٹیلی وژن، کمپیوٹر، انٹرنیٹ وغیرہ تیز ترین ذرائع ابلاغ ہیں۔
- وسیع پیمانے کے ذرائع اور سوشل میڈیا کے ذرائع، ذرائع ابلاغ کی دو بڑی قسمیں ہیں۔
- ذرائع ابلاغ کے جہاں بہت سے فائدے ہیں، وہیں ان کے نقصانات بھی ہیں۔

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

انٹرنیٹ لنک (Internet Link)

ماحولیاتی مسائل اور ان کے حل کے بارے میں جاننے کے لیے درج ذیل ویب سائٹ ملاحظہ کریں۔

https://www.britannica.com/explore/savingearth/causes-and- solutions-2

1۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i) ذرائع ابلاغ سے کیا مراد ہے؟

ii) جدید ذرائع ابلاغ کے نام بتائیں۔

iii) انٹرنیٹ کے کوئی سے دو فوائد اور نقصانات تحریر کریں۔

2۔ دیے ہوئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

i) سوشل میڈیا سے کیا مراد ہے، اس کی اہمیت واضح کریں۔

ii) ریڈیو اور ٹیلی وژن اطلاعات اور معلومات پہنچانے میں کیا کردار ادا کرتے ہیں؟

iii) وسیع پیمانے پر اطلاعات پہنچانے والے ذرائع ابلاغ کی اقسام مثالوں کے ذریعے سے بتائیں۔

3۔ اگر آپ کو اپنے علاقے کے بارے میں کوئی خاص خبر یا اطلاع لوگوں تک پہنچانی ہو تو آپ ابلاغ کے کس ذریعے کا انتخاب کریں گے اور کیوں؟

ہمارے کرنے کے کام (Work for us to do)

سرگرمی 1: اپنی جماعت کا ایک تعلیمی رسالہ تیار کریں۔

سرگرمی 2: عوام میں معاشرتی یا ماحولیاتی مسائل سے متعلق آگاہی فراہم کرنے کے لیے پوسٹر تیار کریں۔

درخت لگائیں۔ | ٹریفک قوانین کی پابندی کریں۔ | پانی ضائع مت کریں۔ | ماحول صاف رکھیں۔

برائے اساتذہ

سرگرمی 1: طلبہ کو کمرا جماعت کا تعلیمی رسالہ/ اخبار تیار کرنے میں مدد دیں۔ اس رسالے/ اخبار میں معلوماتی مضامین، اشتہارات، اداریے، اہم خبریں، لطائف اور موسم پر رپورٹیں وغیرہ شامل کرنے میں راہنمائی کریں۔ ان سے متعلق تصاویر جمع کر کے رسالہ مکمل کریں اور بعد ازاں لائبریری کے میگزین سیکشن میں رکھیں تا کہ دوسرے طلبہ اس سے مستفید ہو سکیں۔

سرگرمی 2: طلبہ کو معاشرتی اور ماحولیاتی مسائل کے بارے میں بتائیں۔ انھیں گروہوں میں تقسیم کریں اور ان مسائل سے متعلق معلومات اکٹھی کرنے کو کہیں۔ طلبہ کو ان مسائل سے متعلق پیغامات کے پوسٹر بنانے میں مدد کریں۔ پوسٹر تیار کرنے کے بعد آگاہی مہم کے ذریعے سے دوسرے طلبہ میں معاشرتی اور ماحولیاتی شعور بیدار کریں۔

مشق (Exercise)

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں اور (✓) کا نشان لگائیں۔

i۔ ماہیا لوک گیت ہے:

(الف) خیبر پختونخوا کا (ب) پنجاب کا (ج) بلوچستان کا (د) سندھ کا

ii۔ پیغامات اور معلومات پہنچانے کا قدیم ذریعہ ہے:

(الف) ریڈیو (ب) ٹیلی وژن (ج) ڈھول (د) انٹرنیٹ

iii۔ چپلی کباب، کابلی پلاؤ اور روغن جوش معروف پکوان ہیں:

(الف) سندھ کے (ب) پنجاب کے (ج) خیبر پختونخوا کے (د) بلوچستان کے

iv۔ ابلاغ کی جدید ترین شکل ہے:

(الف) پرنٹ میڈیا (ب) الیکٹرانک میڈیا (ج) سوشل میڈیا (د) سینما

v۔ ذہنی اور جسمانی صحت متاثر ہوتی ہے:

(الف) اخبارات سے (ب) موبائل فون سے (ج) ریڈیو سے (د) رسائل سے

2۔ درست جملے کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

i۔ میلا چراغاں اور میلا جشنِ بہاراں صوبہ سندھ کے مشہور میلے ہیں۔ ☐

ii۔ اَجرک سندھی لباس کا خاص حصّہ ہے۔ ☐

iii۔ بلوچی کشیدہ کاری میں شیشے، تِلّہ، اُون اور ریشم کے دھاگوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ☐

iv۔ انٹرنیٹ پیغام رسانی کا تیز ترین ذریعہ ہے۔ ☐

v۔ سوشل میڈیا اِبلاغ کی پرانی قسم ہے۔ ☐

3۔ سوشل میڈیا کے ذرائع کے نام تحریر کریں۔

باب سوم

ریاست اور حکومت
(State and Government)

حاصلاتِ تعلم (Students' Learning Outcomes)

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- وفاقی حکومت (Federal Government) کی ضرورت کی وجہ بیان کر سکیں۔
- وفاقی (Federal)، صوبائی (Provincial) اور مقامی (Local) سطح پر حکومت سازی کا موازنہ کر سکیں۔
- آئین کی اہمیت (Importance of Constitution) سمجھ سکیں۔
- 1973ء کے آئین کے مطابق شہریوں کے حقوق اور ذمہ داریوں (Rights and Responsibilities) پر بحث کر سکیں۔
- غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف قانون کی بالادستی (Rule of Law) کی اہمیت بیان کر سکیں۔
- جمہوری نظام (Democratic System) میں سیاسی جماعتوں (Political Parties) کے افعال بیان کر سکیں۔
- پاکستان میں وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومت کے باہمی انحصار (Interdependence) کی وضاحت کر سکیں۔

کسی ریاست کا نظام چلانے کے لیے حکومت تشکیل دی جاتی ہے۔ حکومت ریاست اور شہریوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتی ہے۔ دنیا میں مختلف اقسام کے نظامِ حکومت قائم ہیں، جن میں بادشاہت، آمریت، جمہوریت اور دیگر طرزِ حکومت شامل ہیں۔ ان سب میں پسندیدہ طرزِ حکومت جمہوریت ہے کیوں کہ یہ عوام کی حکومت ہوتی ہے۔ اس میں لوگ حکومتی نمائندوں کا انتخاب اپنے ووٹوں کے ذریعے سے کرتے ہیں۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- بادشاہت اور جمہوریت میں کیا فرق ہے؟ ____________________
- جمہوری حکومت کے کوئی سے تین فائدے تحریر کریں۔

1. ____________________
2. ____________________
3. ____________________

وفاقی حکومت کی ضرورت (Need of Federal Government)

اسلامی جمہوریہ پاکستان چار صوبوں (پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا، بلوچستان)، آزاد جموں و کشمیر، گلگت بلتستان اور وفاقی دارالحکومت اسلام آباد پر مشتمل ایک وفاق ہے۔ وفاقی حکومت مرکزی حکومت ہوتی ہے جو پورے ملک کا نظم و نسق چلاتی ہے۔ پاکستان کے تمام صوبوں میں حکومت سازی کے لیے وفاقی حکومت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ حکومت ملکی معیشت، دفاع، خارجہ امور اور دیگر ملکی انتظام وغیرہ کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ وفاقی حکومت کا مقصد عالمی سطح پر ملک کی نمائندگی کرنا اور دوسرے ممالک سے تعلقات استوار کرنے کے لیے خارجہ پالیسی بنانا بھی ہے۔

وفاقی، صوبائی اور مقامی سطح پر حکومت سازی کا موازنہ (Comparison of the Formation of Government at Federal, Provincial and Local Level

حکومت کے بہت سے درجے ہیں جیسا کہ وفاقی حکومت، صوبائی حکومت اور مقامی حکومت۔ آیئے! وفاقی، صوبائی اور مقامی سطح پر حکومت سازی کے بارے میں جانتے ہیں۔

وفاقی حکومت (Federal Government)

پاکستان میں وفاقی نظام حکومت (Federal System of Government) رائج ہے۔ پاکستان کے عوام قومی اسمبلی، صوبائی اسمبلی اور مقامی اداروں کے لیے ممبران منتخب کرتے ہیں۔ قومی اسمبلی کے ارکان (اکثریت تعداد) پاکستان کے وزیر اعظم کا انتخاب کرتے ہیں۔ وزیر اعظم وفاقی حکومت کا سربراہ (Head of Federal Government) ہوتا ہے۔ وہ وفاقی حکومت کے تمام امور چلانے کے لیے اپنی کابینہ تشکیل دیتا ہے۔ یہ کابینہ وزرا اور مشیروں پر مشتمل ہوتی ہے، جو مختلف وزارتوں (مالیات، قانون، دفاع، امورِ خارجہ و داخلہ وغیرہ) کے سربراہ اور مشیر ہوتے ہیں۔ وزیر اعظم ان کی قیادت کرتا ہے۔ صدرِ پاکستان ریاست کا سربراہ (Head of State) ہوتا ہے۔ صدر کا انتخاب پارلیمنٹ کے دونوں ایوان اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان مل کر کرتے ہیں۔

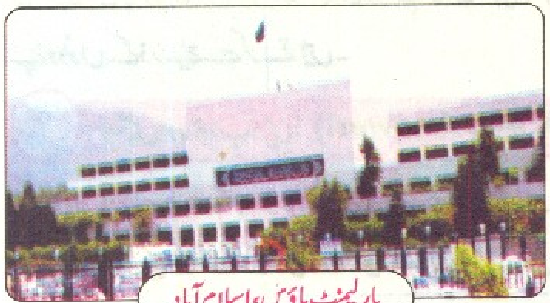

پارلیمنٹ ہاؤس، اسلام آباد

صوبائی حکومت (Provincial Government)

پاکستان کے ہر صوبے کی الگ صوبائی حکومت ہے۔ صوبائی اسمبلی اپنے صوبے کے وزیر اعلیٰ کا انتخاب کرتی ہے۔ وزیر اعلیٰ صوبے کی انتظامیہ کا سربراہ ہوتا ہے۔ وزیر اعلیٰ صوبائی کابینہ تشکیل دیتا ہے۔ صوبائی حکومت اپنے صوبے کے معاملات کی

نگرانی کرتی ہے اور شہریوں کو تعلیم، صحّت اور جان و مال کے تحفّظ جیسے بنیادی حقوق کی فراہمی کو یقینی بناتی ہے۔ صوبائی حکومت کو تعلیم، صحّت، صنعت، زراعت، صوبائی محصولات، ذرائع آمد و رفت اور دیگر بہت سے کاموں پر اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ صوبائی حکومت بہتر نظم و نسق چلانے اور نچلی سطح تک لوگوں کو سہولیات فراہم کرنے کے لیے مقامی حکومتی ادارے بھی قائم کرتی ہے۔

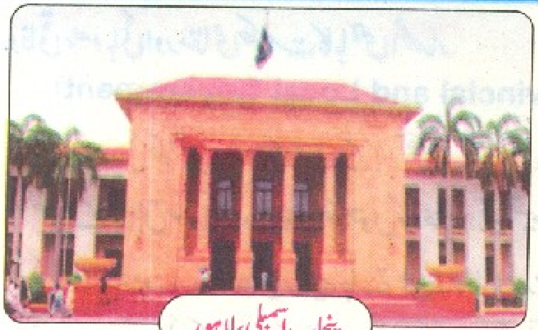

پنجاب اسمبلی، لاہور

گلگت بلتستان قانون ساز اسمبلی کی 33 نشستیں ہیں، جن میں سے 24 براہِ راست انتخابات منعقد ہوتے ہیں، جب کہ 6 نشستیں خواتین اور 3 نشستیں ٹیکنوکریٹس کے لیے مخصوص ہیں۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?
گورنر صوبے کا سربراہ (Head of Province) ہوتا ہے، جس کو صدرِ پاکستان نامزد کرتا ہے۔

مقامی حکومت (Local Government)

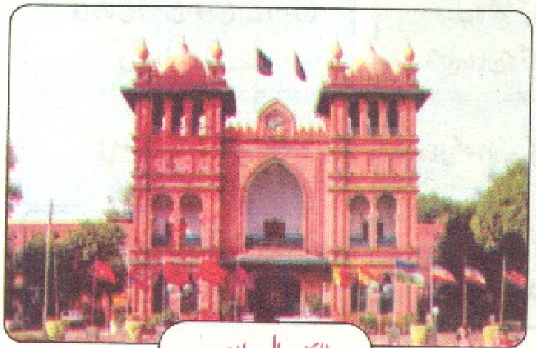

ٹاؤن ہال، لاہور

مرکزی اور صوبائی حکومت کے بعد تیسرا درجہ مقامی حکومت (Local Government) کا ہے۔ ایسی حکومت جو کسی شہر، قصبے یا ضلع کی دیکھ بھال کرے اور اس سے متعلق فیصلے کرے مقامی حکومت کہلاتی ہے۔ اس کے حکومتی منتظمین میں میئر، چیئرمین اور کونسلرز وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ یہ لوگ صوبائی حکومت کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق کام کرتے ہیں۔ مقامی ترقیاتی کاموں کے حوالے سے زیادہ تر اختیارات صوبائی حکومت کے پاس ہوتے ہیں اور صوبائی حکومت ہی مقامی اداروں کو ترقیاتی کاموں کے لیے اختیارات، وسائل اور فنڈ فراہم کرتی ہے۔ ہر صوبے میں مقامی حکومت کا اپنا ایک مخصوص ڈھانچا ہے۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟ Do you want to know more?

گلگت بلتستان میں سپریم کورٹ کو سپریم اپیلیٹ کورٹ (Supreme Appellate Court) جب کہ ہائی کورٹ کو چیف کورٹ (Chief Court) کہتے ہیں۔ آزاد جموں و کشمیر میں سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ عدالتی ادارے ہیں۔ پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا، اور بلوچستان ہائی کورٹس کے نام بالترتیب لاہور ہائی کورٹ، سندھ ہائی کورٹ، پشاور ہائی کورٹ، اور بلوچستان ہائی کورٹ ہیں۔

وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومت کا باہمی انحصار
(Interdependence of Federal, Provincial and Local Government)

وفاقی اور صوبائی حکومتیں عام انتخابات کے بعد تشکیل پاتی ہیں، جو ہر پانچ سال کے بعد منعقد کیے جاتے ہیں۔ پاکستان کے آئین کے مطابق صوبائی اور وفاقی حکومتوں کو اختیارات تقسیم کر دیے گئے ہیں۔ تمام وفاقی ترقیاتی پروگرام پارلیمنٹ کی بنائی ہوئی پالیسیوں کے تحت تیار کیے جاتے ہیں۔ وفاقی اور صوبائی حکومتیں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرتی ہیں۔ وفاقی حکومت صوبائی حکومتوں کے درمیان پُل کا کردار ادا کرتی ہے۔ وفاقی حکومت قومی اور بین الاقوامی معاملات کی نگرانی کرتی ہے۔ صوبائی حکومتیں اپنے اپنے صوبے کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتی ہیں، جب کہ مقامی حکومت ضلعی سطح پر نظم و نسق سنبھالتی ہے۔ بعض معاملات میں صوبائی حکومتیں خود مختار ہوتی ہیں لیکن بعض معاملات دونوں حکومتیں مل کر طے کرتی ہیں جیسا کہ ملکی اور صوبائی ترقیاتی کاموں کے لیے قومی وسائل کی تقسیم جیسے معاملات وغیرہ۔

آیئے! دیے ہوئے جدول کی مدد سے وفاقی، صوبائی اور مقامی سطح پر حکومتی اداروں کے اختیارات کے بارے میں جانیں۔

وفاقی حکومت	صوبائی حکومت	مقامی حکومت
ملکی دفاع (مسلح افواج کے امور) کی نگرانی کرتی ہے۔	صوبے کا نظم و نسق (قانون سازی، امن و امان کا قیام) چلاتی ہے۔	سڑکوں اور راستوں سے تجاوزات ہٹانا، مویشی منڈیاں اور عوامی میلے منعقد کرتی ہے۔
ملکی معیشت کو سنبھالتی ہے۔	صوبائی محصولات کی نگرانی کرتی ہے۔	پینے کے پانی کا بندوبست اور نکاسیِ آب کا انتظام دیکھتی ہے۔
خارجہ پالیسی (بیرونی ممالک سے تعلقات) کے معاملات کی نگرانی کرتی ہے۔	صوبوں کی داخلی پالیسی کے معاملات سنبھالتی ہے۔	بیواؤں، یتیموں، معذوروں اور قدرتی آفات کے متاثرین کی مدد کرتی ہے۔

آئین کی اہمیت (Importance of Constitution)

ہم ایک اسلامی جمہوری ملک میں رہتے ہیں اور اس کا آئین اسلامی اصولوں کے مطابق مرتب کیا گیا ہے۔ اس وقت ہمارے ملک میں 1973ء کا آئین نافذ ہے۔ اس کے مطابق پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے اور سرکاری مذہب

برائے اساتذہ

طلبہ کو وفاقی حکومت کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ کریں۔ انھیں بتائیں کہ کس طرح وفاقی اور صوبائی حکومتیں مل کر ملک کا نظام چلاتی ہیں۔ انھیں مقامی صوبائی اور وفاقی حکومت کا ڈھانچا سمجھاتے ہوئے حکومت کے تین اہم ستونوں کے افعال کے بارے میں بتائیں۔

طلبہ کو اسلامی جمہوری ریاست کا مطلب بتائیں۔ انھیں بتائیں کہ جمہوریت میں انتخابات کے ذریعے سے حکومتی نمائندے منتخب کیے جاتے ہیں۔ انھیں سیاسی جماعتوں کے افعال کے بارے میں بھی آگاہ کریں اور مشہور سیاسی جماعتوں کے نام بھی بتائیں۔

اسلام ہے، کیوں کہ یہاں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ پاکستان میں دیگر مذاہب کے ماننے والے بھی بستے ہیں، جنھیں آئین کے مطابق بنیادی حقوق حاصل ہیں۔ اُردو ہماری قومی زبان ہے۔ پاکستان کا آئین ملک کا نظم و نسق چلانے کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ حکومت اور حکومتی اداروں (مقننہ، انتظامیہ، عدلیہ) کے لیے قوانین مہیا کرتا ہے اور ان اداروں کے اختیارات کا تعین بھی کرتا ہے۔ آئین بنیادی انسانی حقوق کی فراہمی اور ان کے تحفّظ کو یقینی بناتا ہے۔ یہ لوگوں کو ان کی ذمّہ داریوں سے بھی آگاہ کرتا ہے۔

> آئین یا دستور (Constitution) بنیادی قوانین اور اصولوں کا ایسا مجموعہ ہوتا ہے جس کے مطابق کسی ریاست یا ملک کا نظم و نسق چلتا ہے۔

> **کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟**
> **Do you want to know more?**
> پاکستان میں اب تک تین مختلف آئین (1956ء، 1962ء اور 1973ء) نافذ ہو چکے ہیں۔

1973ء کے آئین کے مطابق شہریوں کے حقوق اور ذمّہ داریاں
(Rights and Responsibilities of Citizens according to the 1973 Constitution)

1973ء کے آئین کے مطابق پاکستانی شہریوں کے بنیادی حقوق اور ذمّہ داریاں درج ذیل ہیں:

شہریوں کے حقوق (Rights of Citizens)

- ہر شہری کو بلا امتیاز جانی و مالی تحفّظ کا حق حاصل ہے۔
- ہر شہری کو اپنے عقائد کے مطابق زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے۔
- ہر شہری کو تجارت، کاروبار اور کوئی بھی جائز پیشہ اختیار کرنے کا حق حاصل ہے۔
- تقریر و تحریر کی آزادی ہر شہری کا حق ہے۔
- ہر شہری کو جائیداد حاصل کرنے، رکھنے اور بیچنے کا حق حاصل ہے۔
- ہر شہری کو ملک میں آزادانہ نقل و حرکت، اجتماعات میں شمولیت اور جماعت سازی کا حق حاصل ہے۔
- آئین کے تحت 14 سال سے کم عمر بچّوں سے مزدوری (Child Labour) کروانا ممنوع ہے۔
- حکومت کی طرف سے 5 سے 16 سال کی عمر کے تمام بچّوں کو مفت اور لازمی تعلیم کا حق دیا گیا ہے۔

> **ذرا رُکیں اور بتائیں!**
> **Hold on Please and tell!**
> کیا آپ کو شہریوں کے حقوق حاصل ہیں، اگر نہیں تو کیوں؟

> **کرتے ہیں کچھ نیا!**
> **Let's do something new!**
> چائلڈ لیبر (Child Labour) کو کنٹرول کرنے کے لیے تجاویز دیں۔

شہریوں کی ذمّہ داریاں (Responsibilities of Citizens)

حقوق کے ساتھ ساتھ شہریوں پر کچھ ذمّہ داریاں (Responsibilities) بھی عائد ہوتی ہیں، مثلاً

- ملک کے وفادار رہوں اور ضرورت پیش آنے پر ملک کے دفاع میں اپنا کردار ادا کریں۔
- ووٹ کا درست استعمال کریں۔
- ملکی قوانین کا احترام اور ان کی پابندی کریں۔
- ٹیکس وقت پر اور ایمان داری سے ادا کریں۔
- دوسروں کے حقوق، عقائد اور رائے کا احترام کریں۔
- سرکاری املاک کی حفاظت کریں۔

بیلٹ بکس

سماجی انصاف (Social Justice)

لوگوں کو برابری کی سطح پر شہری اور انسانی حقوق کا ملنا سماجی انصاف کہلاتا ہے۔ ان حقوق کا نہ ملنا سماجی ناہمواریوں کو پیدا کرتا ہے۔ پاکستان میں بہت سی سماجی ناہمواریاں ہیں۔ مثال کے طور پر مناسب روزگار کی کمی، بچّوں سے مزدوری کروانا (Child Labour) وغیرہ۔ ان مسائل سے نمٹنے اور ان کے خاتمے کے لیے حکومت کوشش کر رہی ہے۔

قانون کی بالادستی اہمیت (Importance of the Rule of Law)

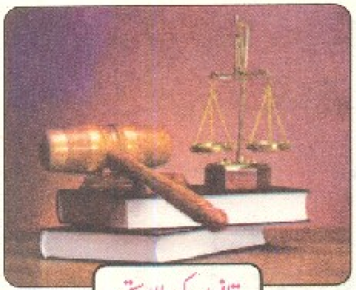

قانون کی بالادستی

ملک کے تمام قوانین آئین (Constitution) کی روشنی میں مرتّب کیے جاتے ہیں۔ قانون کی نظر میں تمام شہری برابر ہوتے ہیں۔ ملکی قوانین تمام شہریوں پر یکساں طور پر لاگو ہوتے ہیں۔ جو لوگ ناانصافی کرتے ہیں یا کسی غیر قانونی سرگرمی میں ملوث ہوتے ہیں، انھیں قوانین کے مطابق ہی سزا دی جاتی ہے۔

کسی بھی مقدمے کی سماعت سب سے پہلے سول یا سیشن کورٹ میں ہوتی ہے۔ ان عدالتوں میں سول جج اور سیشن جج تعینات ہوتے ہیں۔ مقدمہ کے فریقین کو اگر ان عدالتوں کا فیصلہ نامنظور ہو تو وہ ہائی کورٹ میں اس فیصلے کے خلاف اپیل کر سکتے ہیں۔ ملک کے چاروں صوبوں میں ہائی کورٹس قائم ہیں۔ ہائی کورٹ میں چیف جسٹس آف ہائی کورٹ سربراہ ہوتا ہے۔ اگر ہائی کورٹ کا فیصلہ بھی منظور نہ ہو تو سپریم کورٹ سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔ سپریم کورٹ ملک کی سب سے اعلیٰ عدالت ہوتی ہے۔ اس کا سربراہ چیف جسٹس آف پاکستان کہلاتا ہے۔ سپریم کورٹ کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے۔

سیاسی جماعتیں (Political Parties)

ایک ملک میں مختلف سیاسی جماعتیں (Political Parties) ہوتی ہیں۔ ہر سیاسی جماعت کا اپنا خاص نظریہ اور منشور ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ عوام میں مقبولیت حاصل کرتی ہے۔ ہر سیاسی جماعت کا ایک لیڈر ہوتا ہے جو اپنی جماعت کو فعال بناتا ہے۔ انتخابات کے بعد زیادہ نشستیں لینے والی سیاسی جماعت اپنی حکومت قائم کرتی ہے۔ پاکستان ایک جمہوری ملک ہے۔ جمہوری نظامِ حکومت میں لوگ ووٹوں کے ذریعے سے نمائندوں کو منتخب کرتے ہیں۔ بعد ازاں یہ نمائندے حکومتی معاملات سنبھالتے ہیں۔ یہ نمائندے سیاسی جماعتوں کے رکن ہوتے ہیں۔

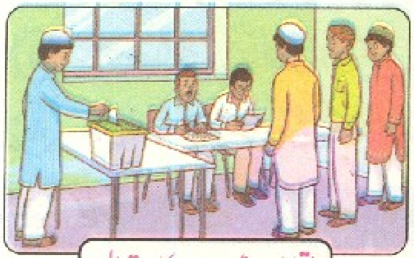

انتخابات میں ووٹ کا استعمال

سیاسی جماعتوں کے افعال (Functions of Political Parties)

آیئے! سیاسی جماعتوں کے افعال کے بارے میں جانتے ہیں:

- سیاسی جماعتیں اپنے منشور کے مطابق کام کرتی ہیں۔
- لوگوں میں سیاسی شعور پیدا کر کے انھیں ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرتی ہیں۔
- انتخاب میں حصّہ لیتی ہیں اور منتخب ہو کر لوگوں کے مسائل حل کرتی ہیں۔
- حکومت قائم کرنے کے بعد یہ ملک و قوم کی فلاح کے لیے کام کرتی ہیں۔
- بین الاقوامی سطح پر ملک کی نمائندگی کرتی ہیں۔

میں نے سیکھا ہے! (I have learnt!)

- وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتیں مل کر ملک کا انتظام چلاتی ہیں۔
- آئین بنیادی اصولوں اور قوانین کا ایک مجموعہ ہے جس کے تحت ملک کا نظم و نسق چلتا ہے۔
- پاکستان میں اس وقت 1973 کا آئین نافذ ہے۔

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

1۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i) وفاقی حکومت کیوں ضروری ہے؟

ii) 1973ء کے آئین کے مطابق پاکستانی شہریوں کے کوئی سے تین حقوق تحریر کریں۔

iii) صوبائی حکومت کے اختیارات کی فہرست بنائیں۔

2۔ دیے ہوئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

(i) آئین اور اس کا اطلاق کس طرح بنیادی انسانی حقوق کی فراہمی یقینی بناتا ہے؟

(ii) سیاسی جماعتوں کے افعال واضح کریں۔

(iii) وفاقی، صوبائی اور مقامی سطح پر حکومت سازی کا موازنہ کریں۔

ہمارے کرنے کے کام (Work for us to do)

سرگرمی 1: پاکستان میں موجود مختلف عدالتوں (سپریم کورٹ، ہائی کورٹس اور ضلعی عدالتوں) کو درجہ وار چارٹ کی مدد سے واضح کریں۔

سرگرمی 2: جمہوریت ایسا نظامِ حکومت ہے جس میں حکمرانی کی ایک شخص کی نہیں ہوتی بلکہ ملک کے تمام لوگوں کی طرف سے منتخب نمائندے نظامِ حکومت چلاتے ہیں۔ جمہوری طرزِ عمل کو اپناتے ہوئے اپنی جماعت کا ایک ایسا نمائندہ منتخب کریں جو آپ کی جماعت کی نمائندگی کر سکتا ہو۔

سرگرمی 3: چند سماجی مسائل کی فہرست بنائیں اور ان کے حل کے لیے تجاویز دیں۔

انٹرنیٹ لنک (Internet Link)

پاکستان کے حکومتی ڈھانچے کے بارے میں جاننے کے لیے درج ذیل ویب سائیٹ ملاحظہ کریں۔

http://www.democraticfoundation.com.pk/govt-structure-of-pakistan

برائے اساتذہ

سرگرمی 1: بچوں کو درجہ وار چارٹ کی مدد سے پاکستان کی مختلف عدالتوں کے بارے میں سمجھائیں کہ وہ کس طرح کام کرتی ہیں۔ اس کے لیے انھیں گروہوں میں تقسیم کریں، انھیں کہیں کہ وہ مختلف عدالتوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ ایک چارٹ پیپر پر عدالتوں کے نام ظاہر کریں۔ بعد ازاں اپنے ہم جماعت طلبہ کو چارٹ دکھاتے ہوئے عدالتوں کا ڈھانچا واضح کریں۔

سرگرمی 2: جماعت میں ووٹ (الیکشن) کے ذریعے سے ایسا طالب علم منتخب کریں جو جماعت کی ترجمانی کر سکے۔

سرگرمی 3: طلبہ کے درمیان سماجی مسائل اور ان کے حل کے لیے تقریری مقابلے کا انعقاد کروائیں۔

مشق (Exercise)

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں اور (✓) کا نشان لگائیں۔

i۔ پاکستان میں عام انتخابات منعقد کیے جاتے ہیں:

(الف) سال بعد (ب) 3 سال بعد (ج) 4 سال بعد (د) 5 سال بعد

ii۔ پاکستان میں اس وقت آئین نافذ ہے:

(الف) 1935ء کا (ب) 1956ء کا (ج) 1962ء کا (د) 1973ء کا

iii۔ مقننہ کے پاس اختیار ہے:

(الف) قانون بنانے کا (ب) قانون نافذ کرنے کا

(ج) انصاف کی فراہمی کا (د) مقدمات کی سماعت کا

iv۔ آئین کے تحت بچوں سے مزدوری کروانا ممنوع ہے:

(الف) 14 سال سے کم عمر (ب) 15 سال سے کم عمر

(ج) 16 سال سے کم عمر (د) 17 سال سے کم عمر

v۔ کسی ریاست یا ملک کا نظم و نسق چلانے کے لیے بنیادی اصولوں کا مجموعہ کہلاتا ہے۔

(الف) ریاستی اصول (ب) اصول و قوانین (ج) حکومت (د) آئین

2۔ درست جملے کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (×) کا نشان لگائیں۔

i۔ پسندیدہ طرزِ حکومت آمریت ہے۔ ☐

ii۔ ملک کے تمام قوانین، آئینی اصولوں کے مطابق مرتّب کیے گئے ہیں۔ ☐

iii۔ پاکستان میں بادشاہت کا نظام نافذ ہے۔ ☐

iv۔ وفاقی حکومت صوبائی حکومتوں کے درمیان پُل کا کردار ادا کرتی ہے۔ ☐

v۔ ہر سیاسی جماعت کا اپنا ایک خاص نظریہ اور منشور ہوتا ہے۔ ☐

3۔ کوئی سی تین وزارتوں کے نام لکھیں۔

☐ ☐ ☐

باب چہارم

تاریخ (History)

حاصلاتِ تعلّم (Students' Learning Outcomes)

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- یونانی، رومی اور گندھارا تہذیبوں کی نمایاں خصوصیات بیان کر سکیں۔

تہذیبوں کا آغاز
(The Beginning of Civilizations)

انسانی زندگی جوں جوں اپنے منازل طے کرتی گئی، اس میں بتدریج نکھار آتا گیا۔ لوگ بہتر معیارِ زندگی اپنانے لگے اور یوں انسانی تہذیب کا آغاز ہوا۔ انسان ترقی کی منزلیں طے کرتا ہوا آگے بڑھا۔ رہن سہن کے نئے طریقوں کو اپنایا۔ معاشرے کا عمل وجود میں آیا۔ ریاستیں اور حکومتیں قائم ہوئیں اور انسانی تہذیب کا ایک نیا آغاز ہوا۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- تہذیب کسے کہتے ہیں؟
- دنیا کی اوّلین تہذیبوں میں سے تین کے نام لکھیں۔

سنِ عیسوی Common Era (CE)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بعد کے زمانے کو سنِ عیسوی کہتے ہیں۔

قبل از مسیح Before Common Era (BCE)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے کے زمانے کو قبل از مسیح کہتے ہیں۔

اس سبق میں ہم ان تین تہذیبوں کے بارے میں پڑھیں گے، جن میں سے پرانی یونانی تہذیب ہے۔

یونانی تہذیب (Greek Civilization)	رومی تہذیب (Roman Civilization)	گندھارا تہذیب (Gandhara Civilization)

یونانی تہذیب (Greek Civilization) 1600 قبل از مسیح سے 146 قبل از مسیح

یونانی تہذیب آج سے قریباً چار ہزار سال قبل بحیرہ روم کے کنارے پروان چڑھی۔ قدیم یونانی، یورپ اور مغربی ایشیا کے بیشتر علاقوں پر مشتمل تھا۔ یہ خطّہ اپنے بلندو بالا پہاڑوں، عظیم سمندروں اور خوب صورت جزیروں کی وجہ سے پوری دنیا میں مشہور تھا۔

قدیم یونان کئی شہروں میں تقسیم تھا، جیسے ایتھنز (Athens)، سپارٹا (Sparta) تھیبز (Thebes) اور اولمپیا (Olympia)۔ ان شہروں کی اپنی حکومتیں، قوانین اور فوج تھی۔

ایتھنز اور سپارٹا قدیم یونان کے دو اہم شہر تھے۔ یہ دونوں آپس میں جنگ کرتے رہتے تھے۔ بعض اوقات یہ یونان کو غیر ملکی حملہ آوروں سے بچانے کے لیے متحد بھی ہو جاتے تھے۔ ان دونوں شہری ریاستوں کی ثقافت بالکل مختلف تھی۔ سپارٹا کے لوگ اپنا زیادہ تر وقت جنگ کرنے اور لڑنے کے طریقوں پر صرف کرتے تھے، جب کہ ایتھنز کے لوگ فنون لطیفہ (Arts) میں دلچسپی لیتے اور تعلیم پر زیادہ توجہ دیتے تھے۔

چیٹن (Chiton)

قدیم یونانیوں کا لباس چیٹن تھا۔ یہ کپڑے کا ایک مستطیل ٹکڑا ہوتا تھا، جسے یونانی اپنے کندھے پر بروچ پن اور کمر پر بیلٹ کی مدد سے باندھ لیتے تھے۔

قدیم یونانی بہت سے دیوتاؤں اور دیویوں کو پوجتے تھے۔ وہ زیوس (Zeus) کو ان تمام دیوتاؤں اور دیویوں کا حکمران مانتے تھے۔ انھوں نے ہر شہر میں عبادت گاہیں بنا رکھی تھیں، جن کی دیکھ بھال کے لیے مخصوص لوگ متعین تھے۔

یونانی اپنی بیشتر سرکاری عمارتوں اور مندروں میں ستونوں کا استعمال کرتے تھے۔ انھوں نے بڑے بڑے تھیٹر تعمیر کر رکھے تھے، جہاں ڈرامے پیش کیے جاتے تھے۔ قدیم یونانی گھروں کے درمیان میں صحن بنا ہوتا تھا اور ان کے اطراف میں مختلف کمرے ہوتے تھے۔ کمروں میں روشن دان بنے ہوتے تھے۔ قدیم یونان میں زیادہ تر لوگ کھیتی باڑی، ماہی گیری اور تجارت کرتے تھے۔ اس کے علاوہ کئی لوگ فوجی، عالم، سائنس دان اور فنکار تھے۔

قدیم یونانی جنگجو

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟ Do you want to know more?

معروف فلسفیوں اور دانش وروں سقراط (Socrates)، افلاطون (Plato)، ارسطو (Aristotle) اور سکندرِ اعظم (Alexander the Great) کا تعلق اسی یونانی تہذیب سے ہے۔

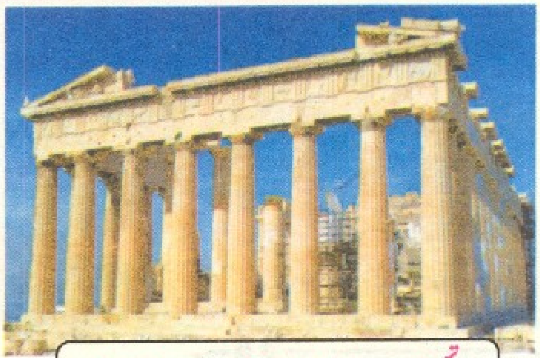

پارتھینن مندر (Parthenon Temple)

یونان کے شہر ایتھنز میں ایکروپولس کے مقام پر واقع یہ عمارت قدیم یونانی ثقافت کی نمائندہ علامت ہے۔

میراتھن (Marathon)

میراتھن کی ابتدا یونان سے ہوئی۔ اس کا آغاز فیڈی پائیڈس (Pheidippides) نامی ایک شخص نے کیا۔ اس نے سپارٹا کا 150 میل لمبا فاصلہ دوڑ کر طے کیا، تاکہ ایرانی فوج سے مدد حاصل کر سکے۔ اس کی وجہ سے یونانی یہ جنگ جیت گئے۔ جنگ جیتنے کے بعد اس نے فتح کا اعلان کرنے کے لیے پھر دوڑ لگا دی۔ اس نے میراتھن کے مقام سے ایتھنز کے مقام تک کا 25 میل لمبا فاصلہ بھی دوڑ کر طے کیا۔ یونانی اسے اپنا ہیرو مانتے ہیں۔

اولمپک کھیل (Olympic Games)

دنیا میں اولمپک کھیل قدیم یونانیوں ہی نے متعارف کروائے۔ ان کھیلوں کا آغاز 776 قبل از مسیح میں یونان کے شہر اولمپیا میں ہوا، اس لیے ان کو اولمپکس کا نام دیا گیا۔ ان کھیلوں میں میراتھن، کشتی اور باکسنگ وغیرہ شامل تھے۔ جدید اولمپکس کا آغاز بھی 1896ء میں یونان سے ہوا۔

برائے اساتذہ

طلبہ کو قدیم یونان، قدیم روم، اور گندھارا تہذیب کے بارے میں دستاویزی (Documentary) دکھائیں اور ان تہذیبوں کی نمایاں خصوصیات کے بارے میں آگاہ کریں۔

قدیم یونان کی ٹائم لائن (Timeline of Ancient Greeks)

رومی تہذیب (Roman Civilization) 753 قبل از مسیح سے 476 عیسوی

رومی تہذیب دنیا کی وسیع اور طاقتور ترین تہذیبوں میں سے ایک تھی۔ اس تہذیب کا آغاز 753 قبل از مسیح روم سے ہوا، جو ایک چھوٹا قصبہ تھا۔ روم اب یونان کے قریب موجودہ اٹلی میں واقع ایک شہر ہے۔ روم کی بنیاد اس کے پہلے بادشاہ، رومولس (Romulus) نے رکھی تھی۔ رومیوں نے طاقت کا استعمال کرتے ہوئے اپنی سلطنت کو وسعت دینا شروع کی۔ 146 قبل از مسیح میں انھوں نے یونان فتح کر لیا۔ 117 عیسوی تک انھوں نے بحیرہ روم کے اردگرد کی تمام اراضی اور یورپ کے دیگر علاقوں (انگلینڈ، ویلز اور سکاٹ لینڈ) پر بھی اپنی حکومت قائم کر لی۔

کلوسیم

کلوسیم (Colosseum)

کلوسیم روم میں قائم ایک بڑی تماشا گاہ تھی جس میں مختلف قسم کے مقابلے منعقد ہوتے تھے۔ اس میں قریباً 50,000 لوگ سما سکتے تھے۔ لوگ آج بھی پوری دنیا سے کلوسیم دیکھنے جاتے ہیں۔

قدیم روم ایک متنوّع معاشرے پر مشتمل ملک تھا۔ مختلف گروہ اپنے دیوتاؤں اور دیویوں کی پوجا کرتے تھے۔ یہ لوگ روحوں کی پوجا بھی کرتے تھے۔ ان کی زبان لاطینی (Latin) تھی۔ رومیوں نے رومن اعداد کا نظام متعارف کروایا، جو آج بھی استعمال ہو رہا ہے۔ رومن حروفِ تہجی کا اثر جدید دور کے انگریزی کے حروف میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ رومی ایک محنتی اور ذہین قوم تھی۔ وہ مختلف پیشوں سے منسلک تھے، جن میں کاشت کاری، معماری، فوج، تجارت، کاری گری، وکالت، تدریس اور فنکاری شامل تھے۔ قدیم روم میں حکومت کا ایک باقاعدہ نظام موجود تھا۔ لوگ سرکاری نوکریاں بھی کرتے تھے۔ رومی اعلیٰ

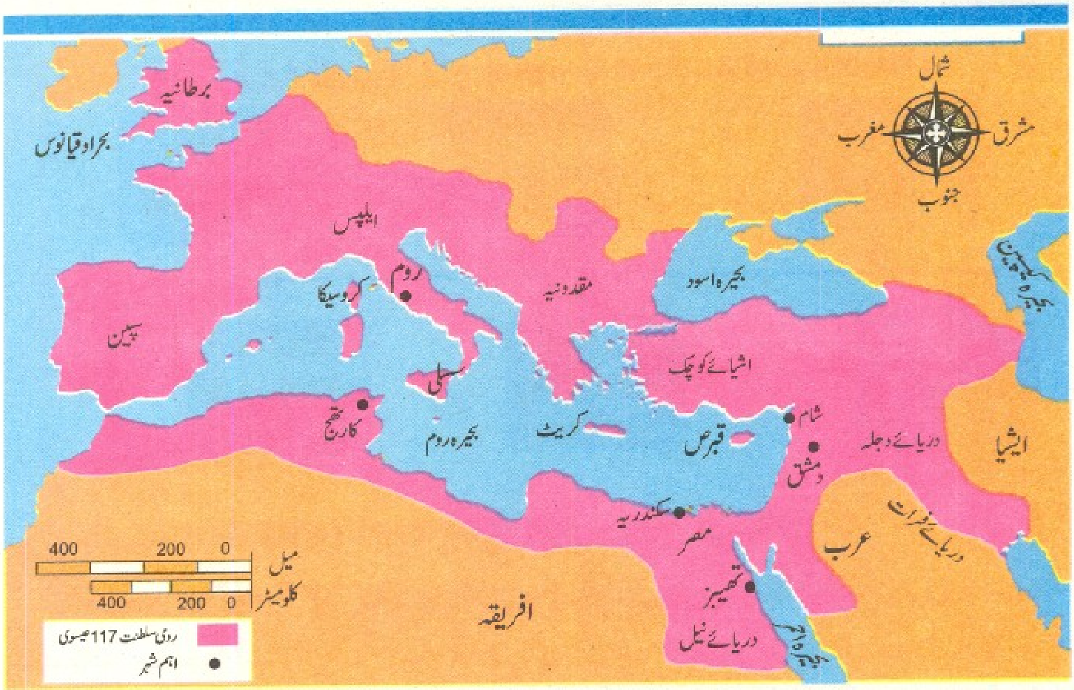

درجے کے انجینئر اور معمار تھے۔ انھوں نے اپنی تعمیرات میں محرابوں اور گنبدوں کو شامل کیا۔ انھوں نے گھروں میں پانی پہنچانے کے لیے پکے نالے بنائے۔ رومیوں نے بہت سی وسیع و عریض عمارتیں تعمیر کیں۔ ان میں تماشا گاہیں (Amphitheaters)، غسل خانے/حمام (Bath Houses) اور کئی منزلہ رہائشی عمارات (Residential Apartments) شامل تھیں۔ رومی تہذیب میں خاندان کا حاکم سب سے مرد ہوتا تھا۔ اس کے پاس خاندان کے ہر فرد کے بارے میں فیصلہ کرنے کا اختیار ہوتا تھا۔

ٹیونک اور ٹوگا
(Tunic and Toga)

ٹیونک قدیم روم کا ایک مخصوص لباس تھا۔ یہ سلی ہوئی دو اونی چادروں پر مشتمل ہوتا تھا۔ ٹوگا ایک لمبی چادر ہوتی تھی، جسے وہ اپنے جسم کے گرد لپیٹ لیتے تھے۔

قدیم روم کی ٹائم لائن (Timeline of Ancient Rome)

- 753 قبل از مسیح: روم کے پہلے بادشاہ رومولس (Romulus) نے روم شہر کی بنیاد رکھی
- 509 قبل از مسیح: روم میں جمہوری نظام حکومت کا آغاز ہوا
- 27 قبل از مسیح: رومی سلطنت کا قیام ہوا
- 64 عیسوی: روم کا بیشتر حصہ آگ لگنے کی وجہ سے جل گیا
- 80 عیسوی: کلوسیم (رومی عظیم تماشا گاہ) کی تعمیر ہوئی
- 395 عیسوی: روم دو سلطنتوں میں تقسیم ہو گیا
- 476 عیسوی: سلطنت روم کا خاتمہ

گندھارا تہذیب (Gandhara Civilization) 600 قبل از مسیح سے پانچویں صدی عیسوی

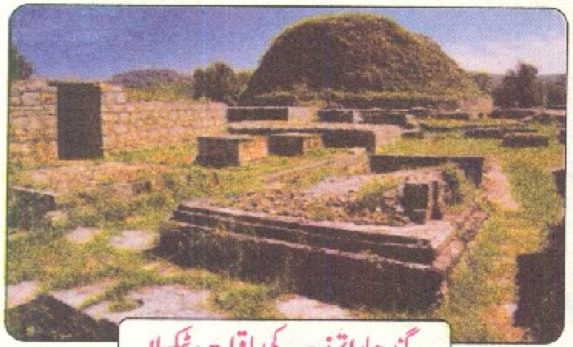
گندھارا تہذیب کی باقیات، ٹیکسلا

گندھارا ایک قدیم مملکت کا نام ہے۔ یہ خطّہ موجودہ دور کے پشاور، دریائے سوات اور دریائے کابل (افغانستان) کی وادیوں پر مشتمل تھا۔ قدیم زمانے میں گندھارا ہندوستان، وسطی ایشیا اور مشرقِ وسطی کے مابین اہم تجارتی راستہ تھا۔ 522 سے 486 قبل از مسیح تک یہ خطّہ ایرانیوں کے زیرِ اثر رہا۔

ذرا رُکیں اور بتائیں!
Hold on Please and tell!
سکندرِ اعظم کا تعلق کس ملک سے تھا؟

327-326 قبل از مسیح میں یونانی جنگجو سکندرِ اعظم نے اسے فتح کر لیا۔ اس کے بعد اس پر ہندوستان کے موریا خاندان کی حکومت رہی۔ چندر گپت موریا اس دور کا معروف بادشاہ تھا۔ اس نے برصغیر پاک و ہند کے موجودہ علاقوں پر مشتمل پہلی مرکزی حکومت قائم کی۔ اس کے دور میں فنون اور دستکاریوں کو ترقی ملی۔ کان کنی، زراعت، تجارت، جہاز رانی مواصلات اور محصول (Tax) کے شعبے قائم کیے گئے۔ اس دور میں نہری نظام بھی قائم ہوا۔ گندھارا تہذیب کے اہم شہر موجودہ پشاور اور ٹیکسلا ہیں۔ اس خطّے پر ایرانیوں کی حکومت سے پہلے گندھارا میں ہندو مت نمایاں مذہب تھا۔ بعد میں بدھ مت کو سرکاری مذہب بنا دیا گیا۔ بدھ مت قریباً ایک ہزار سال تک اس خطّے میں پھیلتا رہا۔ اس کو پھیلانے میں موریا سلطنت کے حکمران چندر گپت موریا کے پوتے اشوکا (Ashoka) نے اہم کردار ادا کیا۔ اس نے بدھوں کی خانقاہیں (Stupas) بنوائیں، ایشیا میں اس مذہب کو پھیلانے کے لیے مذہبی راہنما بھجوائے۔ اس نے بدھ مت کے پیغامات گزرگاہوں، میناروں اور پہاڑوں پر کندہ کروائے۔ اس کے دور میں بدھ مت تبت، چین، منگولیا اور جاپان تک پھیل گیا۔ پانچویں صدی میں وسطی ایشیا سے آنے والے خانہ بدوشوں نے گندھارا تباہ کر دیا۔ ان کو سفید ہنز (White Huns) کہا جاتا ہے۔

گندھارا دنیا میں علم و فنون کے اہم مرکز کی حیثیت رکھتا تھا۔

بدھ مت کا آغاز بھارت کے شہر بنارس سے ہوا۔

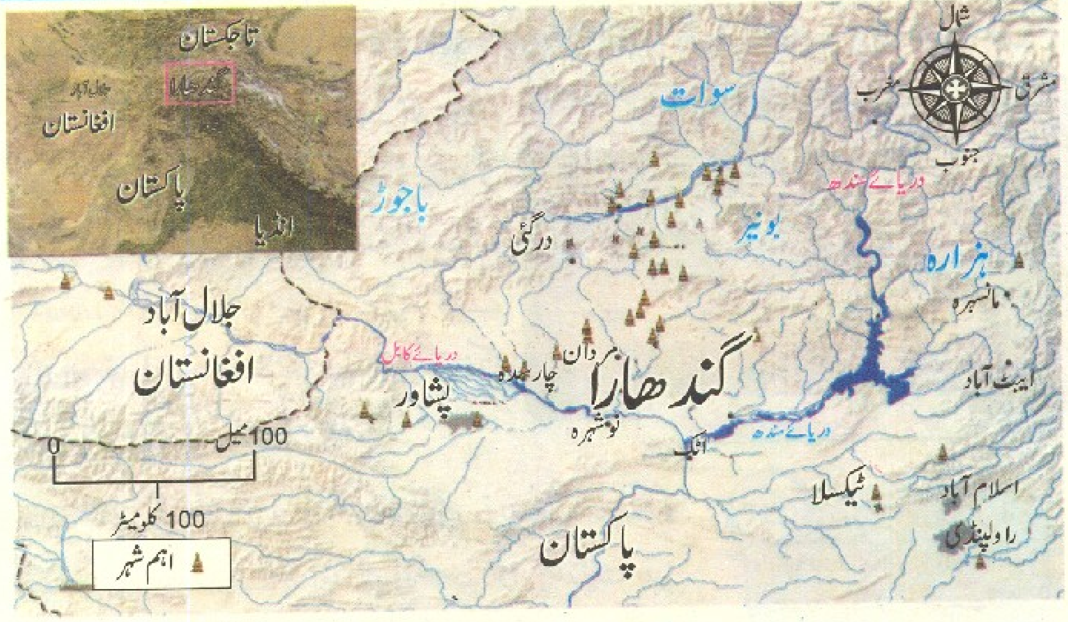

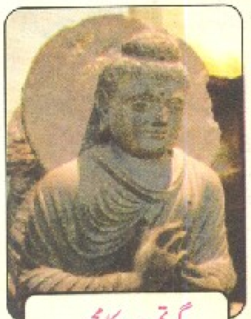

گوتم بدھ کا مجسمہ

گوتم بدھ (Gautam Buddh)

گوتم بدھ، بدھ مت کے بانی تھے۔ وہ موجودہ نیپال میں پیدا ہوئے اور انھوں نے قریباً 45 سال تک بدھ مت کی ترویج کی۔ وہ ایک فلسفی، استاد اور مذہبی راہنما تھے۔ ان کے خیال میں دنیا اور دنیا کے بعد راحت حاصل کرنے کا طریقہ صرف یہ ہے کہ نیک اور پاک زندگی گزاریں۔ تمام جانداروں پر رحم کریں۔ کسی کو مت ستائیں۔

گندھارا آرٹ (Gandhara Art)

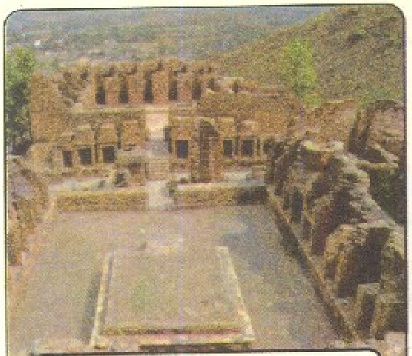

باقیات سٹوپا (تخت بھائی)

گندھارا آرٹ پوری دنیا میں مشہور ہے۔ گندھارا کی تہذیب پر مختلف قومیں حکمران رہیں، اس لیے اس کے آرٹ میں یونانی، شامی، ایرانی اور ہندوستانی تہذیبوں کا اثر شامل ہے۔ گندھارا کے لوگ پتھروں اور ریت کی مدد سے بدھ مت کے بانی سدھارتھ گوتم بدھ کے مجسمے بناتے تھے۔ بدھا کی تصویروں کو وہ چٹانوں، عمارتوں اور سٹوپا پر بھی تراشتے تھے۔ تخت بھائی اور مردان (خیبر پختونخوا) میں بدھ مت کے ایک مشہور سٹوپا کی باقیات آج بھی موجود ہیں۔

گندھارا کی ٹائم لائن (Timeline of Gandhara)

- 486-522 قبل از مسیح — ایرانیوں کی حکومت
- 500 قبل از مسیح — گوتم بدھ کی زندگی
- 326-327 قبل از مسیح — سکندرِ اعظم کی حکومت
- 297-321 قبل از مسیح — چندر گپت موریا کی حکومت
- 240-268 قبل از مسیح — اشوکا کی حکومت
- 185 قبل از مسیح — بیک ٹیرین کے یونانیوں کی حکومت
- پہلی صدی عیسوی — کشن سلطنت
- پانچویں صدی عیسوی — سفید ہنز کا حملہ

میں نے سیکھا ہے! (I have learnt!)

- یونانی تہذیب آج سے قریباً چار ہزار سال قبل بحیرہ روم کے کنارے پروان چڑھی تھی۔
- رومی تہذیب کا آغاز 753 قبل از مسیح میں روم کے شہر سے ہوا۔
- گندھارا تہذیب کا آغاز 600 قبل از مسیح میں ہوا۔ یہ خطہ موجودہ دور کے پشاور، دریائے سوات اور دریائے کابل کی وادیوں پر مشتمل تھا۔

کرتے ہیں کچھ نیا!

Let's do something new!

طلبہ کو گروپس میں تقسیم کریں اور ان سے قدیم تہذیبوں کی نمایاں خصوصیات کے بارے میں تصویری کتابچہ بنوائیں۔

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

1۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i. قدیم یونان کے دو بڑے شہر کون سے تھے؟ دونوں شہر کیسے ایک دوسرے سے مختلف تھے؟

ii. اولمپک کھیلوں کا آغاز کب اور کہاں ہوا؟

iii. قدیم یونان اور روم میں لوگ کیسا لباس پہنتے تھے؟

2۔ دیے ہوئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

i) رومی تعمیرات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ii) گندھارا کے لوگوں کا مذہب کیا تھا؟ اس مذہب کا آغاز کیسے ہوا؟

3۔ یونانی، رومی اور گندھارا تہذیب کن موجودہ علاقوں/خطّوں پر مشتمل تھی؟ نام لکھیں۔

تہذیب	خطے/علاقے
یونانی	
رومی	
گندھارا	

ہمارے کرنے کے کام (Work for us to do)

سرگرمی 1: یونانی، رومی اور گندھارا تہذیب کی ٹائم لائن بنائیں۔

سرگرمی 2: اٹلس کی مدد سے دنیا کے نقشے پر قدیم تہذیبوں کی شناخت کریں۔

سرگرمی 3: پاکستان کے سیاحتی نقشے میں گندھارا کے مقامات کی شناخت کریں۔

انٹرنیٹ لنک (Internet Link)

قدیم تہذیبوں کے بارے میں جاننے کے لیے درج ذیل ویب سائیٹ ملاحظہ کریں۔

https://www.britannica.com/browse/Ancient-World

برائے اساتذہ

سرگرمی 1: طلبہ کو گروپس میں تقسیم کریں۔ ان سے یونانی، رومی اور گندھارا تہذیب کی ٹائم لائن ایک چارٹ پر بنوائیں اور کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

پاکستان کی تاریخی شخصیات
(Historical Personalities of Pakistan)

حاصلاتِ تعلّم (Students' Learning Outcomes)

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- قیامِ پاکستان میں سرسید احمد خان، بیگم رعنا لیاقت علی خان اور بیگم جہاں آرا شاہنواز کے کردار کی وضاحت کر سکیں۔
- قیامِ پاکستان میں اپنے علاقے/صوبے کی شرکت اور جدوجہد کی وضاحت کر سکیں۔

دنیا میں ایسے افراد بھی ہوتے ہیں جو اپنے حوصلے، ارادے اور بہادری کی بنا پر دیگر تمام لوگوں سے نمایاں ہوتے ہیں۔ یہ لوگ جس کام کا عزم کرتے ہیں اسے پورا کرتے ہیں۔ ان کے کام لوگوں کی زندگیوں پر نمایاں اثر ڈالتے ہیں۔ انھی خوبیوں کی بنا پر یہ پوری دنیا میں جانے جاتے ہیں اور تاریخی شخصیات کہلاتے ہیں۔ قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ بھی ایسی ہی شخصیت تھے۔ آپ کا عزم تھا کہ پاکستان بن کر رہے گا۔ آپ نے اپنے اس ارادے کو برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کے ساتھ مل کر عملی جامہ پہنایا۔ جس کی بدولت آج ہم ایک آزاد مسلم ریاست میں آزادی کا سانس لے رہے ہیں۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- آپ کی پسندیدہ تاریخی شخصیت کون سی ہے اور کیوں؟ ______________________
- پاکستان کی چند نمایاں تاریخی شخصیات کے نام لکھیں۔

آیئے! ایسی شخصیات کے بارے میں جانتے ہیں، جنھوں نے اپنی بے مثال خدمات سے برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں نام پیدا کیا۔

سرسید احمد خان (1817ء - 1898ء)

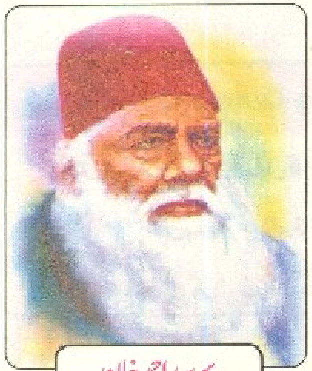

سرسید احمد خان

سرسید احمد خان ایک مصنف، استاد اور فلسفی تھے۔ انھوں نے مسلمانوں کی تعلیم و تربیت اور بیداری کے لیے بھرپور جدوجہد کی۔ یہ 1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد کا دور تھا۔ 1857ء کی جنگِ آزادی مسلمانوں اور ہندوؤں نے انگریزوں کے خلاف مل کر لڑی تھی۔ بدقسمتی سے مسلمان اور ہندو اس جنگ میں کامیاب نہ ہو سکے۔ ہندو راہنماؤں نے انگریزوں کو یقین دلایا کہ وہ ان کے ساتھ ہیں اور جنگِ آزادی میں صرف مسلمانوں نے ہی حصّہ لیا تھا۔ یوں انگریزوں نے اس جنگ کا ذمّہ دار صرف مسلمانوں کو ٹھہرایا اور ان کو معاشی، سیاسی اور معاشرتی طور پر کمزور کر دیا۔ یہ وہ حالات تھے، جنھوں نے دوقومی نظریے کی راہ ہموار کی۔

سرسید احمد خان پہلے مسلمان راہنما تھے، جنھوں نے برصغیر کے مسلمانوں کے لیے قوم (Nation) کا لفظ استعمال کیا۔ سرسید کا خیال تھا کہ ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں کیوں کہ ان کا مذہب، تاریخ، ثقافت اور تہذیب ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ وہ ایک ساتھ نہیں رہ سکتے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دونوں قوموں میں مخالفت بڑھتی جائے گی۔ ان خیالات کی بنیاد پر سرسید احمد خان کو دوقومی نظریے کا بانی کہا جاتا ہے۔

ذرا رکیں اور بتائیں!
Hold on Please and tell!
قومی نظریہ کیا ہے؟

سرسید احمد خان چاہتے تھے کہ مسلمان اپنے حقوق پہچانیں اور دوسری اقوام کے شانہ بشانہ ترقّی کریں۔ ان کا ماننا تھا کہ مسلمان جدید تعلیم ہی کے ذریعے سے اپنی شناخت قائم کر سکتے ہیں۔ انھوں نے مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لیے تحریکِ علی گڑھ کا آغاز کیا۔ اس تحریک کے تحت بہت سے سکول اور ادارے قائم کیے گئے، جن کی تفصیل یہ ہے:

- 1859ء میں مرادآباد اور 1862ء میں غازی پور میں سکول قائم کیے گئے۔
- 1864ء میں سائنٹیفک سوسائٹی (Scientific Society) کی بنیاد رکھی گئی۔ اس ادارے کا مقصد انگریزی زبان کی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کرنا تھا۔ اس سوسائٹی نے دو زبانوں (انگریزی اور اردو میں) ایک جریدے کا بھی آغاز کیا۔

برائے اساتذہ

طلبہ کو تحریکِ پاکستان میں نمایاں خدمات سرانجام دینے والی اہم شخصیات اور پیش آنے والے اہم واقعات کے بارے میں بتائیں۔

- 24 مئی 1875ء کو علی گڑھ میں محمڈن اینگلو اورینٹل سکول قائم کیا گیا۔ اس سکول کو 1877ء میں کالج اور پھر 1920ء میں یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا۔ علی گڑھ کالج کے طلبہ نے تحریکِ پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔

بیگم رعنا لیاقت علی خان (1905-1990ء)

بیگم رعنا لیاقت علی خان

بیگم رعنا لیاقت علی خان تحریک پاکستان کی سرکردہ کارکن اور ممتاز سیاسی شخصیت تھیں۔ وہ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان کی اہلیہ تھیں۔ انھوں نے تحریکِ پاکستان کی جدوجہد میں اپنے شوہر کے شانہ بشانہ کام کیا اور خواتین میں سیاسی شعور اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ انھوں نے مسلم لیگ کے 1940ء کے اجلاس میں بھی شرکت کی۔

قیامِ پاکستان کے بعد وہ ملک کی خاتون اوّل بن گئیں۔ انھوں نے خواتین اور بچوں کی فلاح و بہبود کے لیے بہت سے منصوبوں کا آغاز کیا۔ انھوں نے بھارت سے پاکستان ہجرت کرنے والی خواتین اور بچوں کے لیے صحت کی سہولیات کا اہتمام کیا۔ 1949ء میں انھوں نے آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن (APWA) کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا۔ اس ادارے کے تحت سکولوں اور کالجوں کا ایک سلسلہ قائم کیا گیا تا کہ خواتین ترقی کر سکیں۔ انھوں نے مختلف ممالک میں پاکستان کی سفیر کے طور پر بھی کام کیا۔ 1973ء میں وہ صوبہ سندھ کی گورنر بن گئیں۔ وہ پاکستان کی پہلی خاتون صوبائی گورنر تھیں۔

> بیگم رعنا لیاقت علی خان نے 1929ء میں معاشیات اور سوشیالوجی میں ایم۔ ایس۔ سی (M.Sc) کی ڈگریاں حاصل کیں۔
> بیگم رعنا لیاقت علی خان نے دہلی کی ایک یونیورسٹی میں معاشیات کی پروفیسر کے طور پر خدمات بھی سرانجام دیں۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز (1896ء-1979ء)

بیگم جہاں آرا شاہنواز

بیگم جہاں آرا شاہنواز کا شمار بھی با اثر شخصیات میں ہوتا ہے۔ وہ آل انڈیا مسلم لیگ کی پہلی خاتون رکن تھیں۔ انھوں نے گول میز کانفرنسوں میں بھی برصغیر کی خواتین کی نمائندگی کی۔ 1935ء میں انھوں نے پنجاب میں خواتین مسلم لیگ (Women's Muslim League) تشکیل دی۔ 1937ء میں وہ پنجاب کی قانون ساز اسمبلی کی رکن منتخب ہوئیں۔ انھوں نے پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم، میڈیکل ریلیف اور صحت عامہ کے طور پر خدمات انجام دیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد بھی ان کا سیاسی سفر جاری رہا۔ انھوں نے پاکستان کی

قانون ساز اسمبلی کی رکن کے طور پر خدمات انجام دیں۔ وہ خواتین اور بچّوں کی بہبود کی کئی تنظیموں سے بھی وابستہ رہیں۔ ان تنظیموں میں انجمن حمایتِ اسلام اور ریڈ کراس سوسائٹی (Red Cross Society) وغیرہ شامل ہیں۔ انھوں نے تعلیمی اور معاشرتی موضوعات پر کئی کتابچے (Pamphlets) بھی لکھے۔

چودھری رحمت علی

چودھری رحمت علی

چودھری رحمت علی پاکستان کی تشکیل کے ابتدائی حامیوں میں سے تھے۔ انھوں نے کیمبرج یونیورسٹی انگلینڈ (Cambridge University England) سے وکالت کی تعلیم حاصل کی۔ انگلینڈ میں اپنے قیام کے دوران میں انھوں نے پاکستان نیشنل موومنٹ (Pakistan National Movement) کا آغاز کیا۔ انھوں نے مسلمانوں کے لیے آزاد ریاست کے حصول کے بارے میں مختلف کتابچے (Pamphlets) شائع کیے۔ 28 جنوری 1933 کو انھوں نے ''ابھی یا کبھی نہیں'' (Now or Never) کے نام سے ایک پمفلٹ جاری کیا جس میں انھوں نے پہلی بار پاکستان کا نام تجویز کیا۔

اب تک ہم نے ان نمایاں شخصیات کے بارے میں پڑھا، جنھوں نے اپنی خدمات سے قیامِ پاکستان کے حصول کو ممکن بنایا۔ آیئے اب ہم قیام پاکستان میں صوبوں اور علاقوں کے کردار کے بارے میں جانتے ہیں۔

قیام پاکستان میں صوبوں کا کردار (Role of Provinces in the creation of Pakistan)

قیامِ پاکستان کی جدوجہد میں پاکستان کے ہر خطّے نے بھرپور حصّہ لیا۔ آیئے! ان کے بارے میں جانتے ہیں:

سندھ (Sindh)

مسلمانوں نے قریباً نو سو سال برصغیر پر حکومت کی۔ مسلمانوں کی حکومت انگریزوں کے تسلط تک قائم رہی۔ انگریزوں نے بہ تدریج برصغیر کے مختلف علاقوں پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔

1843ء میں برطانوی حکمرانوں نے سندھ پر قبضہ کر لیا۔ اُنھوں نے بمبئی (ممبئی) کو سندھ کا حصّہ بنا دیا اور اسے اپنے انتظامی مقاصد کے لیے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے سندھ کو بمبئی سے الگ کرنے پر بہت زور دیا، کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ سندھ کی بمبئی سے علیحدگی مسلمانوں کے حقوق کے لیے اہم قدم ثابت ہوگی۔ بالآخر 1936ء میں سندھ کو ایک الگ صوبہ بنا دیا گیا۔

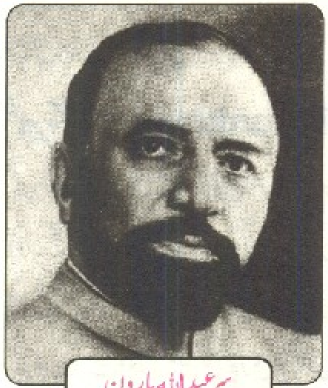
سرعبداللہ ہارون

اکتوبر 1938ء میں سندھ صوبائی مسلم لیگ کا اجلاس کراچی میں منعقد ہوا، جس کی صدارت قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔ سندھ تمام صوبوں میں پہلا صوبہ تھا، جس نے آزاد مسلم ریاست کے لیے اس اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی۔ یہ قرارداد شیخ عبدالمجید سندھی نے پیش کی تھی۔ سندھ کے نمایاں راہنماؤں میں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ محترمہ فاطمہ جناح، سر عبداللہ ہارون، بیگم عبداللہ ہارون، رعنا لیاقت علی خان، جی الانہ اور محمد ایوب کھوڑو وغیرہ شامل ہیں۔ سندھی عوام میں آزاد ملک کا شعور بیدار کرنے میں سیاسی راہنماؤں کے ساتھ ساتھ تاجروں، مذہبی راہنماؤں اور طلبہ نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ سندھ مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن (Sindh Muslim Students Federation) اور سندھ مدرستہ الاسلام کراچی کے طلبہ نے پاکستان کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ سندھ کے لوگوں نے قراردادِ پاکستان کی بھرپور حمایت کی۔ 26 جون 1947ء کو سندھ اسمبلی نے باضابطہ طور پر پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ اس فیصلے سے سندھ پاکستان میں شامل ہونے والا پہلا صوبہ بن گیا۔

پنجاب (Punjab)

سرمیاں محمد شفیع

صوبہ پنجاب ہمیشہ سے سیاسی سرگرمیوں کا مرکز رہا ہے۔ پنجاب کے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کے لیے سر میاں محمد شفیع نے 1906ء میں پنجاب مسلم لیگ قائم کی۔ پنجاب کی سیاست میں علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ، سر میاں محمد شفیع اور ملک برکت علی نے اہم کردار ادا کیا۔ اُنھوں نے برصغیر کے مسلمانوں کے لیے جداگانہ انتخابات کی حمایت کی تاکہ مسلمان اپنی علیحدہ شناخت حاصل کر سکیں۔

1930ء میں علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے خطبہ الٰہ آباد میں دوقومی نظریے کی بنیاد پر تقسیم ہند کی تجویز پیش کی۔ مسلمان راہنماؤں کی اپیل پر قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ انگلینڈ سے واپس آ گئے اور مسلمانوں کی قیادت سنبھال لی۔ 23 مارچ 1940ء کو لاہور کے منٹو پارک میں آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مسلمانوں نے علیحدہ وطن کے مطالبے کے لیے ایک قرارداد پیش کی جسے قراردادِ پاکستان کا نام دیا گیا۔

آزاد ریاست پاکستان کے حصول کے لیے پنجاب کے طلبہ نے دن رات مثالی کام کیا۔ پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن (Punjab Muslim Students' Federation) نے پنجاب کے شہروں اور دیہاتوں میں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام پہنچایا۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں سے 3 جون 1947ء کو پنجاب کے مسلم اکثریت والے علاقوں کو پاکستان میں

شامل کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔

> **کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟**
> **Do you want to know more?**
> سانحہ آرمی پبلک سکول (APS) 16 دسمبر 2014ء میں پیش آیا۔

خیبر پختونخوا (Khyber Pakhtunkhwa)

خیبر پختونخوا (پرانا نام شمال مغربی سرحدی صوبہ) برصغیر پاک و ہند کا سب سے آخری خطّہ تھا جس پر انگریزوں کا تسلّط قائم ہوا۔ خیبر پختونخوا کے عوام انگریزوں کے تسلّط کے خلاف تھے۔ انھوں نے انگریزوں کے سامنے کبھی بھی ہتھیار نہیں ڈالے۔ یہی وجہ تھی کہ برطانوی حکمرانوں نے خیبر پختونخوا کی ترقّی کو کبھی اہمیت نہیں دی۔ انھوں نے یہاں کے لوگوں کو سیاست سے دور رکھنے کی پوری کوشش کی۔

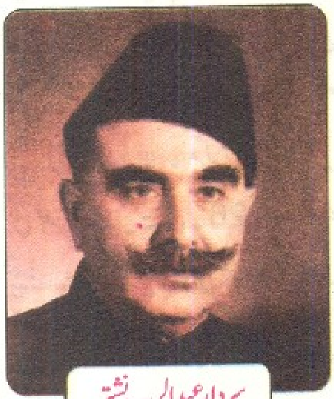

سردار عبدالرب نشتر

برصغیر پاک و ہند کے دوسرے صوبوں میں جب آزادی کی تحریک کا آغاز ہوا تو خیبر پختونخوا کے لوگوں نے بھی اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھائی۔ 1913ء میں سر صاحبزادہ عبدالقیوم خان نے اسلامیہ کالج پشاور اور کالجیٹ سکول کا سنگ بنیاد رکھا۔ ان اداروں نے پختونوں میں سیاسی شعور پیدا کیا۔ اسلامیہ کالج پشاور کے طلبہ نے تحریکِ پاکستان میں بھرپور حصّہ لیا اور قراردادِ پاکستان کی حمایت کی۔ قراردادِ پاکستان 1940ء کی منظوری میں خیبر پختونخوا کے عوام کی نمائندگی سردار اورنگ زیب خان، بیگم زری سرفراز، میاں ضیاء الدین، بہادر سعد اللہ خان اور دیگر راہنماؤں نے کی۔ سردار عبدالرب نشتر بھی تحریکِ پاکستان میں بہت سرگرم رہے۔ وہ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔ وہ خیبر پختونخوا کی قانون ساز اسمبلی کے ممبر رہے اور انھوں نے وزیرِ خزانہ خیبر پختونخوا کی ذمّہ داری بھی ادا کی۔ تقسیمِ ہند کے اعلان کے بعد جولائی 1947ء میں خیبر پختونخوا میں ایک ریفرنڈم کرایا گیا۔ اس ریفرنڈم کا مقصد یہ تھا کہ خیبر پختونخوا کے عوام پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا بھارت میں۔ خیبر پختونخوا کے عوام کی اکثریت نے پاکستان میں شامل ہونے کا اعلان کیا اور یوں یہ پاکستان کا صوبہ قرار پایا۔

> **کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟**
> **Do you want to know more?**
> 23 مارچ 1940ء کے جلسے میں شمال مغربی سرحدی صوبے (خیبر پختونخوا) سے آنے والے رضاکاروں کے ایک دستے نے قائداعظم محمد علی جناح ؒ کی حفاظت کی ذمّہ داری نبھائی۔

> **کرتے ہیں کچھ نیا!**
> **Let's do something new!**
> اپنی جماعت میں سکول یونیفارم پر ریفرنڈم (استصوابِ رائے) کروائیں۔ ووٹوں کے ذریعے سے طلبہ کی سکول کی یونیفارم کے حق یا مخالفت میں رائے معلوم کریں۔

قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے 1936ء میں اسلامیہ کالج پشاور کا دورہ کیا۔ اس موقع پر انھیں اسلامیہ کالج کی خیبر یونین کی تاحیات اعزازی رکنیت دی گئی۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جائیداد کا ایک تہائی حصّہ کالج کے لیے وقف کر دیا۔

بلوچستان (Balochistan)

قاضی محمد عیسیٰ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ

بلوچستان مہر گڑھ کی قدیم تہذیب کا گھر ہے۔ اس تہذیب کے آثار درۂ بولان، کوئٹہ اور سبّی کے علاقوں سے دریافت ہوئے ہیں۔ یہاں کے عوام فطری طور پر آزادی پسند ہیں۔ اس صوبے کے لوگوں نے کبھی بھی غلامی کو قبول نہیں کیا۔ یہ خطہ برصغیر کے باقی خطّوں کے مقابلے میں زیادہ پسماندہ تھا۔ یہاں تحریکِ پاکستان کا آغاز بھی کافی دیر بعد ہوا۔ 1939ء میں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت پر قاضی محمد عیسیٰ نے بلوچستان مسلم لیگ کو مستحکم کیا۔ قاضی محمد عیسیٰ کی اہلیہ بیگم سعیدہ قاضی نے بھی تحریکِ پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ جب قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کوئٹہ تشریف لائے تو ان کے جلسے کا انتظام کرنے میں وہ پیش پیش تھیں۔ فضل احمد غازی، ملک عبداللہ جان کاسی اور فتح محمد نے بلوچستان کی عوام کی راہنمائی کی۔ بلوچستان کے عوام نے قراردادِ پاکستان 1940ء کی بھرپور حمایت کی۔ بلوچستان کے شاہی جرگے نے جون 1947ء میں پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلے میں نواب محمد خان جوگیزئی اور میر جعفر خان جمالی پیش پیش تھے۔

گلگت بلتستان (Gilgit Baltistan)

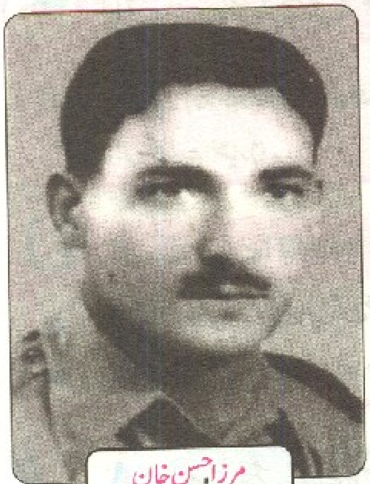
مرزا حسن خان

جب تحریکِ پاکستان اپنے عروج پر تھی، اس وقت گلگت بلتستان مہاراجا کے زیرِ نگیں تھا۔ 3 جون کے منصوبے کے تحت تمام آزاد ریاستوں کو اختیار دیا گیا کہ وہ پاکستان یا بھارت میں شامل ہو جائیں۔ مہاراجا ہری سنگھ نے عوام کی امنگوں کو پس پشت ڈال کر بھارت کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کیا۔ اس پر گلگت سکاؤٹس اور کشمیر 6th انفنٹری کے جوانوں نے مرزا حسن خان، بابر خان اور شاہ خان وغیرہ کی قیادت میں ڈوگرا راج کے خلاف اعلانِ بغاوت کیا اور یکم نومبر 1947ء کو گورنر گھنسارا سنگھ کی حکومت کو ختم کر کے گلگت بلتستان کی آزادی کا اعلان کر دیا۔ 2 نومبر 1947ء کو سکاؤٹ لائن میں پاکستان کا جھنڈا لہرا کر ایک عبوری حکومت (Provisional Government) قائم کی۔ شاہ رئیس خان اس کے صدر اور مرزا حسن خان کمانڈر انچیف مقرر ہوئے۔ سردار محمد عالم خان نے 16 نومبر 1947 کو گلگت پہنچ کر علاقے کا نظم و نسق سنبھالا اور علاقے پر حکومت پاکستان کی عملداری قائم ہوگئی۔

آزاد جموں وکشمیر (Azad Jammu and Kashmir)

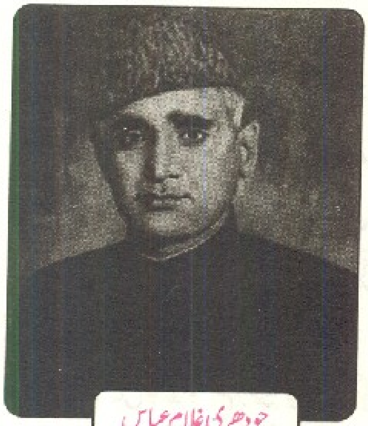

چودھری غلام عباس

برصغیر پاک وہند میں تقسیم کے وقت آزاد جموں وکشمیر بھی آزاد ریاست تھی۔ اس کی بیشتر آبادی مسلمان ہے۔ برصغیر پاک وہند میں آزادی کی لہر نے یہاں کے عوام کو بھی متاثر کیا۔ سید ضیا الدین اندرابی تحریکِ پاکستان کے نمایاں راہنما تھے۔ انھوں نے 23 مارچ 1940ء کے جلسے میں کشمیریوں کے وفد کی نمائندگی کی اور قراردادِ پاکستان کی بھرپور حمایت کی۔ چودھری غلام عباس کا شمار بھی کشمیر کے نمایاں رہنماؤں میں ہوتا ہے۔ برصغیر پاک وہند کی تقسیم کے وقت آزاد ریاستوں کو اختیار دیا گیا کہ وہ پاکستان یا بھارت میں شامل ہونے یا آزاد رہنے کا فیصلہ کرسکتی ہیں۔ کشمیر کے لوگ پاکستان میں شامل ہونا چاہتے تھے لیکن کشمیر کے مہاراجا ہری سنگھ نے 26 اکتوبر 1947ء کو کشمیر کا الحاق بھارت سے کردیا۔ اس پر کچھ کشمیری عوام نے مہاراجا کے خلاف جہاد کا اعلان کردیا اور کشمیر کا کچھ حصہ آزاد کروا کر پاکستان میں شامل ہو گئے۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟ Do you want to know more?

آل انڈیا مسلم لیگ (All India Muslim League) 30 دسمبر 1906ء کو قائم ہوئی اور قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے 1913 میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔

میں نے سیکھا ہے! (I have learnt!)

- سرسید احمد خان، بیگم رعنا لیاقت علی خان اور بیگم جہاں آرا شاہنواز نمایاں تاریخی شخصیات ہیں۔
- قیامِ پاکستان میں ہر صوبے اور ہر علاقے نے اپنا کردار ادا کیا۔

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

1۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i) دو قومی نظریے سے کیا مراد ہے اور اس نظریے کا بانی کسے کہا جاتا ہے؟

ii) پاکستان کا نام کس نے تجویز کیا اور کب؟

iii) اسلامیہ کالج پشاور کس نے قائم کیا؟ اس کی تاریخی اہمیت کیا ہے؟

2۔ دیے ہوئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

i سر سید احمد خان نے برصغیر کے مسلمانوں کی بیداری کے لیے کیا خدمات سرانجام دیں؟

ii بیگم رعنا لیاقت علی خان کی سیاسی اور معاشرتی خدمات پر نوٹ لکھیں۔

iii خیبر پختونخوا کے عوام نے پاکستان میں شمولیت کا فیصلہ کیسے کیا؟

3۔ پاکستان کے مختلف صوبوں اور علاقوں سے تعلّق رکھنے والی ان نمایاں شخصیات کے نام لکھیں جنھوں نے تحریکِ پاکستان میں اہم کردار ادا کیا۔

	سندھ
	پنجاب
	خیبر پختونخوا
	بلوچستان
	گلگت بلتستان
	آزاد جموں و کشمیر

4۔ آپ میں کون سی ایسی تین خوبیاں ہیں جن کی وجہ سے آپ مثالی شخصیت یا ہیرو بن سکتے ہیں؟ اپنی کاپی میں تحریر کریں۔

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

کسی ایسی مثالی شخصیت/ ہیرو کی سوانح حیات لکھیں جس نے معاشرے کی فلاح و بہبود میں اہم کردار ادا کیا ہو۔

مشق (Exercise)

1- درست جواب کا انتخاب کریں اور (✓) کا نشان لگائیں۔

i۔ یونانی تہذیب پروان چڑھی:

(الف) بحیرہ قلزم کے کنارے
(ب) بحیرہ روم کے کنارے
(ج) بحیرہ اوقیانوس کے کنارے
(د) بحیرہ اسود کے کنارے

برائے اساتذہ: طلبہ کو گروپس میں تقسیم کریں۔ ان سے ان کی پسندیدہ تاریخی شخصیت کے بارے میں معلوم کریں۔ ان سے کہیں کہ اپنی پسندیدہ شخصیت کے حالاتِ زندگی اور خدمات کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں اور ایک کتابچہ بنائیں۔ تصاویر بھی چسپاں کریں۔ اس کی سوانح حیات کو کمرا جماعت میں اپنے ساتھیوں کے سامنے پیش کریں۔

ii۔ بدھوں کی عبادت گاہوں کو کہتے ہیں:

(الف) سٹوپا (ب) مندر (ج) چرچ (د) مسجد

iii۔ تحریکِ علی گڑھ کا آغاز کیا۔

(الف) علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے (ب) قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے

(ج) محترمہ فاطمہ جناح نے (د) سرسید احمد خان نے

iv۔ پاکستان کی پہلی خاتون صوبائی گورنر تھیں:

(الف) محترمہ فاطمہ جناح (ب) بیگم جہاں آرا شاہنواز

(ج) بیگم رعنا لیاقت علی خان (د) بیگم شائستہ اکرام اللہ

v۔ بیگم جہاں آرا شاہنواز پنجاب کی قانون ساز اسمبلی کی رکن منتخب ہوئیں:

(الف) 1933ء میں (ب) 1935ء میں (ج) 1934ء میں (د) 1937ء میں

2۔ درست جملے کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

i۔ چیٹن قدیم رومیوں کا لباس تھا۔ ☐

ii۔ اولمپک کھیلوں کا آغاز 776 قبل از مسیح میں یونان سے ہوا۔ ☐

iii۔ پنجاب پاکستان میں شامل ہونے والا پہلا صوبہ تھا۔ ☐

iv۔ پاکستان کا نام چودھری رحمت علی نے تجویز کیا۔ ☐

v۔ بلوچستان کے شاہی جرگے نے جون 1947ء میں پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ ☐

3۔ کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
ایتھنز (Athens)	گندھارا کا شہر
کلوسیم (Colosseum)	قدیم روم کی تماشا گاہ
پُرشاپورا (پشاور)	قدیم یونان کا شہر

باب پنجم

جغرافیہ (Geography)

حاصلاتِ تعلم (Students' Learning Outcomes)

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- نقشے کی وضاحت کر سکیں اور بولٹس (BOLTS) کی اصطلاح کی مدد سے نقشے کو پڑھ / سمجھ سکیں۔
- نقشے کو پڑھتے ہوئے پیمانہ (Scale) کی تعریف کر سکیں اور تصاویر کی مدد سے اس کی اقسام بیان کر سکیں۔
- نقشے کی مختلف اقسام کی پہچان کر سکیں، جیسے راستے کا نقشہ (Road Map)، سیاحتی نقشہ (Tourist Map)، موسمیاتی نقشہ (Weather Map)، سیاسی نقشہ (Political Map) اور مساحتی نقشہ (Topographic Map) وغیرہ۔
- خطوطِ عرض بلد (Lines of Latitudes) خطوطِ طول بلد (Lines of Longitudes) اور ٹائم زونز (Time Zones) کی خصوصیات تصاویر کی مدد سے پہچان سکیں۔
- خطوطِ عرض بلد اور خطوطِ طول بلد کا استعمال کرتے ہوئے جال (Grid Reference) کی مدد سے کوئی مقام تلاش کر سکیں۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- نقشہ اور گلوب میں کیا فرق ہے؟ ______________________________
- نقشے کے عناصر تحریر کریں۔

نقشے کی مہارتیں اور گلوب (Map Skills and Globe)

کسی جگہ یا مقام کو تلاش کرنے کے لیے نقشوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ نقشہ زمین یا اس کے کسی خاص حصے کا تصویری خاکہ ہوتا ہے۔ نقشہ کسی گھر یا سکول کا بھی ہو سکتا ہے اور کسی قصبے، شہر یا ملک کا بھی۔ نقشوں کی مدد سے ہم آبی ذخائر جیسے سمندر، دریا وغیرہ بھی تلاش کر سکتے ہیں۔

BOLTS ظاہر کرتا ہے۔

B = Border حدود

O = Orientation سمتیں

L = Legend علامتی فہرست

T = Title عنوان

S = Scale پیمانہ

نقشہ (Map)

زمین یا اس کے کسی حصّے کو ایک ہموار سطح یا کاغذ پر ظاہر کرنے کو نقشہ (Map) کہتے ہیں۔ نقشے ضرورت کے مطابق مختلف پیمانوں میں بنائے جاتے ہیں۔ نقشوں کو آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاسکتا ہے۔ نقشے کے عناصر کے ناموں کا اِختصار بولٹس "BOLTS" کہلاتا ہے۔

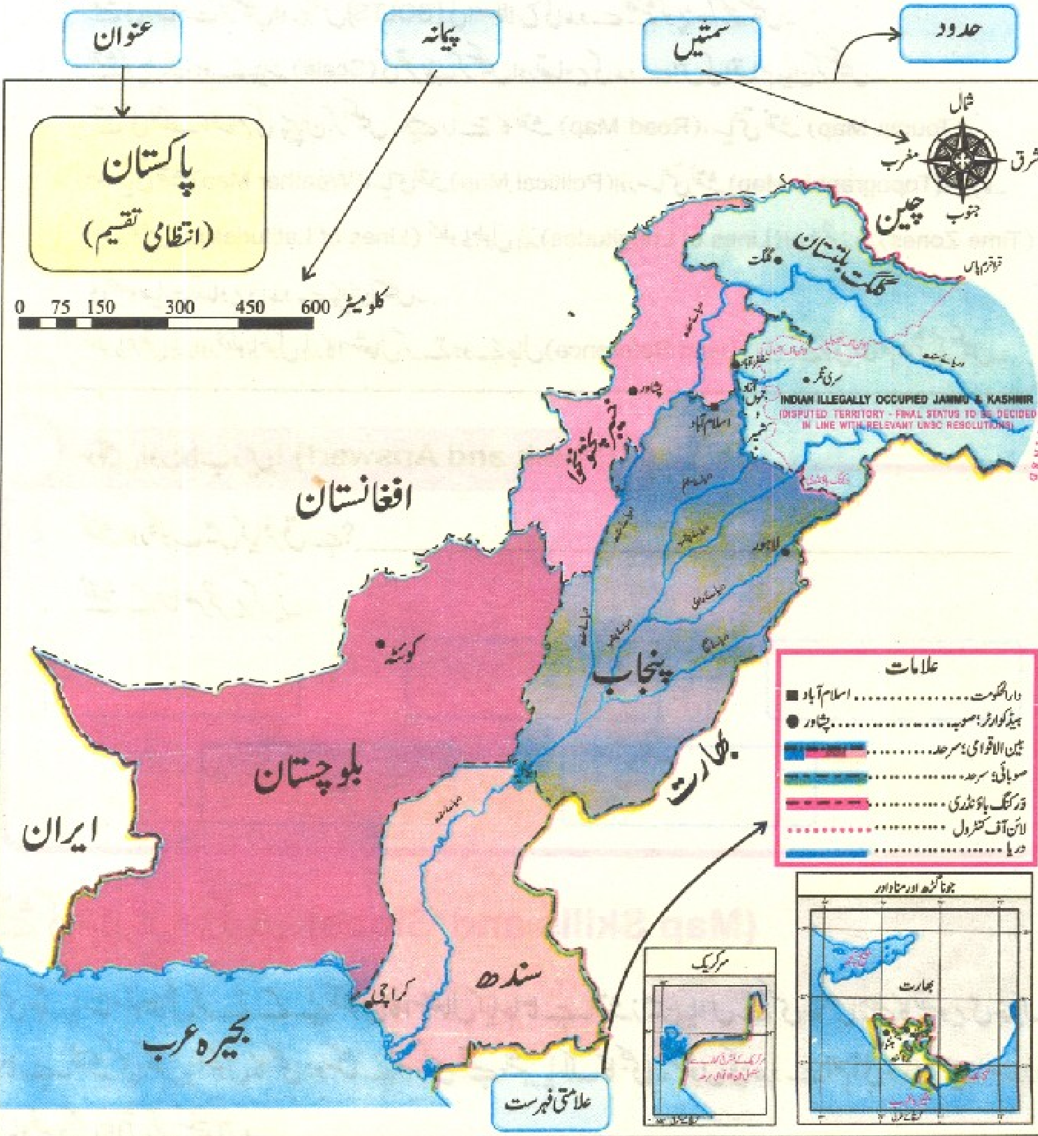

نقشے کے عناصر کی تفصیل درج ذیل ہے:

> **ذرا رُکیں اور بتائیں**
> **Hold on Please and tell**
> ثانوی سمتوں (Intermediate Directions) کے نام بتائیں۔

حدود (Border)

نقشے کی حدود سے مراد اس کے چاروں سمت لگی لائنیں ہیں جو اسے ایک تصویر کے فریم کی طرح بند کر لیتی ہیں۔ اسے حاشیہ بھی کہتے ہیں۔

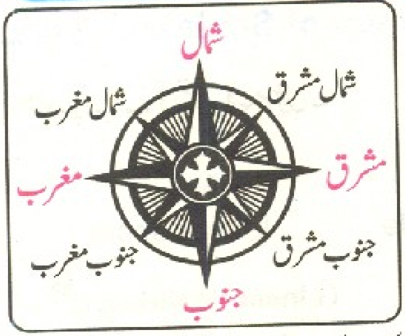

سمتیں (Orientation)

نقشے پر سمت کو معلوم کرنا اورینٹیشن (Orientation) کہلاتا ہے۔ شمال، جنوب، مشرق اور مغرب چار بنیادی سمتیں (Cardinal Directions) ہیں۔

علامتی فہرست (Legend)

زمینی خدوخال مثلاً پہاڑ، میدان، صحرا، درختوں، پودوں، سڑکوں اور عمارات وغیرہ کو ظاہر کرنے کے لیے نقشوں پر خاص علامات استعمال کی جاتی ہیں۔ نقشے پر علامات کو ایک فہرست کی صورت میں دکھایا جاتا ہے، جسے علامتی فہرست کہتے ہیں۔

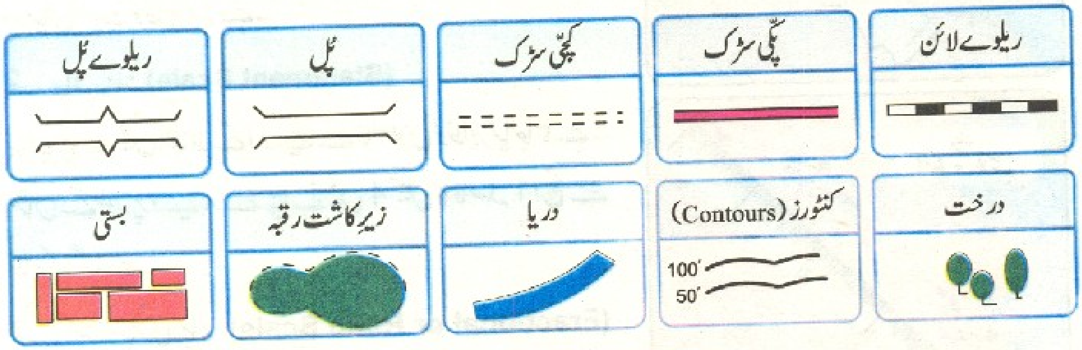

عنوان (Title)

نقشے کو ایک عنوان دیا جاتا ہے جو نقشے میں سب سے اُوپر واضح حروف میں لکھا جاتا ہے۔

> **کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟**
> **Do you want to know more?**
> علامات کو مروجہ علامات یا روایتی علامات (Conventional Signs) بھی کہتے ہیں۔

> برائے اساتذہ
> طلبہ سے "BOLTS" کی اصطلاح کے بارے میں پوچھیں۔ انھیں نقشہ دکھاتے ہوئے "BOLTS" یعنی نقشے کے عناصر کے ناموں کے بارے میں سوالات کریں۔

پیمانہ (Scale)

زمین اور نقشے کے فاصلے کو ایک خاص نسبت سے دکھایا جاتا ہے اسے پیمانہ کہتے ہیں۔ پیمانے کی مدد سے ہم نقشے پر موجود مقامات کے درمیان زمینی فاصلہ معلوم کر سکتے ہیں۔

پیمانے کی اقسام (Types of Scale)

عام طور پر پیمانے کی تین اقسام ہیں۔

3۔ کسر اعتباری پیمانہ	2۔ بیانیہ پیمانہ	1۔ خطی پیمانہ
(Fractional or Ratio Scale)	Statement scale	Linear scale

1۔ خطی پیمانہ (Linear Scale)

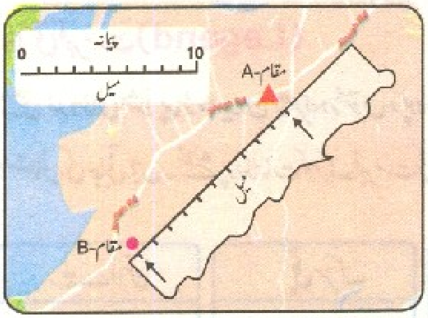

یہ پیمانہ ایک افقی خط (Line) کی صورت میں دیا جاتا ہے، جو برابر حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ یہ خط زمین پر فاصلے اور نقشے پر فاصلے کے درمیان نسبت کو ظاہر کرتا ہے۔

2۔ بیانیہ پیمانہ (Statement Scale)

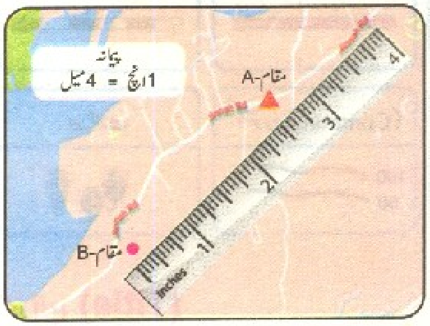

بیانیہ پیمانے میں الفاظ کے ذریعے سے فاصلوں کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر دیے ہوئے پیمانے میں 4 میل کا فاصلہ 1انچ سے ظاہر کیا گیا ہے۔

3۔ کسر اعتباری پیمانہ (Fractional or Ratio Scale)

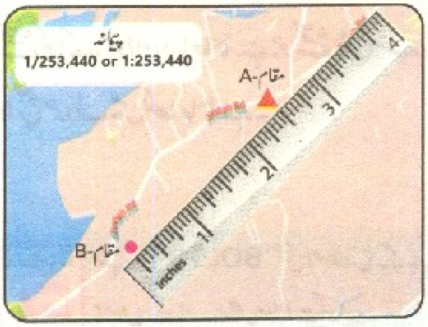

اس پیمانے میں کسر (Fraction) کا استعمال کرتے ہوئے فاصلہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس کسر کا شمار کنندہ (Numerator)، اکائی یعنی (1) ہوتا ہے، جو نقشے کے فاصلے کو ظاہر کرتا ہے۔ جب کہ کسر کا نسب نما (Denominator) زمینی فاصلے کو ظاہر کرتا ہے۔ اس پیمانے کو کسر اور نسبت دونوں میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر

$$\frac{1}{253,440} \text{ یا } 1:253,440$$

نقشوں کی اقسام (Kinds of Maps)

نقشوں کی کئی اقسام ہیں جیسے:

1۔ سیاسی نقشہ (Political Map)

2۔ سیاحتی نقشہ (Tourist Map)

3۔ موسمیاتی نقشہ (Weather Map)

4۔ مساحتی نقشہ (Topographic Map)

5۔ راستے کا نقشہ (Road Map)

1۔ سیاسی نقشہ (Political Map)

ایسے نقشے جن کی مدد سے بین الاقوامی سرحدیں، ملک، دارالحکومت اور اہم شہر وغیرہ تلاش کیے جاسکیں، سیاسی نقشے کہلاتے ہیں۔ آیئے ان نقشوں کے بارے میں تفصیل سے پڑھتے ہیں۔

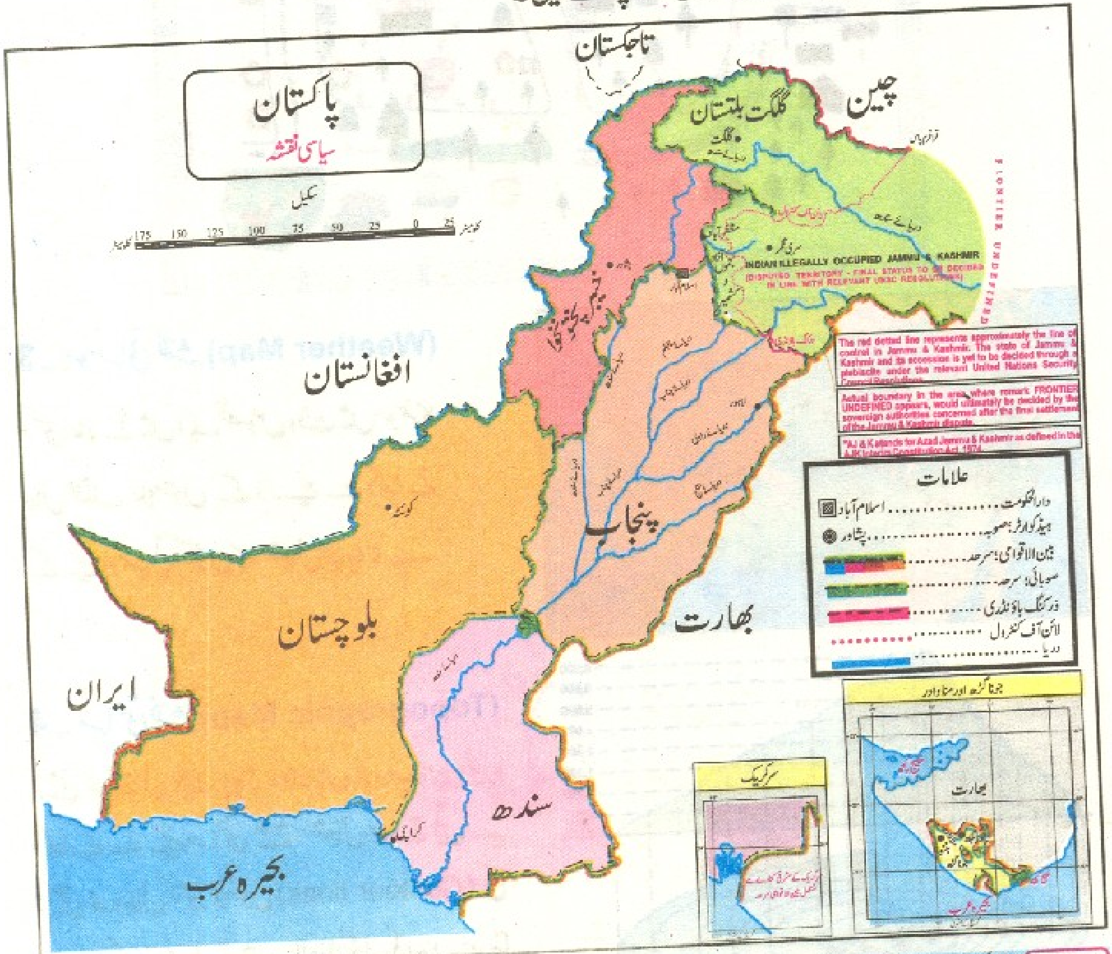

برائے اساتذہ: طلبہ کو تصاویر اور نقشوں کی مدد سے مختلف اقسام کے نقشوں کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔ طلبہ کو بتائیں کہ مختلف قسم کے نقشوں کے مقاصد اور ان کی افادیت مختلف ہوتی ہے۔

2۔ سیاحتی نقشہ(Tourist Map)

سیاحتی نقشے سیاحوں کے لیے بنائے جاتے ہیں تا کہ وہ کسی جگہ کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر سکیں۔ایسے نقشوں میں کسی سیاحتی مقام کی مکمل تفصیل بتائی جاتی ہے، جیسے اس جگہ کی تصاویر، اہم مقامات کی نشان دہی اور اہم سڑکیں، وغیرہ۔

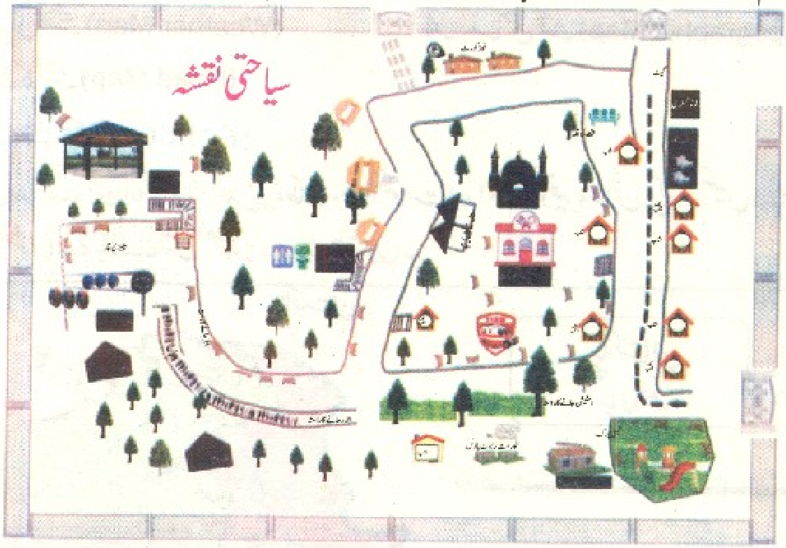

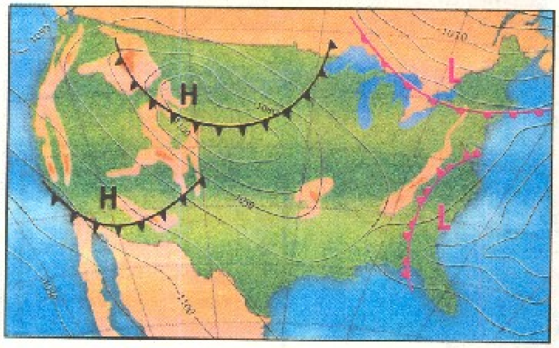

3۔ موسمیاتی نقشہ(Weather Map)

کسی علاقے میں ایک مخصوص وقت میں موسم کا حال مختلف علامتوں کے ذریعے سے دکھانے کے لیے موسمیاتی نقشوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔

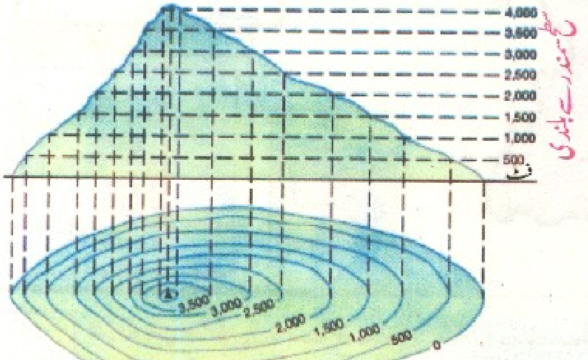

4۔ مساحتی نقشہ(Topographic Map)

زمینی خدوخال جیسے پہاڑ، وادیاں اور میدان وغیرہ دکھانے کے لیے مساحتی نقشے استعمال ہوتے ہیں۔یہ زمینی خدوخال کنٹور لائنوں (Contour lines) کی مدد سے دکھائے جاتے ہیں۔ان لائنوں کی مدد سے پتا چلتا ہے کہ کوئی جگہ کتنی بلندی پر واقع ہے۔

4۔ راستے کا نقشہ (Road Map)

راستے کے نقشے میں اہم جگہیں جیسے ہائی ویز (Highways)، سڑکیں (Roads) اور ریلوے لائنیں (Railway Lines) وغیرہ دکھائی جاتی ہیں۔

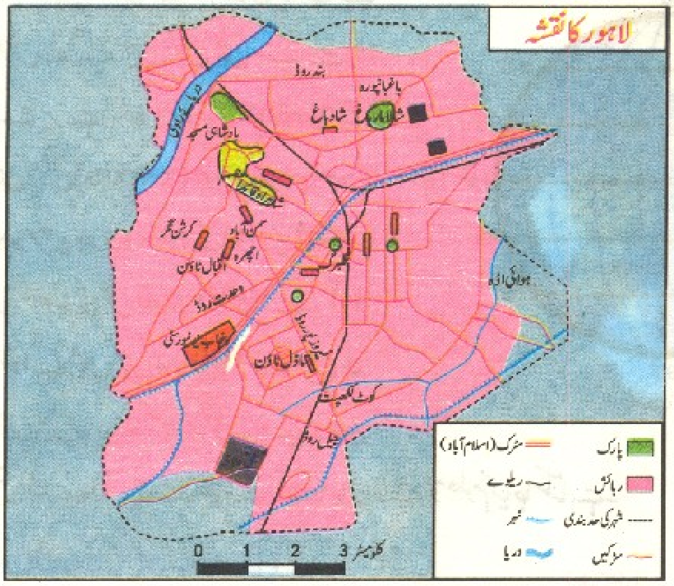

خطوطِ عرض بلد اور خطوطِ طول بلد (Lines of Latitude and Lines of Longitude)

نقشے یا گلوب پر افقی اور متوازی لائنوں کے جال کو گرِڈ (Grid) کہتے ہیں۔ یہ فرضی خطوط ہوتے ہیں، جنھیں خطوطِ عرض بلد اور خطوطِ طول بلد (Lines of Latitude and Lines of Longitude) کہتے ہیں۔ ان خطوط کی مدد سے پتا چلتا ہے کہ کوئی علاقہ یا مقام گلوب یا نقشے پر کس جگہ واقع ہے۔

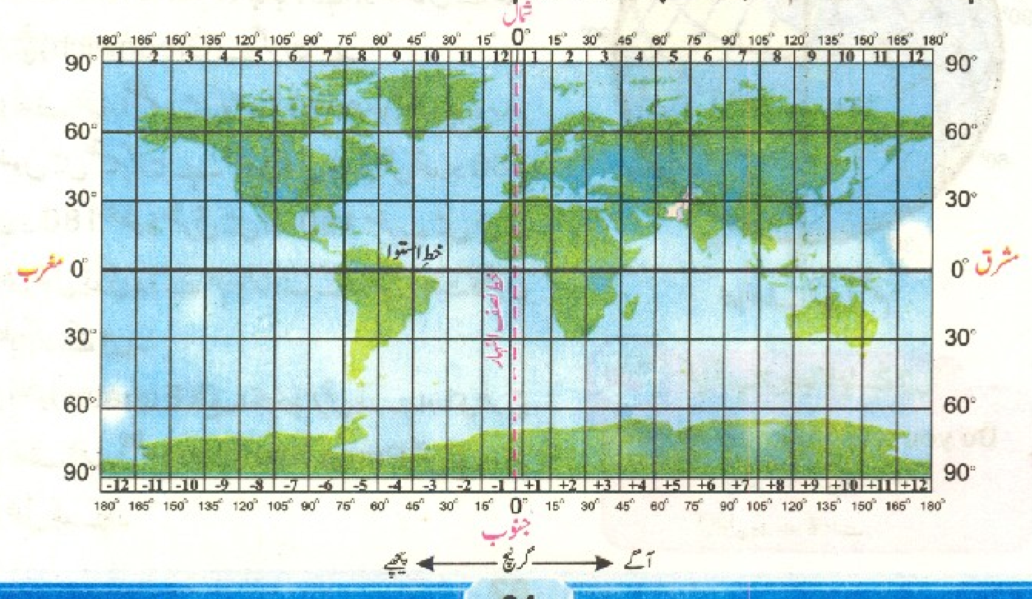

خطوطِ عرض بلد (Lines of Latitude)

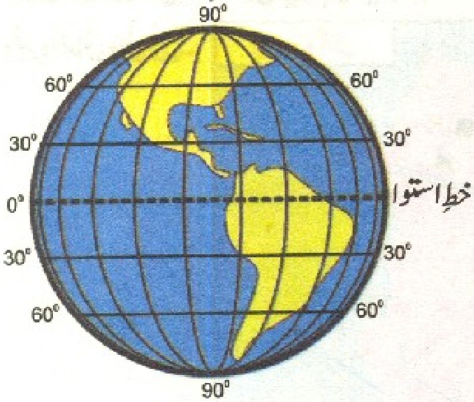

وہ فرضی خطوط جو گلوب یا نقشے پر مشرق سے مغرب کی جانب کھینچے جائیں، انھیں خطوطِ عرض بلد کہتے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا خطِ عرض بلد جو صفر درجے پر ہے، "خطِ استوا" (Equator) کہلاتا ہے۔ یہ خط زمین کو افقی (x-axis) طور پر دو برابر حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ خطوطِ عرض بلد خطِ استوا کے متوازی شمالاً جنوباً پائے جاتے ہیں۔ ان خطوط کی کل تعداد 180 ہے۔ 90 خطوطِ عرض بلد خطِ استوا کے شمال میں اور 90 خطوطِ عرض بلد خطِ استوا کے جنوب میں ہیں۔ یہ خط کسی نہ کسی زاویے کو ظاہر کرتے ہیں۔ خطوطِ عرض بلد کے ذریعے سے مقامات کے درمیان فاصلے کو معلوم کیا جا سکتا ہے۔

خطوطِ طول بلد (Lines of Longitude)

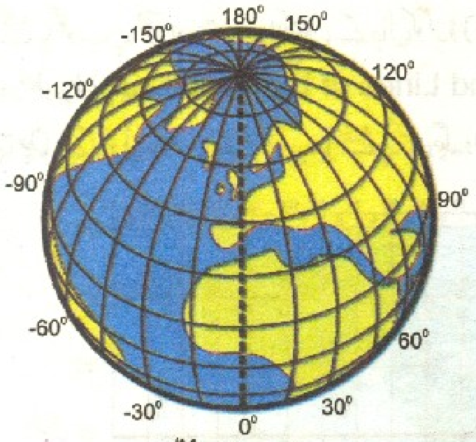

وہ فرضی خطوط جو گلوب یا نقشے پر شمال سے جنوب کی جانب کھینچے جائیں، انھیں خطوطِ طول بلد (Lines of Longitude) کہتے ہیں۔ خطوطِ طول بلد میں 0° کے خط کو "نصف النہار اعظم" (Prime Meridian) کہا جاتا ہے، جو انگلستان کے مقام گرینچ (Greenwich) سے گزرتا ہے۔

خطِ نصف النہار اعظم زمین کو عمودی (y-axis) طور پر دو برابر حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ خطوطِ طول بلد کی کل تعداد 360 ہے۔ 180 خطوط مشرق میں اور 180 مغرب میں ہیں۔ خطوطِ طول بلد کی مدد سے ہم دو ممالک کے درمیان وقت کا فرق معلوم کر سکتے ہیں۔

خطِ استوا (Equator) ایک اہم خطِ عرض بلد ہے اور اسی طرح خطِ نصف النہار اعظم (Prime Meridian) بھی ایک اہم خطِ طول بلد ہے۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟

Do you want to know more?

عرض بلد = قریباً 111 کلومیٹر

1 طول بلد = 4 منٹ

اہم خطوطِ عرض بلد (Important Lines of Latitude)

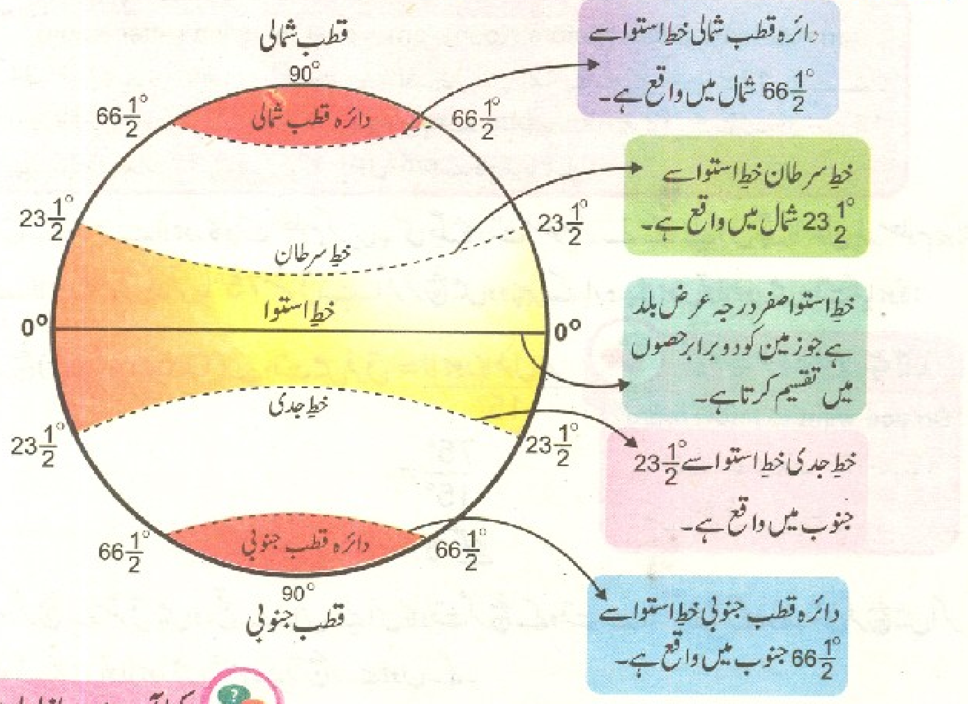

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟

Do you want to know more?

زمین ایک گھنٹے میں 15 درجے طول بلد سورج کے سامنے سے گزرتی ہے۔ اس طرح 24 گھنٹوں میں 360° طول بلد پورے کرتے ہوئے زمین اپنی ایک گردش مکمل کر لیتی ہے۔ ہر ایک ٹائم زون 15 درجے طول بلد پر مشتمل ہے۔ چوں کہ طول بلد کی تعداد 360 ہے۔ اس طرح 24 ٹائم زون بنتے ہیں۔

$$\frac{360°}{15°} = 24$$

ٹائم زونز (Time Zones)

1884ء میں بین الاقوامی کانفرنس میں گرینچ (Greenwich) کے مقام سے گزرنے والے خطِ نصف النہار اعظم (Prime Meridian) کو 0° کا خط مانا گیا ہے۔ اس جگہ کے وقت (Greenwich Mean Time GMT) کو معیاری مان لیا گیا اور 24 ٹائم زون بنائے گئے جو دن کے 24 گھنٹوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ 12 ٹائم زونز گرینچ (Greenwich) کے مشرق میں ہیں اور 12 گرینچ کے مغرب میں ہیں۔ اس مقام سے مشرق کی جانب جاتے ہوئے ہر ایک ٹائم زون میں واقع مقامات کا وقت ایک گھنٹا آگے ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح مغرب کی جانب جاتے ہوئے ہر ایک ٹائم زون میں واقع مقامات کا وقت ایک گھنٹا پیچھے ہوتا چلا جاتا ہے۔ دیے ہوئے نقشے (صفحہ 61) میں دیکھیں۔ پاکستان قریباً (GMT)5+ ٹائم زون میں واقع ہے، اس لیے یہاں کا وقت گرینچ کے مقام سے قریباً 5 گھنٹے آگے ہوتا ہے۔ اگر گرینچ میں صبح کے 11 بج رہے ہوں گے تو پاکستان میں شام کے قریباً 4 بج رہے ہوں گے۔ وقت کے لحاظ سے دنیا کو پندرہ پندرہ درجے طول بلد کی پٹیوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ انھیں ٹائم زونز کہا جاتا ہے۔

Do you want to know more? کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟

am = ante meridian (Before Noon), pm = post meridian (After Noon)

24 گھنٹوں کا ایک دن دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ am سے مراد دو پہر 12 بجے سے پہلے، لیکن رات 12 بجے سے لے کر دو پہر 12 بجے تک کے 12 گھنٹوں کو am سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ pm سے مراد دو پہر 12 بجے کے بعد، یعنی دو پہر 12 بجے کے بعد سے رات 12 بجے تک کے 12 گھنٹوں کو pm سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

آیئے! گرینچ کے مقام سے لاہور کا وقت معلوم کریں۔ کسی جگہ کا وقت معلوم کرنے کے لیے اس جگہ کا طول بلد معلوم ہونا ضروری ہے۔ لاہور کا طول بلد قریباً °75 مشرق ہے۔ اگر گرینچ میں دو پہر کے بارہ بجے ہوں تو لاہور میں وقت کیا ہوگا:

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟

Do you want to know more?

پاکستان کا معیاری وقت °75 (درجے) طول بلد مشرقی سے لیا جاتا ہے۔

لاہور اور گرینچ (Greenwich) کے وقت میں فرق = $\frac{\text{لاہور کا طول بلد}}{15^\circ}$

$= \frac{75^\circ}{15^\circ}$

= 5 گھنٹے

چوں کہ لاہور گرینچ کے مشرق میں واقع ہے۔ اس لیے اس کا وقت گرینچ کے وقت سے 5 گھنٹے آگے ہوگا۔ یعنی گرینچ میں اگر دو پہر کے 12 بجے ہیں تو لاہور میں شام کے 5 بج رہے ہوں گے۔

17:00 = 5 + 12:00 یعنی 5:00 بجے شام

میں نے سیکھا! (I have learnt!)

- زمین یا زمین کے کسی حصے کو ایک ہموار سطح یا کاغذ پر ظاہر کرنے کو نقشہ (Map) کہتے ہیں۔ حدود، سمتیں، علامتی فہرست، عنوان اور پیمانہ کسی نقشے کے عناصر کہلاتے ہیں۔
- نقشوں کی کئی اقسام ہیں: جیسے راستے کا نقشہ، موسمیاتی نقشہ، مساحتی نقشہ، سیاحتی نقشہ، سیاسی نقشہ وغیرہ۔
- خطوطِ عرض بلد اور خطوطِ طول بلد کی مدد سے پتا چلتا ہے کہ کوئی مقام یا علاقہ کس جگہ پر واقع ہے۔
- دنیا 24 ٹائم زونز (Time Zones) میں تقسیم ہے۔

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

1۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

(i) خطوطِ عرض بلد کسے کہتے ہیں؟ یہ تعداد میں کتنے ہیں؟

(ii) خطوطِ طول بلد سے کیا مراد ہے؟ ان کی تعداد لکھیں۔

(iii) خطِ استوا اور خطِ نصف النہار اعظم سے کیا مراد ہے؟

2۔ دیے ہوئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

(i) مساحتی اور راستے کے نقشے میں فرق واضح کریں۔

(ii) نقشے پر پیمانہ کیوں استعمال کیا جاتا ہے؟ پیمانے کی اقسام کے بارے میں لکھیں۔

3۔ دیے ہوئے نقشوں کو دیکھتے ہوئے لکھیں کہ یہ نقشوں کی کون سی اقسام ہیں۔

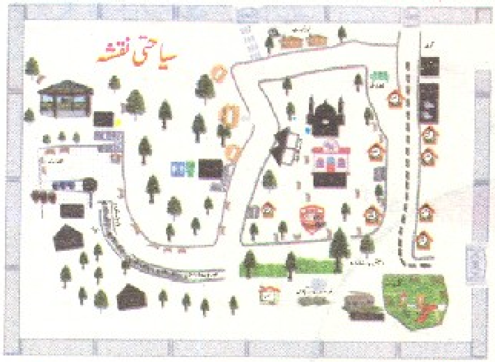

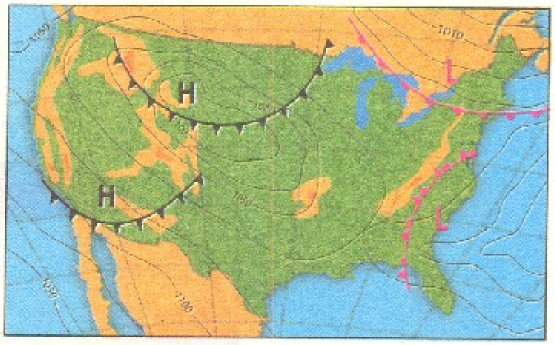

4۔ نقشے کے عناصر کا استعمال کرتے ہوئے نقشہ مکمل کریں۔

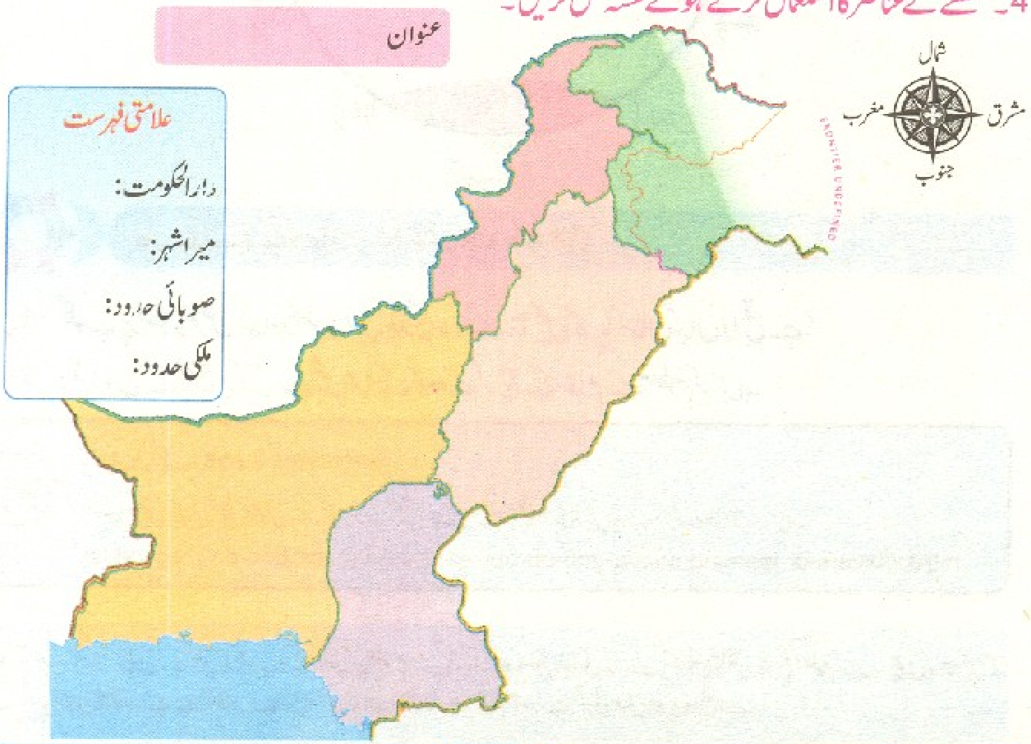

i پاکستان کے شمال، جنوب، مشرق اور مغرب میں کون سے ممالک اور سمندر واقع ہیں؟ دی ہوئی جگہ میں لکھیں۔

ii پاکستان کا دارالحکومت کہاں واقع ہے؟ نقشے پر (*) کی علامت استعمال کرتے ہوئے بتائیں۔

iii اپنے شہر کو (.) ڈاٹ کی مدد سے ظاہر کریں۔

iv صوبائی حدود کو ڈاٹ لائنوں (-----) کی مدد سے ظاہر کریں۔

v علامتی فہرست مکمل کریں۔

5۔ دی ہوئی تصویر میں اہم خطوطِ عرض بلد کے نام لکھیں۔

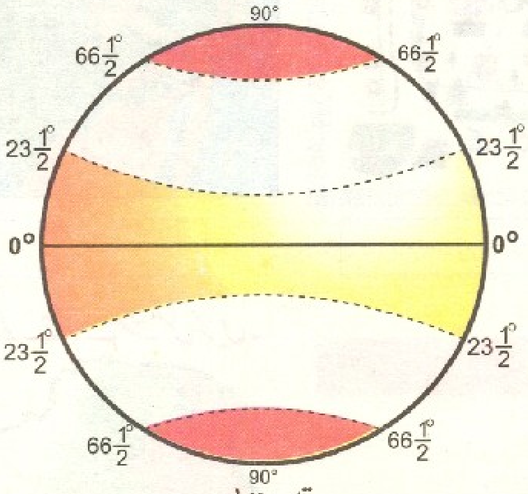

ہمارے کرنے کے کام (Work for us to do)

سرگرمی 1: گلوب پر خطوطِ عرض بلد اور خطوطِ طول بلد کی مدد سے بتائیں کہ پاکستان کہاں واقع ہے؟

سرگرمی 2: ٹائم زون کے نقشے پر کوئی سے تین ممالک کا وقت گرینچ کے مقام سے معلوم کریں۔

انٹرنیٹ لنک (Internet Link)

خطوطِ عرض بلد اور خطوطِ طول بلد کے بارے میں جاننے کے لیے درج ذیل ویب سائٹ ملاحظہ کریں۔

https://layers-of-learning.com/a-grid-on-our-earth-an-exploration-on-map-grids/

برائے اساتذہ

سرگرمی 1: بچوں سے کہیں کہ گلوب دیکھتے ہوئے خطوطِ عرض بلد اور خطوطِ طول بلد کی مدد سے پاکستان کا محلِ وقوع معلوم کریں۔ بچوں کو بتائیں کہ پاکستان 24 درجے سے 37 درجے شمالی عرض بلد اور 61 درجے سے 77 درجے مشرقی طول بلد پر واقع ہے۔

پاکستان کے طبعی خدوخال
(Physical Features of Pakistan)

حاصلاتِ تعلّم (Students' Learning Outcomes)

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- پاکستان کے اہم طبعی خطوں (Physical Regions) کی شناخت کر سکیں۔
- پاکستان کے ہر طبعی خطے کی نمایاں خصوصیات بیان کر سکیں۔
- پاکستان کے مختلف طبعی خطوں میں رہنے والے لوگوں کی زندگیوں کا موازنہ کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو ہر قسم کے طبعی خدوخال سے نوازا ہے۔ یہاں بلند و بالا پہاڑی سلسلے، خوب صورت وادیاں، زرخیز میدان، وسیع صحرا اور معدنیات کی دولت سے مالا مال سطوح مرتفع موجود ہیں۔ اس کے علاوہ تازہ پانی کے چشمے، آبشاریں، جھیلیں اور دریا پاکستان کی دل کشی میں اضافہ کرتے ہیں۔ اس کے گہرے سمندر اور خوب صورت ساحل دیکھنے والوں پر سحر طاری کرتے ہیں۔

خطّہ (Region)

ایسے علاقے جن کی سطح زمین، آب و ہوا، نباتات، انسانوں کے رہن سہن کے طریقے وغیرہ قریباً ایک جیسے یا ملتے جلتے ہوں، جغرافیائی لحاظ سے ایک خطّہ کہلاتے ہیں۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- پاکستان کا پہاڑی علاقہ کہاں واقع ہے؟ ______________________
- پاکستان کے اہم صحراؤں کے نام لکھیں۔

آیئے! پاکستان کے مختلف طبعی خطوں کے بارے میں پڑھتے ہیں۔

پہاڑی سلسلے (Mountain Ranges)

پاکستان کے انتہائی شمال میں پہاڑوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

پاکستان کا یہ پہاڑی سلسلہ تین بڑے حصوں پر مشتمل ہے:

1۔ شمالی پہاڑی سلسلہ
2۔ شمالی مغربی پہاڑی سلسلہ
3۔ مغربی پہاڑی سلسلہ

> **کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟**
> **Do you want to know more?**
> 1954 میں اٹلی کے چند مہم جوؤں اور کوہ پیماؤں نے آرڈیٹو ڈیسیو (Ardito Desio) کی راہنمائی میں ایک پہاڑ کی چوٹی سر کی موسم کی شدت اور پہاڑ کی ڈھلوان سطح کے باعث اس چوٹی کو سر کرنا انتہائی مشکل کام تھا لیکن ان کوہ پیماؤں نے اسے ممکن کر دکھایا۔ یہ پاکستان میں واقع پہاڑ کے۔ٹو کی چوٹی تھی جو دنیا بھر میں دوسری بلند ترین چوٹی ہے۔

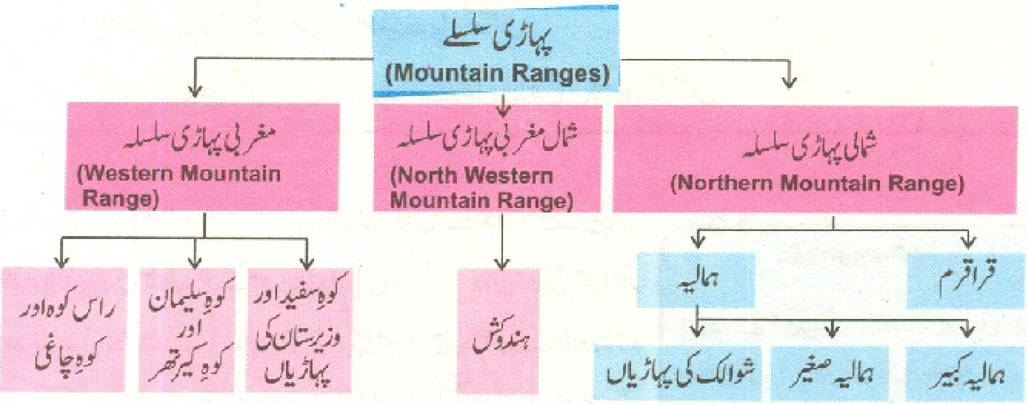

1۔ شمالی پہاڑی سلسلہ (Northern Mountain Range)

شمالی پہاڑی سلسلے میں قراقرم اور ہمالیہ کے پہاڑی سلسلے شامل ہیں۔ ان سلسلوں میں موجود اکثر پہاڑ برف پوش رہتے ہیں۔

کوہِ قراقرم (Karakoram Mountain)

قراقرم کا پہاڑی سلسلہ پاکستان کے شمال میں گلگت سے سکردو تک پھیلا ہوا ہے۔ کے۔ٹو (k-2) اسی سلسلہ کی بلند ترین چوٹی ہے۔ کے۔ٹو کو گوڈون آسٹن (Godwin Austin) بھی کہتے ہیں، کیوں کہ اس کے پہلے سروئیر (Surveyor) کا نام گوڈون آسٹن تھا۔ اس کی اونچائی 8,611 میٹر ہے۔ اس پہاڑی سلسلے میں سیاچن (Siachin)، بالتورو (Baltoro) اور بیافو (Biafo) جیسے گلیشیئرز پائے جاتے ہیں۔ پاکستان کو چین سے ملانے والی شاہراہ ریشم اسی پہاڑی سلسلے میں سے گزرتی ہے۔ ہنزہ، گلگت اور سکردو اسی پہاڑی سلسلے میں واقع ہیں۔

> **برائے اساتذہ**
> طلبہ کو بتائیں کہ طبعی خطہ پہاڑی، میدانی، صحرائی اور دیگر علاقوں اور مشتمل ہوتا ہے۔ انھیں بتائیں کہ زمین کی سطح سے بلند اور اطراف سے ڈھلوان جگہ کو پہاڑ کہتے ہیں۔ سطح مرتفع ہموار اور اطراف سے ڈھلوان ہوتی ہے، جب کہ اس کی سطح زمین سے بلند ہوتی ہے۔ ہموار اور کم ڈھلوان سطح میدانی علاقہ ہوتا ہے۔ صحرا ریت کے ٹیلوں پر مشتمل ہوتا ہے، جہاں انتہائی کم بارش ہوتی ہے۔ سمندر سے قریبی علاقہ ساحلی علاقہ کہلاتا ہے۔

کوہِ ہمالیہ (Himalayas Mountain)

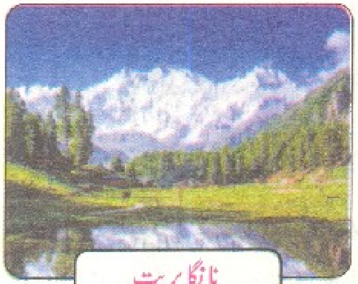

نانگا پربت

قراقرم کے جنوب میں ہمالیہ کا پہاڑی سلسلہ پایا جاتا ہے۔اس کی بلند ترین چوٹی نانگا پربت ہے۔نانگا پربت کی اونچائی 8,126 میٹر ہے۔یہ چوٹی گلگت بلتستان کے ضلع دیامیر میں واقع ہے۔ ہمالیہ کے پہاڑی سلسلے ہمالیہ کبیر (Great Himalayas)، ہمالیہ صغیر (Lesser Himalayas) اور شوالک کی پہاڑیوں (Siwalik Hills) پر مشتمل ہیں۔مری، نتھیا گلی، ایوبیہ اور کاغان کی وادیاں اس پہاڑی سلسلے کے دامن میں پائی جاتی ہیں۔

ہمالیہ کبیر (Great Himalayas)

ہمالیہ کبیر سوات، کوہستان اور گلگت بلتستان کے بلند پہاڑی سلسلوں پر مشتمل ہے۔اس پہاڑی سلسلے کی اوسط بلندی قریباً 5500 میٹر سے زائد ہے۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?
شمالی، شمال مغربی اور مغربی پہاڑی سلسلے سطح مرتفع پامیر پر آکر ملتے ہیں۔اس جگہ کو پامیر کی گرہ (Pamir Knot) کہتے ہیں۔

ہمالیہ صغیر (Lesser Himalayas)

ہمالیہ صغیر آزاد کشمیر اور پیر پنجال کے پہاڑی سلسلوں پر مشتمل ہے۔اس پہاڑی سلسلے کی اوسط بلندی قریباً 4,000 میٹر ہے۔

شوالک کی پہاڑیاں (Siwalik Hills)

ان پہاڑیوں میں اسلام آباد، ایبٹ آباد اور ہزارہ کی کم بلند پہاڑیاں شامل ہیں۔ان کی اوسط بلندی قریباً 1000 میٹر ہے۔

2۔ شمالی مغربی پہاڑی سلسلہ (North Western Mountain Range)

اس پہاڑی سلسلے میں ہندوکش کا پہاڑی سلسلہ شامل ہے۔

کوہِ ہندوکش (Hindu kuch Mountain)

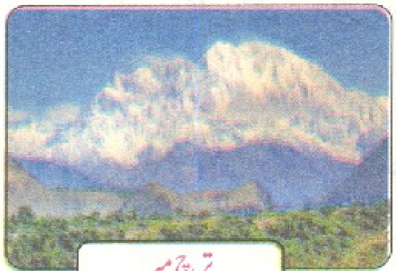

ترچ میر

ہندوکش کا پہاڑی سلسلہ پاکستان کے شمال مغربی حصے میں افغانستان کی سرحد کے ساتھ ساتھ پھیلا ہوا ہے۔اس سلسلے کی بلند ترین چوٹی ترچ میر ہے جس کی بلندی 7,690 میٹر ہے۔اس پہاڑی سلسلے میں چترال، سوات اور مالاکنڈ کے علاقے شامل ہیں۔یہ سلسلہ دریائے کابل تک جاتا ہے۔

برائے اساتذہ: بچوں کو پاکستان کا طبعی نقشہ دکھاتے ہوئے اس کے طبعی خطوں کے محلِ وقوع کے بارے میں بتائیں۔نیز بتائیں کہ خیبر پختونخوا کا زیادہ تر حصہ پہاڑی سلسلوں پر مشتمل ہے۔پنجاب اور سندھ میدانی علاقوں پر مشتمل صوبے ہیں اور بلوچستان کا زیادہ تر حصہ سطح مرتفع ہے۔

3۔ مغربی پہاڑی سلسلہ (Western Mountain Range)

مغربی پہاڑی سلسلے میں درج ذیل پہاڑ شامل ہیں:

کوہِ سفید اور وزیرستان کی پہاڑیاں (Koh-e-Sufaid and Waziristan Hills)

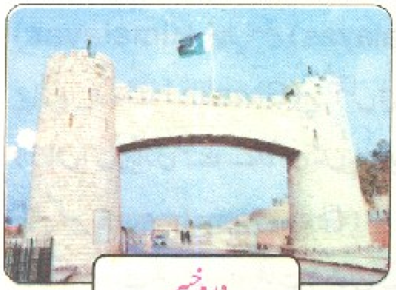

درہ خیبر

کوہِ سفید ہندوکش کے جنوب میں دریائے کابل اور دریائے کُرم کے درمیان میں واقع ہے۔ یہ پہاڑی سلسلہ افغانستان کی سرحد کے ساتھ ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ درہ خیبر اس پہاڑی سلسلے کا اہم درہ ہے جو پشاور کو کابل سے ملاتا ہے۔ کوہِ سفید کے جنوب میں وزیرستان کی پہاڑیاں واقع ہیں۔ یہ پہاڑی سلسلہ دریائے کُرم اور دریائے گومل کے درمیان واقع ہے۔ یہاں کے اہم دروں میں درہ کُرم، درہ ٹوچی، درہ گومل اور درہ بولان شامل ہیں۔

کوہِ سلیمان اور کوہِ کیرتھر (Koh-e-Sulaiman and Kirthar Mountain)

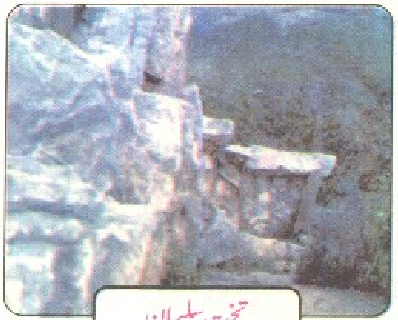

تختِ سلیمان

کوہِ سلیمان دریائے گومل کے جنوب میں واقع ہے۔ یہ پہاڑی سلسلہ بلوچستان اور پنجاب کے درمیان واقع ہے۔ اس سلسلے کی بلند ترین چوٹی تختِ سلیمان ہے۔ یہاں کے اہم درے کا نام درہ بولان ہے۔

کوہِ کیرتھر، کوہِ سلیمان کے جنوب میں بلوچستان اور سندھ کے درمیان میں واقع ہے۔ کوہِ کیرتھر کے مغرب میں مکران اور پَب کے پہاڑی سلسلے واقع ہیں۔

راس کوہ اور کوہِ چاغی (Raskoh and Chaghai Hills)

صوبہ بلوچستان کے مغربی حصے میں راس کوہ اور کوہِ چاغی واقع ہیں۔ کوہِ چاغی پاکستان اور افغانستان کی سرحد پر واقع ہے۔

سطوح مرتفع (Plateaus)

پاکستان کی سرزمین دو سطح مرتفع پر مشتمل ہے۔ سطح مرتفع کا یہ علاقہ کوئلے، گیس، گندھک اور ایلومینیئم جیسی معدنیات سے مالا مال ہے۔

سطوح مرتفع
- سطح مرتفع پوٹھوار
- سطح مرتفع بلوچستان

1۔ سطح مرتفع پوٹھوار (Pothwar Plateau)

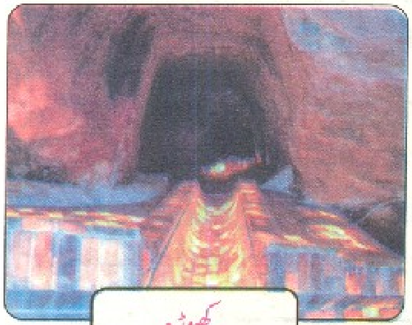

کھیوڑہ

سطح مرتفع پوٹھوار دریائے سندھ اور دریائے جہلم کے درمیان واقع ہے۔ اس سطح مرتفع میں جہلم، چکوال، اٹک اور راولپنڈی کے اضلاع شامل ہیں۔ بارشوں اور برساتی نالوں کی وجہ سے پوٹھوار کی سطح زمین کٹی پھٹی، پتھریلی اور بنجر جو کہ کاشت کاری کے لیے موزوں نہیں۔ صرف اُن علاقوں میں کھیتی باڑی ہوتی ہے جو دریاؤں کے قریب واقع ہیں۔ البتہ یہ علاقہ مختلف قسم کی معدنیات جیسے چونے کا پتھر، کوئلے، نمک اور معدنی تیل وغیرہ کے ذخائر سے مالا مال ہے۔ اس سطح مرتفع کے جنوب میں کوہستان نمک موجود ہے جہاں دنیا کی دوسری بڑی نمک کی کان ''کھیوڑہ'' واقع ہے۔

یہاں کے مشہور دریاؤں میں دریائے ہارو اور دریائے سواں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں کئی موسمی ندیاں بھی بہتی ہیں۔ وادیِ سون سکیسر اور کلر کہار بھی اسی سطح مرتفع میں پائی جاتی ہیں۔

2۔ سطح مرتفع بلوچستان (Balochistan Plateau)

سطح مرتفع بلوچستان کوہِ کیرتھر اور کوہِ سلیمان کے مغرب میں واقع ہے۔ یہ علاقہ زیادہ تر خشک اور بنجر پہاڑیوں پر مشتمل ہے۔ سنٹرل مکران رینج (Central Makran Range)، سیہان رینج (Sehan Range) اور ٹوبہ کاکڑ رینج (Toba Kakar Range)، سطح مرتفع بلوچستان کے اہم پہاڑی سلسلے ہیں۔ معدنی اعتبار سے یہ علاقہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ قدرتی گیس، گندھک، تانبا اور کوئلہ یہاں کی اہم معدنیات ہیں۔ یہاں کی آب و ہوا شدید اور خشک ہے۔ خشک آب و ہوا اور کم بارش کے باعث یہ علاقہ صحرائی خصوصیات کا حامل ہے۔ البتہ جن علاقوں میں پانی دستیاب ہے وہاں پھلوں کے باغات (سیب، آڑو، انگور اور انار وغیرہ) پائے جاتے ہیں۔ ان باغات کو ''زیرِ زمین (نالیوں) کی مدد سے سیراب کیا جاتا ہے۔ یہاں کے اہم دریاؤں میں ژوب، پورالی، ہنگول، حب اور دشت شامل ہیں۔

میدانی علاقے (Plain Areas)

پاکستان کا میدانی علاقہ انتہائی زرخیز ہے۔ اس خطے کا موسم، پانی اور مٹی کاشت کاری کے لیے نہایت موزوں ہے۔ پاکستان کا میدانی علاقہ دو حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

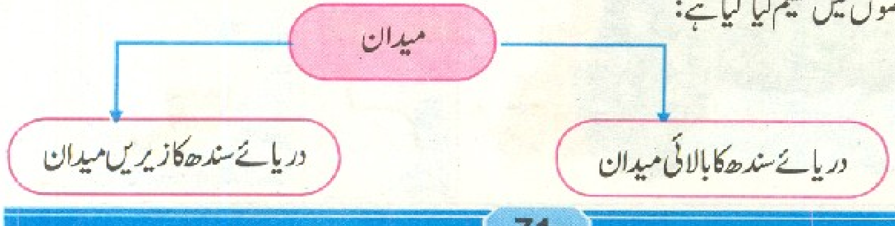

1۔ دریائے سندھ کا بالائی میدان (Upper Indus Plain)

دریائے سندھ کا بالائی میدان صوبہ پنجاب کے زیادہ تر حصّے پر مشتمل ہے۔ یہ علاقہ سطح مرتفع پوٹھوار سے شروع ہو کر کوٹ مٹھن تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ خطّہ پانچ دریاؤں کی سرزمین بھی کہلاتا ہے۔ یہ میدان دریاؤں کی لائی ہوئی نرم اور زرخیز مٹی سے بنا ہے۔ ان دریاؤں میں دریائے سندھ، دریائے جہلم، دریائے چناب، دریائے راوی اور دریائے ستلج شامل ہیں۔ بعض مقامات پر ان دریاؤں سے نہریں بھی نکالی گئی ہیں۔ نہروں کے اس جال کی وجہ سے اس علاقے میں فصلوں کو آسانی سے پانی دستیاب ہو جاتا ہے۔

2۔ دریائے سندھ کا زیریں میدان (Lower Indus Plain)

صوبہ پنجاب کا جنوبی حصّہ اور صوبہ سندھ کا زیادہ تر حصّہ مل کر دریائے سندھ کا زیریں میدان کہلاتا ہے۔ یہ علاقہ کوٹ مٹھن سے شروع ہو کر بحیرہ عرب تک پھیلا ہوا ہے۔ کوٹ مٹھن کے مقام پر دریائے سندھ کے معاون دریا (دریائے جہلم، دریائے چناب، دریائے ستلج اور دریائے راوی) دریائے سندھ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح دریائے سندھ اکیلا ہی کوٹ مٹھن سے بحیرہ عرب تک بہتا ہے۔ یہ میدان بھی انتہائی زرخیز ہے، جسے دریائے سندھ اور اس سے نکالی گئی نہریں سیراب کرتی ہیں۔ اس میدان کا مشرقی حصّہ صحرا پر مشتمل ہے۔

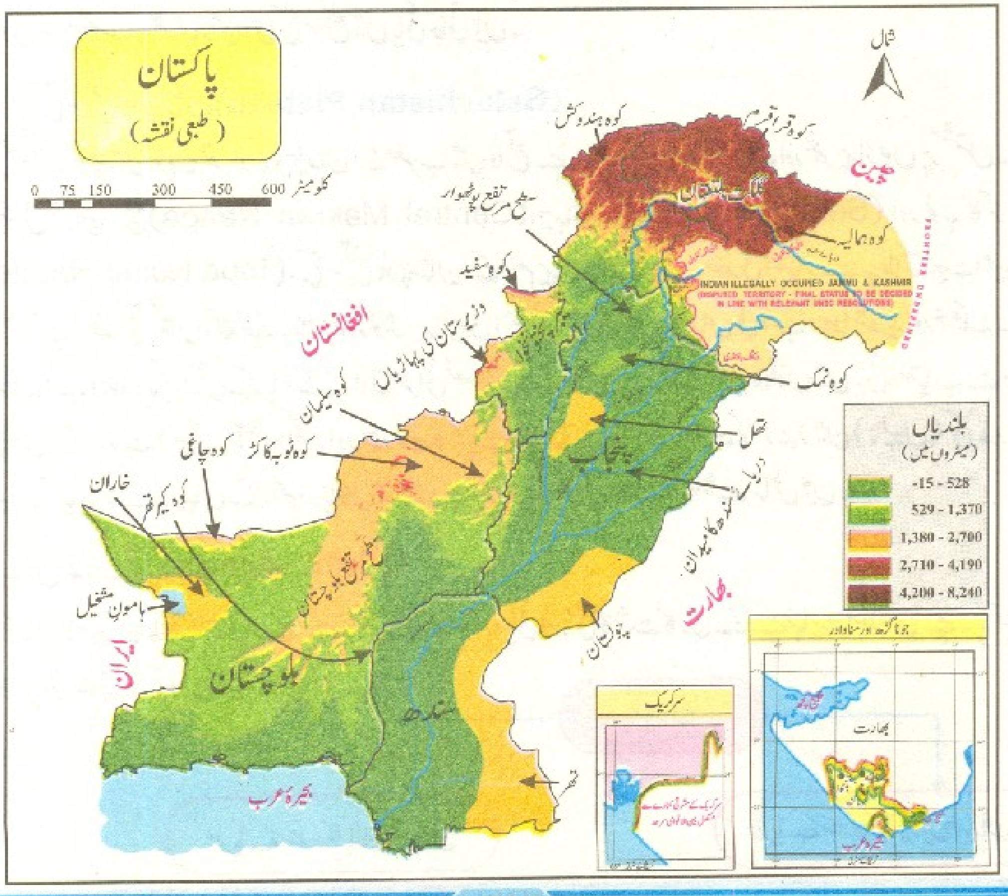

صحرائی علاقے (Desert Areas)

پاکستان کے صحرائی علاقے انتہائی ریتیلے اور گرم ہیں۔ پاکستان کے بڑے بڑے صحرا یہ ہیں:

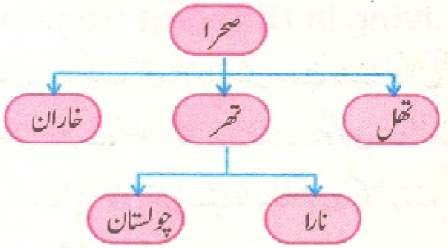

1۔ تھل (Thal)

تھل کا ریگستان پنجاب میں دریائے سندھ اور دریائے جہلم کے درمیان میں واقع ہے۔ یہ صحرا خوشاب، بھکر، لیہ، میانوالی اور مظفر گڑھ کے اضلاع میں واقع ہے۔

2۔ تھر (Thar)

تھر کا ریگستان سندھ کے مشرقی اور جنوب مشرقی حصے پر مشتمل ہے۔ یہ پاکستان کا سب سے بڑا صحرا ہے۔ سندھ کے علاوہ اس کا کچھ حصہ مشرقی پنجاب میں بھی پایا جاتا ہے۔ سندھ میں جو حصہ پایا جاتا ہے وہ ''صحرائے نارا'' (Nara Desert) کہلاتا ہے۔ یہ حصہ گھوٹکی، سانگھڑ، میرپور خاص اور تھرپارکر کے علاقوں پر مشتمل ہے اور پنجاب میں تھر کا جو حصہ ہے اسے ''چولستان'' (Cholistan Desert) کہتے ہیں۔ پنجاب میں یہ صحرا بہاول نگر، بہاول پور اور رحیم یار خان کے علاقوں پر مشتمل ہے۔

3۔ خاران (Kharan)

خاران کا صحرا زیادہ تر بلوچستان کے ضلع خاران میں واقع ہے، جو بلوچستان کے مغربی حصے پر مشتمل ہے۔ اس صحرا کے ارد گرد پہاڑیاں واقع ہیں۔ یہاں کا موسم انتہائی خشک ہے۔ اس صحرا میں کانٹے دار جھاڑیاں اور پودے نظر آتے ہیں۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟

Do you want to know more?

کوہ چاغی اور سیہان کے درمیان میں ایک وسیع صحرا (خاران) واقع ہے۔ اس صحرا میں نمکین پانی کی ایک جھیل واقع ہے جسے ہامون مشخیل کہا جاتا ہے۔

ساحلی علاقے (Coastal Areas)

گوادر کی بندرگاہ

بحیرہ عرب کے کنارے سندھ اور بلوچستان کا ساحلی علاقہ واقع ہے۔ جس کی لمبائی قریباً 1058 کلومیٹر ہے۔ اس ساحلی علاقے میں تفریحی مقامات اور بندرگاہیں واقع ہیں۔ کراچی پورٹ، پورٹ قاسم اور کیٹی بندر سندھ کے ساحلی علاقے پر واقع ہیں۔ کراچی پورٹ پاکستان کی سب سے بڑی اور مصروف ترین بندرگاہ ہے۔ بلوچستان کا ساحلی علاقہ، گوادر، پسنی اور جیوانی کی بندرگاہوں پر مشتمل ہے۔ گوادر کی بندرگاہ مستقبل میں پاکستان کی معاشی سرگرمیوں کا اہم مرکز ہوگی۔ یہ بندرگاہ ''چین پاکستان اقتصادی راہداری'' یعنی سی پیک (CPEC) کا اہم حصہ ہے۔ یہ چین اور پاکستان کے درمیان تجارت کو فروغ دینے کا ایک منصوبہ ہے۔

مختلف خطوں میں آباد لوگوں کا طرزِ زندگی
(Lifestyle of the People Living in Different Regions)

کرتے ہیں کچھ نیا!

Let's do something new!

اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر چارٹ پر پاکستان کے نقشے کا خاکہ بنائیں۔ اس میں مختلف رنگوں کا استعمال کرتے ہوئے پاکستان کے طبعی خطے دکھائیں، جیسے پہاڑی سلسلہ دکھانے کے لیے بھورا رنگ استعمال کریں۔ میدانی علاقے کے لیے سبز رنگ، سطحِ مرتفع کے لیے پیلا رنگ، صحرائی علاقے کے لیے نارنجی رنگ اور ساحلی علاقہ دکھانے کے لیے نیلا رنگ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

پاکستان کے مختلف طبعی خِطوں میں رہنے والے لوگوں کی زندگیاں دوسرے خطوں میں رہنے والے لوگوں سے مختلف ہیں۔ آیئے! پاکستان میں رہنے والے لوگوں کے طرزِ زندگی کے بارے میں جانتے ہیں:

1۔ پہاڑی خِطّے (Mountainous Region)

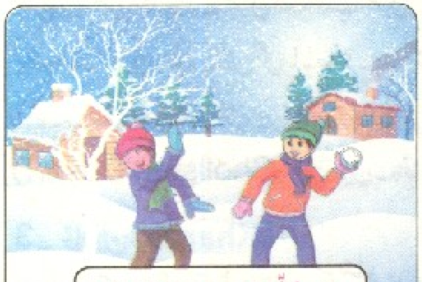

پہاڑی خطّے میں برف باری کا منظر

پہاڑی علاقوں میں موسمِ سرما میں شدید سردی پڑتی ہے اور اکثر برف باری بھی ہوتی ہے۔ اس علاقے کے لوگ موٹے اونی کپڑے پہنتے ہیں تاکہ سردی سے محفوظ رہ سکیں۔ موسم گرما معتدل رہتا ہے۔ گلہ بانی یہاں کے لوگوں کا اہم پیشہ ہے۔ اس کے علاوہ سیاحت بھی آمدنی کا ذریعہ ہے۔ کاشت کاری کا پیشہ وادیوں میں رہنے والے لوگ اپناتے ہیں۔

2۔ سطوحِ مرتفع (Plateaus)

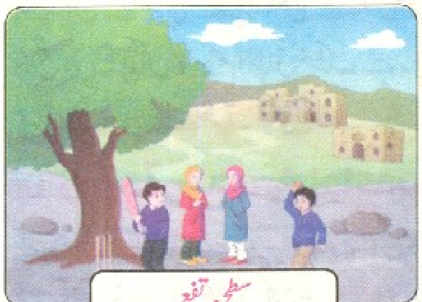

سطحِ مرتفع

پاکستان کی سطوحِ مرتفع میں رہنے والے لوگوں کو گرمیوں میں شدید گرمی اور سردیوں میں شدید سردی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ البتہ یہ علاقے معدنی وسائل سے مالا مال ہیں، اس لیے یہاں کے لوگوں کا اہم پیشہ کان کنی ہے۔ اس کے علاوہ کچھ علاقوں میں کاشت کاری بھی کی جاتی ہے۔ موسم کی شدّت کے باعث سطوحِ مرتفع کے لوگ ڈھیلے ڈھالے سوتی لباس کا استعمال کرتے ہیں۔ سطحِ مرتفع بلوچستان کے بعض علاقوں میں پینے کا صاف پانی بھی دور دراز مقامات سے لانا پڑتا ہے۔ آب پاشی کے لیے کاریز کا نظام استعمال ہوتا ہے۔

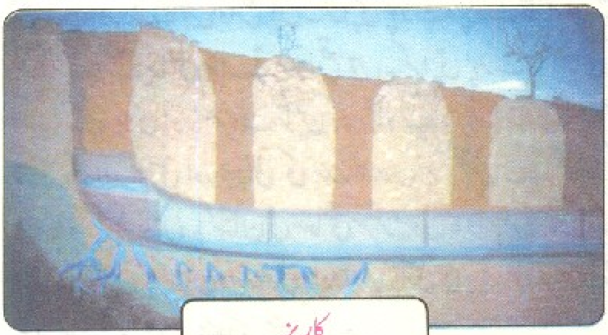

کاریز

3۔ میدانی علاقے (Plain Areas)

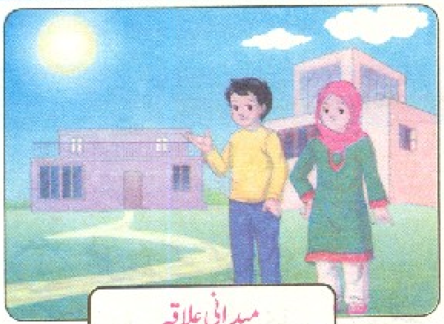

میدانی علاقہ

میدانی علاقوں میں رہنے والے زیادہ تر لوگوں کا پیشہ زراعت ہے۔ اس کے علاوہ لوگ صنعت کاری سے بھی وابستہ ہیں۔ پاکستان کے میدانی علاقے گنجان آباد ہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہاں کی زرخیز زمین، سازگار موسم اور آب وہوا ہے۔

ذرا رُکیں اور بتائیں (Hold on Please and tell)

پاکستان کے میدانی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کی زندگی کس طرح سطحِ مرتفع میں رہنے والے لوگوں سے مختلف یا ملتی جلتی ہے؟

4۔ صحرائی علاقے (Desert Areas)

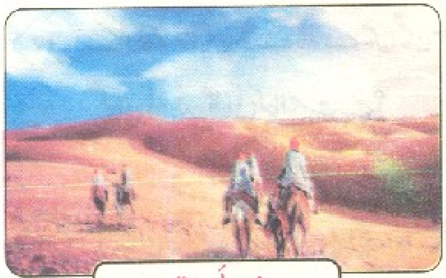

صحرائی علاقہ

پاکستان کے صحرائی علاقے انتہائی گرم ہیں۔ ریتلے علاقوں اور پانی کی کمی کی وجہ سے یہاں کاشت کاری نہیں کی جاسکتی۔ یہاں لوگ خانہ بدوشوں کی طرح زندگی گزارتے اور بھیڑ بکریاں پال کر گزر بسر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں اُونٹ بھی پالے جاتے ہیں۔

5۔ ساحلی علاقے (Coastal Areas)

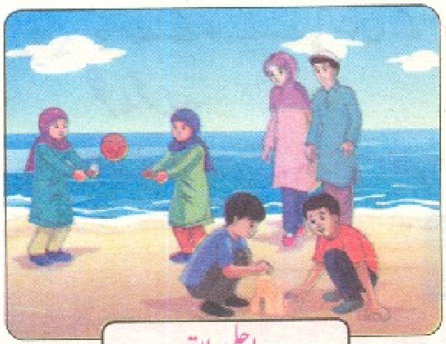

ساحلی علاقہ

پاکستان کا ساحلی علاقہ بندرگاہوں کی موجودگی کی وجہ سے معاشی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔ یہاں زیادہ تر لوگ تجارت اور صنعت کے پیشے سے وابستہ ہیں۔ ماہی گیری بھی یہاں کے لوگوں کا اہم پیشہ ہے۔ یہاں کی آب وہوا معتدل ہے۔ ساحلی علاقے کی ہوا میں زیادہ نمی پائی جاتی ہے۔ ساحلی علاقے گنجان آباد ہیں اور آبادی کی گنجانی کے باعث وسائل کی کمی ہے۔ مثال کے طور پر یہاں رہنے والے لوگوں کو صاف پانی کی فراہمی میں دشواری کا سامنا ہے، جس کی وجہ سے صحت کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

میں نے سیکھا ہے! (I have learnt!)

- پاکستان کے طبعی خِطّوں میں شامل ہیں: پہاڑی سلسلے، سطوحِ مرتفع، میدانی علاقے، صحرائی علاقے اور ساحلی علاقے۔
- پاکستان کے مختلف طبعی خِطّے مختلف خصوصیات کے حامل ہیں۔ ہر طبعی خِطّے کے لوگوں کا طرزِ زندگی بھی مختلف ہے۔

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

انٹرنیٹ لنک (Internet Link)

پاکستان کے طبعی خدوخال کے بارے میں جاننے کے لیے درج ذیل ویب سائیٹ ملاحظہ کریں۔

https://www.britannica.com/place/Pakistan/The-Himalayan-and-Karakoram-ranges

1۔ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں

i) طبعی خطّہ کسے کہتے ہیں؟

ii) پاکستان کے اہم طبعی خطوں کے نام لکھیں۔

iii) سطح مرتفع بلوچستان میں پائے جانے والے اہم دریاؤں کے نام لکھیں۔

iv) کے ٹو (k-2) پہاڑ کے بارے میں تین سطور تحریر کریں۔

v) گوادر کی بندرگاہ کی کیا اہمیت ہے؟

2۔ دیے گئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

i) پاکستان کے میدانی علاقوں پر ایک جامع نوٹ لکھیں۔

ii) پہاڑی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کی زندگیوں کا موازنہ صحرائی علاقوں میں رہنے والے لوگوں سے کریں۔

iii) سیاحت کے حوالے سے پاکستان کے متنوع (diverse) طبعی خدوخال کی کیا اہمیت ہے؟ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

3۔ دی ہوئی جگہ میں پاکستان کے پہاڑی سلسلوں، سطوح مرتفع، میدانی علاقوں اور صحراؤں کے نام لکھیں۔

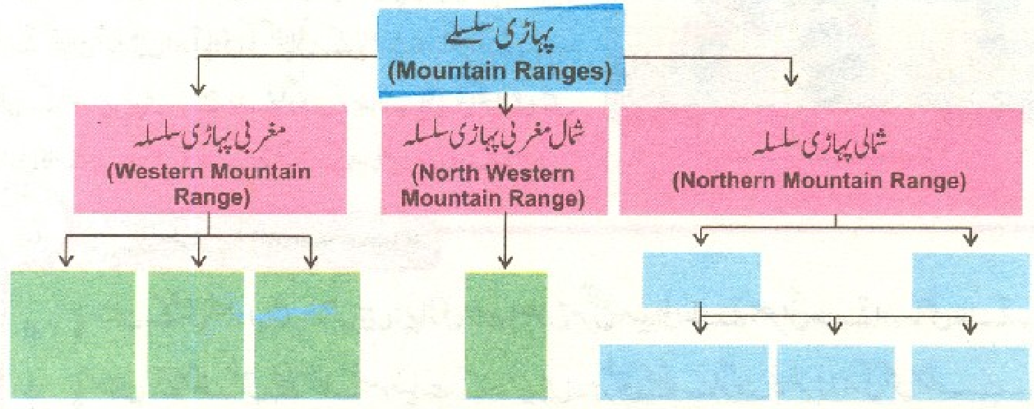

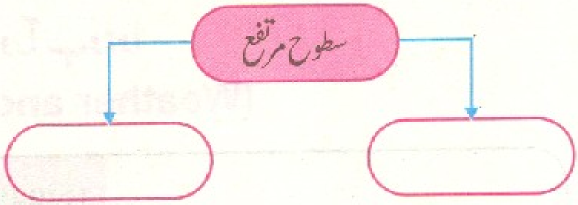

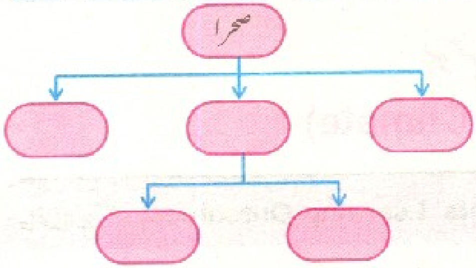

4۔ دیے ہوئے جدول میں پاکستان سے متعلق معلومات فراہم کریں۔

کوہ قراقرم کی بلند ترین چوٹی ہے:	
کوہ ہمالیہ کی بلند ترین چوٹی ہے:	
کوہ ہندوکش کی بلند ترین چوٹی ہے:	
پاکستان کے اہم درے ہیں:	
پاکستان کی سب سے بڑی نمک کی کان ہے:	
کوہِ سلیمان کی بلند ترین چوٹی ہے:	
پاکستان کی اہم بندرگاہیں ہیں:	

ہمارے کرنے کے کام (Work for us to do)

سرگرمی: پاکستان کے سیاحتی نقشے کی مدد سے سیاحتی مقامات کی فہرست مرتب کریں، نیز کسی ایک علاقے کے سیاحتی نقشے کی مدد سے اہم مقامات، ہوٹل اور اہم سڑکوں کی نشان دہی کریں۔

برائے اساتذہ

سرگرمی: طلبہ کو گروپس میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ کو ہدایت دیں کہ وہ پاکستان کے سیاحتی مقامات کے نقشے اکٹھے کریں۔ بعدازاں ان سے کہیں کہ اہم سیاحتی مقامات کی فہرست بنائیں اور ہوٹل، سرائے، اہم سڑکوں اور راستوں کی نشان دہی کریں۔

موسم اور آب وہوا
(Weather and Climate)

حاصلاتِ تعلم (Students' Learning Outcomes)

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ایسے عوامل بیان کر سکیں جو آب وہوا پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
- آب وہوا کے بدلنے اور گلوبل وارمنگ (Global warming) کے اثرات بیان کر سکیں۔
- قدرتی آفات کی شناخت کر سکیں اور انسانی زندگی پر ان کے اثرات بیان کر سکیں۔
- سیلاب اور زلزلے کی صورتوں میں احتیاطی تدابیر تجویز کر سکیں۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- پاکستان کے پہاڑی اور میدانی علاقوں کے موسم میں کیا فرق ہے؟ ____________________

____

- درجہ حرارت ناپنے کے لیے کس آلے کا استعمال کیا جاتا ہے؟ تصویر بنائیں۔

موسم ہر روز اور ہر لمحہ تبدیل ہوتا ہے۔ صبح سے شام تک موسم میں نمایاں فرق نظر آتا ہے مثلاً اگر دن کے وقت کسی جگہ شدید گرمی کا موسم ہو اور وہاں شام تک بارش ہو جائے تو موسم خوش گوار ہو جاتا ہے۔

موسم اور آب وہوا (Weather and Climate)

اسلام آباد کی درج ذیل موسمی رپورٹ پر ایک نظر ڈالیں۔

موسمی رپورٹ (Weather Report)

4 جنوری ہفتہ	5 جنوری اتوار	6 جنوری پیر	7 جنوری منگل	8 جنوری بدھ	9 جنوری جمعرات	10 جنوری جمعہ
9^oC	8^oC	8^oC	8^oC	7^oC	8^oC	8^oC

اس رپورٹ سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ پورے ہفتے کا موسم ایک جیسا نہیں ہے۔ کبھی دھوپ نکلی ہے تو کبھی بادل اور بارش۔ دھوپ، بارش اور بادل وغیرہ موسمی کیفیات ہیں۔ کسی خاص جگہ اور وقت پر ارد گرد کے ماحول کی کیفیت کو موسم (Weather) کہتے ہیں۔ جب یہ اوسط موسم زیادہ عرصے تک کسی جگہ پر برقرار رہے تو آب وہوا (Climate) کہلاتا ہے۔ دنیا کے کئی خطوں کی آب وہوا شدید سرد ہے اور کئی خطوں کی شدید گرم۔ ان خطوں میں آب وہوا کی یہ کیفیت سال ہا سال ایک جیسی رہتی ہے۔

> **ذرا رکیں اور بتائیں!**
> **Hold on Please and tell!**
> موسم اور آب وہوا میں کیا فرق ہے؟

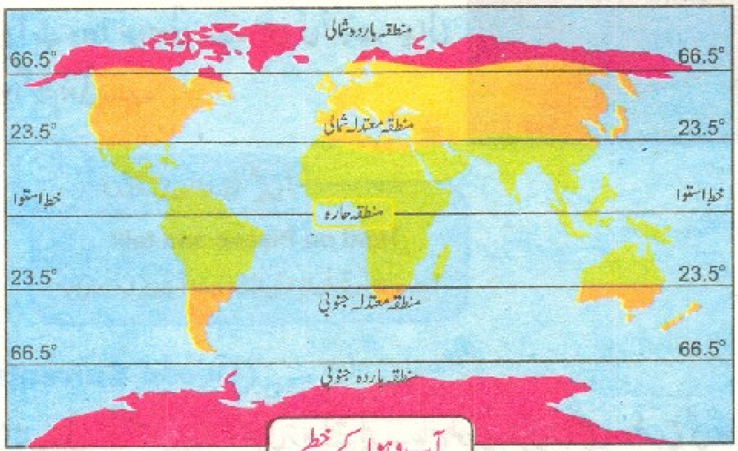

آب وہوا کے خطے

برائے اساتذہ: طلبہ کو ایک ہفتے کی موسم کی رپورٹ کی مدد سے بتائیں کہ موسم ہر گھنٹے، ہر دن غرض ہر وقت بدلتا رہتا ہے، جب کہ کسی علاقے کی آب وہوا ایک لمبے عرصے تک ایک جیسی رہتی ہے۔

آب وہوا پر اثر انداز ہونے والے عوامل (Factors affecting Climate)

دنیا کے مختلف خطوں کا موسم مختلف ہے۔ کسی خِطّے کی آب وہوا گرم ہے تو کسی خِطّے میں شدید سردی پڑتی ہے۔ بہت سے عوامل ایسے ہیں جو دنیا کے خطوں کی آب وہوا پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ آیئے! ان کا جائزہ لیتے ہیں۔

خطِ استوا سے فاصلہ (Distance from the Equator)

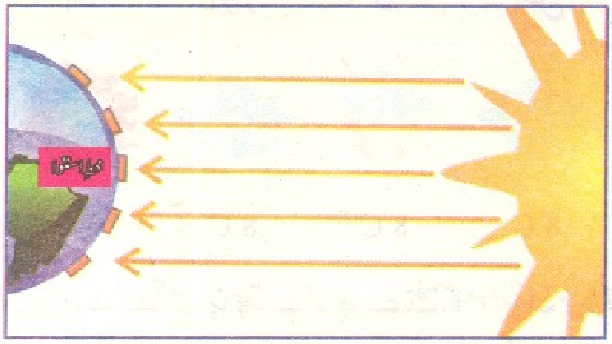

ایسے علاقے جو خطِ استوا (Equator) کے قریب واقع ہوتے ہیں، وہاں درجہ حرارت زیادہ ہوتا ہے، کیوں کہ خطِ استوا پر سورج کی شعاعیں عموداً پڑتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایکواڈور، برازیل، کینیا، انڈونیشیا وغیرہ خطِ استوا پر واقع ہیں۔ وہ علاقے جو قطبین (Poles) پر واقع ہیں، وہاں درجہ حرارت کم ہوتا ہے، کیوں کہ قطبین پر سورج کی شعاعیں ترچھی پڑتی ہیں۔ قطب شمالی کے قریب کینیڈا، ڈنمارک اور روس وغیرہ واقع ہیں۔

سطحِ سمندر سے بلندی (Altitude from sea)

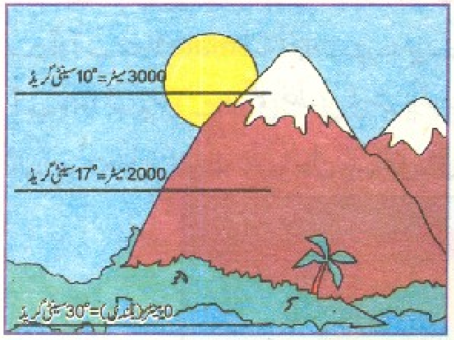

جیسے جیسے ہم بلندی کی طرف بڑھتے جاتے ہیں درجہ حرارت کم ہوتا جاتا ہے۔ پہاڑی علاقے سطحِ سمندر سے بلند ہوتے ہیں، اس لیے پہاڑی علاقوں کی آب وہوا سرد ہوتی ہے۔ اس کی نسبت میدانی علاقوں کی آب وہوا گرم ہوتی ہے۔

ذرا رکیں اور بتائیں!

Hold on Please and tell!

مری اور کراچی کی آب وہوا میں نمایاں فرق کیوں ہے؟

بحری رَوئیں (Ocean Currents)

سمندر (بحر) میں پانی کے مسلسل بہاؤ کو بحری رَو کہتے ہیں۔ عام طور پر بحری رَوئیں دو طرح کی ہوتی ہیں: گرم پانی کی رَوئیں اور ٹھنڈے پانی کی رَوئیں۔ گرم پانی کی رَوئیں اپنے ساحلی علاقوں کا درجہ حرارت زیادہ یا معتدل کر دیتی ہیں اور ٹھنڈے پانی کی رَوئیں اپنے ساحلی علاقوں کا درجہ حرارت کم کر دیتی ہیں۔

ہواؤں کا رخ (Direction of Winds)

گرم علاقوں سے آنے والی ہوائیں کسی علاقے کے درجہ حرارت میں مزید اضافہ کرتی ہیں، جب کہ ٹھنڈے علاقوں سے آنے والی ہواؤں سے درجہ حرارت میں کمی آتی ہے۔ سمندروں سے آنے والی ہوائیں عام طور پر بخارات سے بھرپور ہوتی ہیں، جو بعض اوقات بارش برسانے کا باعث بھی بنتی ہیں۔

انسانی سرگرمیوں کے آب وہوا پر اثرات (Effect of Human activities on Climate)

قدرتی عوامل کے علاوہ کچھ انسانی سرگرمیاں بھی آب وہوا پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ یہ سرگرمیاں درج ذیل ہیں:

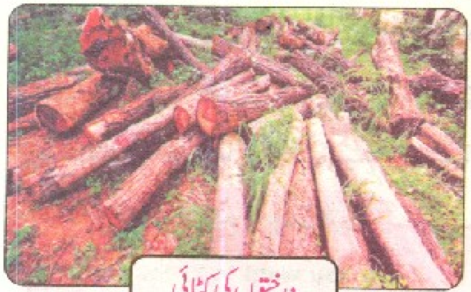

درختوں کی کٹائی

- درخت کاربن ڈائی آکسائیڈ (Carbon Dioxide) جذب کرتے ہیں اور آکسیجن (Oxygen) خارج کرتے ہیں۔ درختوں کی کٹائی سے کاربن ڈائی آکسائیڈ فضا میں شامل ہوتی رہتی ہے۔
- فیکٹریوں میں پٹرول، کوئلہ اور گیس وغیرہ ہم بطور ایندھن استعمال کرتے ہیں۔ اس ایندھن کے جلنے سے کاربن ڈائی آکسائیڈ اور دوسری گیسیں فضا میں شامل ہوتی ہیں۔
- گاڑیوں اور فیکٹریوں سے نکلنے والا دھواں فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار بڑھاتا ہے۔

سائنس دانوں کا خیال ہے کاربن ڈائی آکسائیڈ گلوبل وارمنگ کی ایک بڑی وجہ ہے۔ آیئے! گلوبل وارمنگ کے بارے میں جانتے ہیں۔

گلوبل وارمنگ (Global Warming)

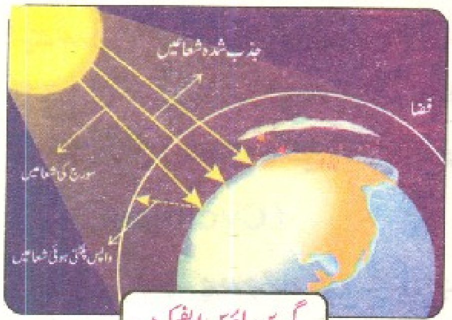

گرین ہاؤس ایفیکٹ

ہماری زمین گیسوں کے ایک غلاف میں لپٹی ہوئی ہے۔ اسے کرہ ہوائی (Atmosphere) کہتے ہیں۔ سورج کی شعاعیں گیسوں کے اس غلاف سے گزر کر زمین تک پہنچتی ہیں۔ ان شعاعوں میں سے کچھ زمین میں جذب ہوجاتی ہیں اور کچھ واپس مڑجاتی ہیں۔ جب شعاعیں واپس مڑتی ہیں تو فضا میں موجود کاربن آکسائیڈ اور دوسری گیسوں کی وجہ سے یہ شعاعیں کرہ ہوائی کے غلاف سے باہر نہیں نکل سکتیں۔ اس طرح یہ گیسیں زمین کے درجہ حرارت میں اضافے کا باعث بنتی ہیں۔ اسے گرین ہاؤس ایفیکٹ (Green House Effect) کہتے ہیں اور ان گیسوں کو گرین ہاؤس گیسیں (Green House Gases) بھی کہا جاتا ہے۔ گرین ہاؤس ایفیکٹ کی وجہ سے زمین کے درجہ حرارت میں اضافہ گلوبل وارمنگ (Global Warming) کہلاتا ہے۔

گلوبل وارمنگ کے اثرات (Effects of Global Warming)

گلوبل وارمنگ کے چند اثرات یہ ہیں۔

- گلیشیرز کا پگھلنا
- سمندروں میں پانی کی سطح کا بڑھ جانا
- شدید موسمی کیفیات
- جلد اور سانس کے امراض میں اضافہ

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?

گلوبل وارمنگ کی وجہ سے درجہ حرارت میں اضافہ موسموں کی تبدیلیوں کا باعث بھی بنتا ہے۔ اس کی مثال کراچی میں ہونے والی 2020 کی مون سون بارشیں ہیں۔ جن کے باعث کراچی شہر میں سیلاب کی صورت حال پیدا ہوئی اور لوگوں کا جانی و مالی نقصان ہوا۔ کراچی میں گذشتہ ساٹھ ستر سالوں میں اتنی شدید بارش کبھی نہیں ہوئی۔

ان خطرات سے بچاؤ کے لیے ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں۔ صنعتوں سے پیدا ہونے والی زہریلی گیسوں کو کم کیا جائے۔ ایسی گاڑیاں استعمال کی جائیں جو کم از کم دھواں چھوڑیں۔ کم فاصلہ طے کرنے کے لیے پیدل چلا جائے۔ کوئلے اور گیس کی بجائے توانائی کے متبادل وسائل استعمال کیے جائیں، جیسے سولر انرجی (Solar Energy) اور ونڈ انرجی (Wind Energy)۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?

فضا میں قدرتی طور پر کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار 0.03% ہے۔ اگر فضا میں یہ مقدار بڑھ جائے تو گلوبل ٹمپریچر (Global Temperature) بھی بڑھ جائے گا، جس سے زمین پر موجود زندگی کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

کرتے ہیں کچھ نیا!
Let's do something new!

اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر گلوبل وارمنگ اور اس کے آب و ہوا پر منفی اثرات سے متعلق پوسٹر تیار کریں۔ بعد ازاں باقی ہم جماعت ساتھیوں کو گلوبل وارمنگ سے متعلق آگاہی دیں۔

قدرتی آفات (Natural Disasters)

ایسے قدرتی عوامل اور فطری واقعات، جو نہ صرف انسانوں کی جان و مال بلکہ دوسرے جانداروں کے لیے بھی نقصان کا باعث ہوں، قدرتی آفات (Natural Disasters) کہلاتے ہیں۔ مثلاً گردباد، خشک سالی، زلزلے، تودوں کا گرنا اور سیلاب قدرتی آفات ہیں۔ آیئے! قدرتی آفات کے اسباب اور ان سے ہونے والے نقصان کے بارے میں جانیں۔

گردباد (Cyclones)

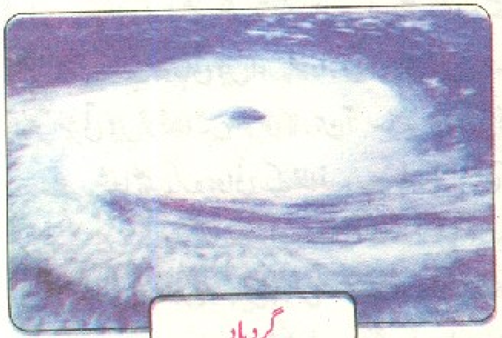

گردباد

بعض اوقات کسی جگہ پر درجہ حرارت بڑھنے کی وجہ سے ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ اس کے مقابلے میں اِردگرد کے علاقے میں ہوا کا دباؤ زیادہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں ہوائیں زیادہ دباؤ والے علاقے سے کم دباؤ والے علاقے کی طرف چلنا شروع ہو جاتی ہیں، جس سے گردباد بنتے ہیں۔ گردباد شدید

طوفانوں، بارشوں اور برف باری کا باعث بنتے ہیں۔ گردباد سے شدید جانی اور مالی نقصان ہوتا ہے۔ درخت جڑوں سے اُکھڑ جاتے ہیں۔ درختوں کے گرنے سے سڑکیں بند ہو جاتی ہیں۔ فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ گردباد نہ صرف خشکی بلکہ سمندری علاقوں میں بھی بنتے ہیں۔

تودے گرنا (Land Sliding)

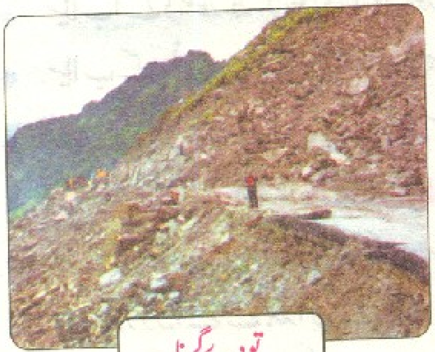
تودے گرنا

زمین کی کشش، تیز ہواؤں یا بارش کے سبب جب پہاڑوں سے چٹانیں اور مٹی کے تودے نشیبی علاقوں کی طرف حرکت کریں، تو انھیں تودوں کا گرنا کہتے ہیں۔ اسے لینڈ سلائیڈنگ (Land Sliding) بھی کہا جاتا ہے۔ تودے اپنے راستے میں آنے والی چیزوں کو تباہ کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ راستے بند ہو جاتے ہیں۔ خاص طور پر بارشوں میں تودوں کے گرنے سے شاہراہیں اور سڑکیں بند ہو جاتی ہیں اور آمدورفت کا سلسلہ متاثر ہوتا ہے۔

زلزلہ (Earthquake)

زلزلہ

جب زمین کے اندرونی حصّوں میں مختلف حرکات کے باعث زمین کی ظاہری سطح تھرتھرانے لگے، تو اسے زلزلہ (Earthquake) کہتے ہیں۔ زلزلہ زمین کے کسی ایک اندرونی حصّے میں پیدا ہوتا ہے لیکن اس کی لہریں چاروں طرف سفر کرتی ہیں۔ بعض اوقات زلزلوں کی وجہ سے انسانی زندگیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ شاہراہیں، پُل اور عمارتیں بھی تباہ ہو جاتی ہیں۔ اکثر اوقات بجلی، گیس اور پانی کا نظام بھی متاثر ہوتا ہے۔

سیلاب (Floods)

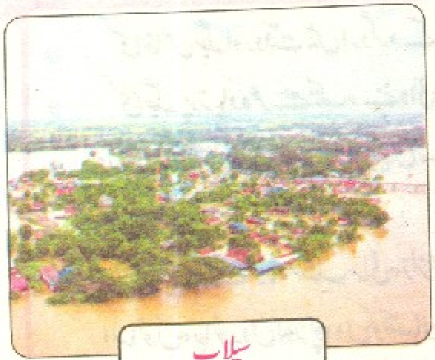
سیلاب

جب زیادہ بارشوں اور پہاڑوں پر برف پگھلنے کی وجہ سے دریاؤں میں پانی کی سطح بڑھ جائے اور پانی کناروں سے نکل کر باہر کی طرف بہنا شروع ہو جائے، تو اسے سیلاب کہتے ہیں۔ سیلاب سے زرعی زمینوں میں کھڑی فصلیں تباہ ہوتی ہیں۔ جانور پانی کے ساتھ بہ جاتے ہیں اور لوگوں کی جائیدادوں کو بھی شدید نقصان پہنچتا ہے۔ علاوہ ازیں سیلاب زدہ علاقوں میں بیماریاں بھی پھیل جاتی ہیں۔

سیلاب سے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر (Safety Measures against Floods)

ذرا رُکیں اور بتائیں!
Hold on Please and tell!
قدرتی آفات کس طرح انسانی زندگیوں کو نقصان پہنچا سکتی ہیں؟

- سیلاب کے خطرات کے پیشِ نظر لوگوں کو پہلے سے اِطلاع دے دی جائے۔
- ایمرجنسی کی صورت میں وہ جگہ خالی کر دی جائے جہاں سیلاب کا خطرہ ہو۔
- سیلاب آنے کی صورت میں بجلی کی تاروں اور کھمبوں سے فاصلہ رکھا جائے
- سیلاب کے پانی سے بیماریاں پھیلنے کا خدشہ ہوتا ہے، اس لیے گندے پانی سے فاصلہ رکھا جائے۔
- کھانے پینے کی اشیا اور ابتدائی طبی امداد جیسی سہولتوں کی فراہمی ممکن بنائی جائے۔

زلزلے سے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر (Safety Measures against Earthquake)

- زلزلے کی صورت میں عمارتوں کو خالی کر دینا چاہیے۔
- ایک بار زلزلہ آنے کے بعد اس کے جھٹکے دوبارہ بھی آ سکتے ہیں، اس لیے خود کو دوبارہ آنے والے زلزلے کے جھٹکوں سے محفوظ رکھنے کے لیے تیار رکھیں۔
- ایسے علاقوں میں زیادہ بلند عمارتیں نہ بنائی جائیں، جہاں زلزلوں کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔
- لوگوں کو زلزلے سے بچاؤ کی مشقیں کروائی جائیں تاکہ ہنگامی صورتِ حال سے نمٹنے کے لیے تیار رہیں۔

زلزلے کے دوران فوراً زمین پر بیٹھ جائیں

کسی مضبوط چیز کے نیچے اپنے آپ کو محفوظ کریں

زلزلے کے رکنے تک اسی جگہ انتظار کریں

میں نے سیکھا ہے! (I have learnt!)

- کسی خاص جگہ اور وقت میں اِردگرد کے ماحول کی کیفیت کو موسم کہتے ہیں۔
- کسی جگہ پر زیادہ عرصے تک رہنے والی موسمی کیفیات آب و ہوا کہلاتی ہے۔
- درختوں کی کٹائی، گاڑیوں، فیکٹریوں سے نکلنے والا دھواں، کوئلے اور گیس کا جلنا ایسی سرگرمیاں ہیں جو آب و ہوا پر اثر انداز ہوتی ہیں۔
- گرد باد، تودے گرنا، خشک سالی، زلزلہ اور سیلاب قدرتی آفات کی چند مثالیں ہیں۔ ان آفات سے انسانوں، جانوروں اور پودوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

اِنٹرنیٹ لنک (Internet Link)

پاکستان کے موسم کے بارے میں جاننے کے لیے درج ذیل ویب سائیٹ ملاحظہ کریں۔

https://www.pmd.gov.pk/en/

1۔ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i) موسم کسے کہتے ہیں؟

ii) آب و ہوا سے کیا مراد ہے؟

iii) قدرتی آفات کیا ہوتی ہیں؟ چند مثالیں دیں۔

2۔ دیے گئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

i) سطح سمندر سے بلندی، بحری رَوئیں اور ہواؤں کا رُخ کس طرح آب و ہوا پر اثر انداز ہوتے ہیں؟

ii) گلوبل وارمنگ سے کیا مراد ہے؟ اس کے چند اثرات لکھیں۔

3۔ دی ہوئی تصویر غور سے دیکھیں۔ یہ سرگرمی کس طرح آب و ہوا پر اثر انداز ہوتی ہے؟ اس بارے میں چند جُملے لکھیں۔

____

____

____

____

4۔ اپنے علاقے کا ایک ہفتے کا درجہ حرارت (Temperature) اخبار، ٹیلی وژن یا انٹرنیٹ کے ذریعے معلوم کریں اور درج ذیل خاکہ مکمل کریں۔

دن	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
تاریخ							
درجہ حرارت							

5۔ سرگرمی 4 میں نوٹ کیے ہوئے درجہ حرارت کا لائن گراف (Line Graph) بنائیں۔ نمونے کا لائن گراف نیچے دیا گیا ہے، جس میں لاہور کے چھ مہینوں کا درجہ حرارت دکھایا گیا ہے۔

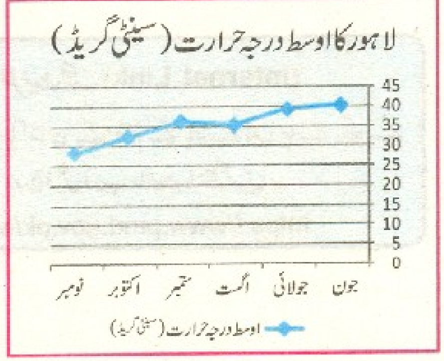

6۔ نیچے دیا گیا بار گراف (Bar Graph) کوئٹہ میں ہونے والی بارش کی مقدار کو ملی میٹر (mm) میں ظاہر کر رہا ہے۔ آپ اپنے علاقے میں ہونے والی بارشوں کا چھ مہینوں کا ریکارڈ جمع کریں اور دی ہوئی جگہ میں اس کا بار گراف بنائیں۔

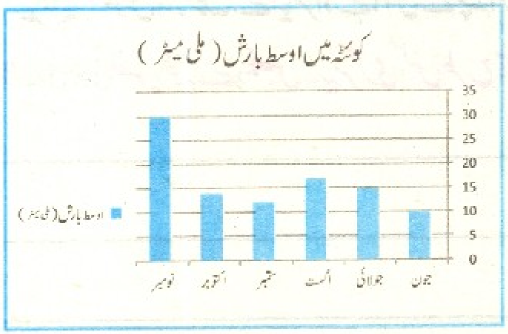

ہمارے کرنے کے کام (Work for us to do)

سرگرمی 1: سیلاب اور زلزلے جیسی قدرتی آفات کی صورت میں چند احتیاطی تدابیر تجویز کریں اور چارٹ پر لکھ کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

سرگرمی 2: سکول میں ارتھ ڈے (Earth Day) منائیں۔

برائے اساتذہ

سرگرمی 1: طلبہ کو گروپس میں تقسیم کریں۔ ان سے کہیں کہ ایسی تجاویز پیش کریں جن سے سیلاب اور زلزلے جیسی آفات سے بچا جا سکے اور ان آفات کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کو کم کیا جا سکے۔ بچوں سے کہیں کہ اپنی تجاویز چارٹ پر لکھیں اور بعد ازاں یہ چارٹ کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

سرگرمی 2: طلبہ کو ارتھ ڈے کے لیے مختلف پوسٹرز تیار کرنے کو کہیں، بعد ازاں یہ پوسٹر سکول میں نمایاں جگہوں پر لگائیں اور ارتھ ڈے کا اہتمام کریں۔

آبادی(Population)

حاصلاتِ تعلّم (Students' Learning Outcomes)

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- آبادی میں اضافے کی شرح (Growth Rate) اور آبادی کی گنجانیت (Population Density) کی اصطلاحوں کی تعریف کر سکیں۔
- پاکستان میں آبادی میں اضافے کے عوامل (Factors affecting over population) بیان کر سکیں۔
- آبادی میں اضافہ کس طرح طلبہ کی روزمرہ زندگی کے معیار پر اثر انداز ہوتا ہے؟ بیان کر سکیں۔

اگر ہم دنیا کی آبادی کا جائزہ لیں تو ہمیں پتا چلے گا کہ 1800ء میں دنیا کی آبادی 1 بلین سے کم تھی اور اب یہ آبادی 7.5 بلین سے زیادہ ہو چکی ہے۔ دنیا کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور آبادی کی شرح دن بہ دن بڑھ رہی ہے۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- مردم شماری سے کیا مراد ہے؟
- پاکستان کی حالیہ آبادی کتنی ہے؟ گزشتہ سالوں میں ہونے والی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی کا گراف بنائیں۔

آبادی میں اضافے کی شرح (Population Growth Rate)

کسی ملک یا علاقے کی آبادی میں سالانہ اضافہ آبادی میں اضافہ کی شرح کہلاتا ہے۔ دنیا کی آبادی میں سالانہ اضافے کی شرح 1.1 فی صد ہے، جب کہ پاکستان کی آبادی میں سالانہ اضافے کی شرح 2.4 فی صد ہے۔

آبادی کی گنجانیت (Population Density)

دنیا کے مختلف ممالک کی آبادی مختلف ہے۔ کچھ ممالک زیادہ گنجان آباد ہیں، جب کہ کچھ ممالک کم گنجان آباد ہیں۔ ایک مربع کلومیٹر رقبے میں بسنے والے لوگوں کی تعداد کو آبادی کی گنجانیت کہتے ہیں۔ چین، بھارت، پاکستان، بنگلہ دیش، سنگاپور اور ہانگ کانگ دنیا کے گنجان آباد ممالک ہیں، جب کہ گرین لینڈ، آسٹریلیا، کینیڈا اور منگولیا دنیا کے کم گنجان آباد ممالک ہیں۔

دنیا کی آبادی کی گنجانیت کا نقشہ

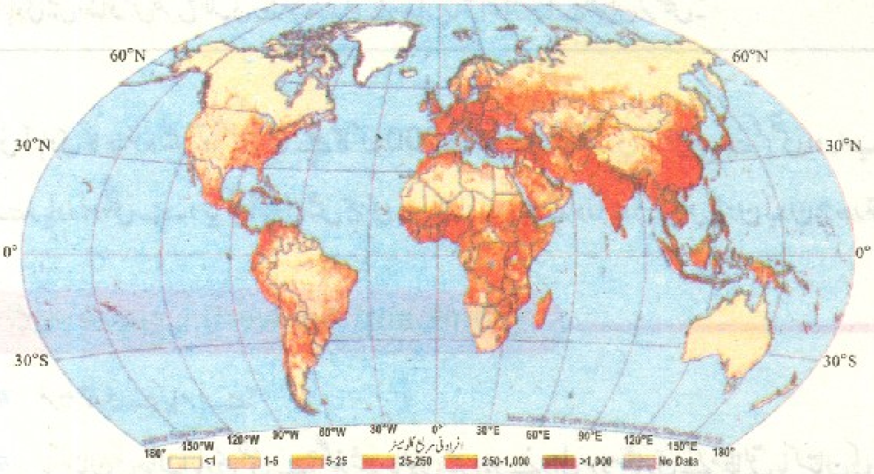

حوالہ: Center to International Earth (CIESIN) - Columbia University & NY: NASA Socioeconomic Data and Applications Center (SEDAC)

آبادی کی گنجانیت معلوم کرنے کا فارمولا: (Formula to find out Population Density)

آبادی کی گنجانیت معلوم کرنے کا ایک طریقہ ہے، جس کے مطابق افراد کی تعداد کو کل رقبے پر تقسیم کرنے سے آبادی کی گنجانیت معلوم ہو سکتی ہے۔

> **ذرا رکیں اور بتائیں!**
> **Hold on Please and tell!**
> آبادی کی شرح اور آبادی کی گنجانیت میں کیا فرق ہے؟

$$\text{Density} = \frac{\text{Total Population}}{\text{Total Area}}$$

$$\text{آبادی کی گنجانیت} = \frac{\text{کُل آبادی}}{\text{کُل رقبہ}}$$

برائے اساتذہ: طلبہ کو آبادی میں اضافے کی شرح اور آبادی کی گنجانیت مثالوں کے ذریعے سے سمجھائیں۔ طلبہ کو ان عوامل کے بارے میں تفصیل سے بتائیں، جو پاکستان کی آبادی میں اضافہ کا باعث ہیں اور یہ بھی بتائیں کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے ساتھ ہمیں اپنے وسائل بڑھانے کی ضرورت ہے۔

آبادی کی گنجانیت معلوم کرنے کے لیے ایک مثال کی مدد لیتے ہیں۔ 2017ء کی مردم شماری کے مطابق سندھ کی آبادی قریباً 47,886,051 افراد پر مشتمل تھی۔ سندھ کا کل رقبہ 140,914 مربع کلومیٹر ہے۔ اگر کُل آبادی کو کُل رقبے پر تقسیم کیا جائے تو اس علاقے کی آبادی کی گنجانیت معلوم ہو جائے گی۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?
کراچی پاکستان کا سب سے گنجان آباد شہر ہے۔

فارمولا: $\text{آبادی کی گنجانیت} = \frac{\text{کُل آبادی}}{\text{کُل رقبہ}} = \frac{47,886,051}{140,914}$

سندھ کی آبادی کی گنجانیت 339.8 افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔

آج ہم نے آبادی میں اضافے کی شرح اور آبادی کی گنجانیت کے بارے میں کافی کچھ سیکھا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ دنیا کی آبادی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور ہمارے ملک پاکستان میں آبادی کی سالانہ شرح کافی زیادہ ہے۔ پاکستان کی آبادی میں اضافے کی کئی وجوہات ہیں جیسے:

- شرح پیدائش میں اضافہ
- خاندانی منصوبہ بندی کا فقدان
- بچپن کی شادی کا رواج
- ناخواندگی
- بیٹے کی پیدائش کو اہمیت دینا
- جدید طبّی سہولتیں

آبادی کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ ہمارے ملک کے وسائل میں بھی اضافہ ہو، یعنی اگر آبادی میں اضافہ ہے تو لوگوں کو اس حساب سے رہائش، خوراک، روزگار، تعلیم اور تفریح کی سہولتیں بھی میسر آنی چاہییں، ورنہ معیارِ زندگی متاثر ہوتا ہے۔ یہ معیارِ زندگی کس طرح متاثر ہوتا ہے، اس کے لیے یہاں ہم طالبہ کی مثال لیتے ہیں۔ آبادی میں اضافہ طلبہ کی کارکردگی کو متاثر کر سکتا ہے کیوں کہ انھیں تعلیمی وسائل اور سہولیات میں کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جیسے:

- ایک استاد 60 یا 70 بچوں کی کلاس کو پڑھائے گا تو وہ ہر بچّے پر توجہ نہیں دے سکے گا۔
- تفریحی سرگرمیوں میں کمی آئے گی، کیوں کہ کھیل اور دوسری سرگرمیوں کے لیے جگہ اور اشیا دونوں محدود ہو جاتی ہیں۔

اس لیے ضروری ہے کہ آبادی کے لیے وسائل میں بھی اضافہ ہو۔ ان وسائل کی کمی کو پورا کرنے کے لیے ہمیں حکومت کے ساتھ مل کر کام کرنا ہوگا۔

کرتے ہیں کچھ نیا! (Let's do something new!)

آبادی میں اضافہ کے باعث کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر اس عنوان پر بحث و مباحثہ کرتے ہوئے ایک تقریر تیار کریں اور کمرا جماعت میں ساتھیوں کے سامنے پیش کریں۔

میں نے سیکھا ہے! (I have learnt!)

- دنیا کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور آبادی کی شرح دن بہ دن بڑھ رہی ہے۔
- آبادی کی شرح سے مراد کسی ملک یا علاقے کی آبادی میں سالانہ اضافہ ہے۔
- ایک مربع کلومیٹر رقبے میں بسنے والے افراد کی تعداد آبادی کی گنجانیت کہلاتی ہے۔
- دنیا کے کچھ ممالک یا خطے زیادہ گنجان آباد ہیں اور کچھ ممالک یا خطے کم گنجان آباد ہیں۔
- پاکستان میں آبادی میں اضافے کی وجہ شرح پیدائش کا زیادہ ہونا، ناخواندگی اور بچپن کی شادی کا رواج ہے۔

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

ا۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i. آبادی میں اضافے کی شرح (Growth Rate) سے کیا مراد ہے؟

ii. آبادی کی گنجانیت (Population Density) کسے کہتے ہیں؟

iii. آبادی کی گنجانیت کس طرح معلوم کی جاسکتی ہے؟

2۔ دیے گئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

i. ایسے کون سے عوامل ہیں جو پاکستان کی آبادی میں اضافے کا باعث ہیں؟

ii. آپ کی جماعت میں طلبہ کی تعداد بڑھنے سے آپ کس طرح متاثر ہوں گے؟

iii. آبادی بڑھنے سے لوگوں کے معیارِ زندگی پر کیا اثر پڑتا ہے؟

3۔ افراد کی تعداد اور زمین کے رقبے کو دیکھتے ہوئے آبادی کی گنجانیت معلوم کریں۔

	افراد کی تعداد	زمین کا رقبہ (مربع کلومیٹر)	آبادی کی گنجانیت
بلوچستان	12,344,408	347,190	
پنجاب	110,012,442	205,345	

4۔ زیادہ گنجان آباد اور کم گنجان آباد ممالک کی فہرست بنائیں۔

زیادہ گنجان آباد ممالک	کم گنجان آباد ممالک

ہمارے کرنے کے کام (Work for us to do)

سرگرمی: ایسے کون سے عوامل ہیں جو دنیا کی آبادی میں اضافے کا باعث بن رہے ہیں؟ ان عوامل کو نکات کی صورت میں لکھیں۔

انٹرنیٹ لنک (Internet Link)

آبادی کے مسائل کے بارے میں جاننے کے لیے درج ذیل ویب سائیٹ ملاحظہ کریں۔

https://www.un.org/en/sections/issues-depth/population/

برائے اساتذہ

سرگرمی: بچوں کو گروپس میں تقسیم کریں۔ ان سے کہیں کہ ایسے عوامل تلاش کریں جن سے دنیا کی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بچوں سے بات چیت کرتے ہوئے ان کے بتائے ہوئے نکات تختہ تحریر پر لکھیں۔ بعد ازاں ہر گروپ سے کہیں کہ وہ تمام نکات کی ایک فہرست مرتب کرے۔

مشق (Exercise)

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں اور (✓) کا نشان لگائیں۔

i۔ ایسے نقشے جن کی مدد سے ممالک، سرحدیں، دارالحکومت اور اہم شہر تلاش کیے جاسکتے ہیں، کہلاتے ہیں:

(الف) موسمیاتی نقشے (ب) سیاسی نقشے (ج) مساحتی نقشے (د) راستے کے نقشے

ii۔ بیانیہ پیمانے میں نقشوں پر دیے ہوئے فاصلوں کو ظاہر کیا جاتا ہے:

(الف) خط کے ذریعے سے (ب) تصویروں کے ذریعے سے

(ج) علامات کے ذریعے سے (د) الفاظ کے ذریعے سے

iii۔ خطوط عرض بلد تعداد میں ہوتے ہیں:

(الف) 360 (ب) 180 (ج) 90 (د) 30

iv۔ کوہ ہمالیہ کی بلند ترین چوٹی ہے:

(الف) ترچ میر (ب) تخت سلیمان (ج) کے۔ٹو (د) نانگا پربت

v۔ دنیا کی موجودہ آبادی ہے:

(الف) 5 بلین (ب) 6 بلین (ج) 7 بلین (د) 7.5 بلین سے زائد

2۔ درست جملے کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (×) کا نشان لگائیں۔

i۔ 12 ٹائم زونز گرینچ کے شمال میں ہیں اور 12 ٹائم زونز گرینچ کے جنوب میں واقع ہیں۔ ☐

ii۔ K.2 پاکستان کی دوسری بلند ترین چوٹی ہے۔ ☐

iii۔ پاکستان کی سب سے بڑی نمک کی کان کھیوڑہ میں واقع ہے۔ ☐

iv۔ گلوبل وارمنگ سے زمین کے درجہ حرارت میں کمی ہو رہی ہے۔ ☐

v۔ چین، پاکستان اور بھارت دنیا کے گنجان آباد ممالک ہیں۔ ☐

3۔ کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
خطِ سرطان (Tropic of Cancer)	23.5 عرض بلد جنوبی
خطِ جدی (Tropic of Capricorn)	66.5 عرض بلد شمالی
دائرہ قطب جنوبی (South Pole)	23.5 عرض بلد شمالی
دائرہ قطب شمالی (North Pole)	66.5 عرض بلد جنوبی

باب ششم

معاشیات (Economics)

حاصلاتِ تعلم (Students' Learning Outcomes)

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- اشیا (Goods) اور خدمات (Services) کی تعریف کر سکیں۔
- عوامی اور نجی اشیا و خدمات میں فرق کر سکیں۔
- صارفین (Consumers) اور پیدا کنندگان (Producers) کے افعال کی شناخت کر سکیں۔
- افراطِ زر اور قلت کی مختلف اقسام اور وجوہات بیان کر سکیں۔
- اشیا اور خدمات (سڑکیں، ہسپتال، سکول اور بجلی وغیرہ) کی فراہمی کے لیے ٹیکسوں (Taxes) اور حکومتی قرضوں (Loans) کی اہمیت کی نشاندہی کر سکیں۔
- تجارت (Trade) برآمدات (Exports) اور درآمدات (Imports) کی تعریف کر سکیں۔
- پاکستان کی ترقی کے لیے بین الاقوامی تجارت (International Trade) کی اہمیت بیان کر سکیں۔
- نقل و حمل کے بڑے ذرائع کی شناخت کر سکیں۔

معاشیات (Economics)

معاشیات ایسا علم ہے جو اشیا اور خدمات کی پیداوار، تقسیم اور ان کے استعمال کی وضاحت کرتا ہے۔ وہ چیزیں جنھیں ہم دیکھ سکیں، چھو سکیں اور اپنے لیے استعمال کر سکیں اشیا کہلاتی ہیں، جیسا کہ پھل، سبزیاں، درخت اور کتاب وغیرہ۔ اشیا کے علاوہ ہم خدمات سے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جب کوئی شخص اپنی صلاحیتوں کا استعمال کرتے ہوئے دوسروں کے کام آتا ہے اور ان کے عوض معاوضہ لیتا ہے تو یہ خدمات کہلاتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک ڈاکٹر مریض کا علاج کرتا ہے یا بینکر لوگوں کو بینکاری کی سہولیات دیتا ہے یا استاد تعلیم دیتا ہے تو یہ سب خدمات ہیں۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- اشیا اور خدمات میں کیا فرق ہے؟ اپنے اردگرد موجود دو اشیا اور دو خدمات کے نام لکھیں۔

اشیا		
خدمات		

اشیا اور خدمات دو طرح کی ہوتی ہیں۔

عوامی اشیا اور خدمات | نجی اشیا اور خدمات

عوامی اشیا اور خدمات (Public Goods and Services)

کسی بھی ملک کی حکومت اپنے شہریوں کو جو سہولتیں فراہم کرتی ہے، وہ عوامی یا سرکاری اشیا و خدمات (Public Goods and Services) کہلاتی ہیں۔ یہ سہولتیں حکومت اپنے شہریوں کو مفت فراہم کرتی ہے جیسا کہ پبلک پارکس اور سٹریٹ لائٹس وغیرہ۔

عوامی اشیا	عوامی خدمات
سڑکیں، بجلی کے کھمبے، بینچ، صاف پانی، پبلک پارکس میں جھولے وغیرہ۔	سرکاری سکول اور کالج، سرکاری ہسپتال، ڈاک خانہ، سٹیٹ بینک، عوامی لائبریری، پولیس اور فوج وغیرہ۔

چند بڑے سرکاری ادارے:

- پاکستان ریلوے (Pakistan Railway)
- پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز (PIA)
- پاکستان ٹیلی وژن (Pakistan Television)
- پاکستان پوسٹ (Pakistan Post)
- واپڈا (Water and Power Development Authority)

نجی اشیا و خدمات (Private Goods and Services)

نجی اشیا اور خدمات (Private Goods and Services) وہ ہوتی ہیں، جو کسی شخص کی ذاتی ملکیت ہوں۔ نجی اشیا اور خدمات کا شعبہ براہِ راست حکومت کی ملکیت میں نہیں ہوتا، جب کہ عوامی اشیا و خدمات کا شعبہ براہِ راست حکومت کی ملکیت میں ہوتا ہے۔

ذرا رُکیں اور بتائیں! (Hold on Please and tell!)

آپ کون کون سی عوامی اشیا اور خدمات سے فائدہ اُٹھاتے ہیں؟

نجی اشیا	نجی خدمات
خوراک، کپڑے، کھلونے، برتن، ذاتی گھر، گاڑی اور کھیلوں کا سامان وغیرہ۔	ہوٹل، نجی ذرائع آمدورفت، نجی ہسپتال، نجی سکول، نجی کاروبار، کاشت کاری، کوریئر سروس اور گھریلو صنعتیں وغیرہ۔

کرتے ہیں کچھ نیا!

Let's do something new!

چند ایسی سرگرمیوں کی فہرست بنائیں جو لوگوں کے لیے مفید ثابت ہو سکیں۔

برائے اساتذہ

طلبہ کو مختلف مثالوں کے ذریعے سے اشیا اور خدمات کی اقسام کے بارے میں بتائیں، جیسے نجی اشیا کی مثال گاڑی یا گھر ہے جو کسی کی ذاتی ملکیت ہو، جب کہ ایک سرکاری ہسپتال، سرکاری ڈاکٹر اور عوامی پارک، عوامی اشیا اور خدمات میں شامل ہے۔ نجی خدمات میں نجی اداروں میں کام کرنے والے افراد کی خدمات شامل ہیں، مثلاً نجی ہسپتال میں کام کرنے والے ڈاکٹر اور دیگر طبی عملہ وغیرہ۔

صارف اور پیدا کنندہ (Consumer and Producer)

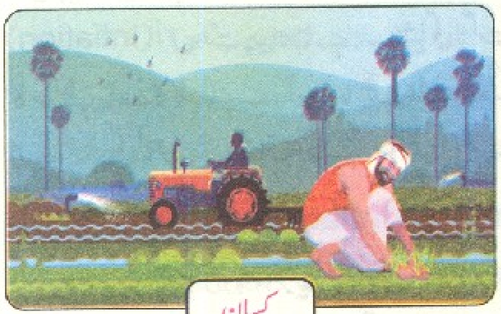
کسان

جو لوگ اشیا تیار اور خدمات فراہم کرتے ہیں انھیں پیدا کنندہ (Producer) کہتے ہیں۔ پیدا کنندہ میں کسان اور فیکٹریوں کے مالک شامل ہیں۔ کسان فصلیں کاشت کرتے ہیں اور انھیں بیچتے ہیں۔ فیکٹریوں اور صنعتوں کے مالک خام اشیا سے مختلف مصنوعات تیار کروا کر مارکیٹ میں بیچتے ہیں۔ وہ لوگ جو اشیا وخدمات کے خریدار اور استعمال کنندہ ہوتے ہیں، صارفین (Consumers) کہلاتے ہیں۔ صارفین رقم کے عوض اشیا اور خدمات خرید کر انھیں استعمال کرتے ہیں۔

افراطِ زر (Inflation)

اشیا وخدمات کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کی شرح کو افراطِ زر کہتے ہیں۔ بنیادی طور پر افراطِ زر (Inflation) کی دو وجوہات ہوتی ہیں:

i۔ طلب کے مقابلے میں اشیا وخدمات کی رسد کم ہونا

ii۔ اشیا وخدمات کی پیداواری لاگت میں اضافہ۔

ان دونوں میں سے کسی ایک یا دونوں وجوہات کی بنا پر قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہوجاتا ہے جسے افراطِ زر (Inflation) کہتے ہیں۔ ان کے علاوہ مجموعی ملکی پیداوار میں کمی، درآمدات کے مقابلے میں برآمدات کا کم ہونا اور بین الاقوامی مارکیٹ میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ بھی ملکی سطح پر افراطِ زر (Inflation) کا باعث بنتے ہیں۔

خام ملکی پیداوار Gross Domestic Product (GDP)

کسی ملک میں ایک سال کے عرصے میں تیار شدہ اشیا اور خدمات کی مجموعی مالیت کو خام ملکی پیداوار (GDP) کہتے ہیں۔

افراطِ زر کی اقسام (Types of Inflation)

افراطِ زر (Inflation) کی دو اقسام ہیں۔

برائے اساتذہ

طلبہ کو گروپس میں تقسیم کریں۔ اُن سے پوچھیں کہ مختلف ممالک کی کرنسیوں کی قدر میں فرق کیوں ہے؟ اگر وہ 100 روپے، 100 ڈالر اور 100 ریال بازار لے کر جائیں تو کیا ان کے بدلے ایک جیسی اشیا خرید سکیں گے؟

لاگت بڑھنے کا افراطِ زر (Cost Push Inflation)

سائیکل

کسی چیز کی تیاری پر آنے والے خرچ کو لاگت (Cost) کہتے ہیں۔اس قسم کا افراطِ زر (Inflation) اُس وقت پیدا ہوتا ہے جب اشیا کی لاگت بڑھ جاتی ہے۔مثال کے طور پر آپ کا سائیکل بنانے کا کارخانہ ہے۔آپ سائیکل بنانے کے لیے پلاسٹک اور سٹیل کا استعمال کرتے ہیں۔اگر ان کی قیمتوں میں اضافہ ہوجائے تو سائیکل کی قیمت بھی خود بخود بڑھ جائے گی۔

طلب بڑھنے کا افراطِ زر (Demand Pull Inflation)

> **کرتے ہیں کچھ نیا!**
> **Let's do something new!**
> اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر چند اشیا کی فہرست بنائیں اور ان کی حالیہ قیمتوں کا موازنہ پچھلے سال کی قیمتوں سے کریں۔

کسی چیز کو خریدنے کا ارادہ اور خریدنے کی قوت (Purchasing Power) کو طلب (Demand) کہا جاتا ہے۔اس قسم کا افراطِ زر تب پیدا ہوتا ہے جب طلب کے مقابلے میں اشیا کم ہوں ۔مثال کے طور پر آپ کمپیوٹر خریدنے بازار جاتے ہیں۔بازار میں صرف دس کمپیوٹر ہیں اور خریدار 20 ہیں تو دکان دار آپ سے زیادہ قیمت طلب کرے گا۔اگر آپ کمپیوٹر خریدنے کے لیے اُس کی اصل قیمت سے زیادہ قیمت دینے پر بھی راضی ہو جاتے ہیں تو یہ طلب میں اضافے کی وجہ سے پیدا ہونے والا افراطِ زر ہو گا۔

قِلت (Scarcity)

> **قِلّت**
> قِلّت کا مطلب ہے لوگوں کی طلب کے مقابلے میں اشیا کا کم ہونا۔

ذرا غور کریں! آپ کو سیب بہت پسند ہیں اور آپ سیب خریدنے بازار جائیں اور وہ نہ ملیں تو آپ کیا محسوس کریں گے؟ لوگوں کو روزمرہ زندگی میں جب اس قسم کی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑے تو اسے قِلت کہتے ہیں۔جب انسانی وسائل (کمپیوٹر، مشین، بجلی، پٹرول اور خام مال) اتنی اشیا و خدمات نہیں پیدا کر پاتے کہ ہر انسان کی ضروریات پوری کی جا سکیں تو قِلت پیدا ہوتی ہے۔قِلت کئی چیزوں کی ہو سکتی ہے۔مثال کے طور پر بجلی کی قِلت ،خوراک کی قِلت اور عام استعمال کی چیزوں کی قِلت وغیرہ۔

اشیا کی قِلت کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں:

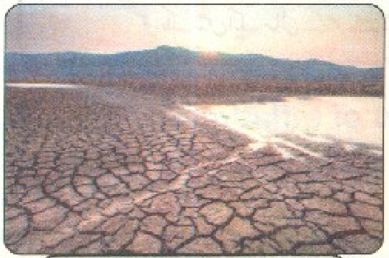

ماحول کی تبدیلی کا زمین پر اثر

- قدرتی آفات کی وجہ سے فصلوں کو نقصان پہنچتا ہے۔موسم کی تبدیلی یا خرابی کی وجہ سے بھی فصلوں کی پیداوار کم ہو جاتی ہے جس سے خوراک اور خام مال کی فراہمی متاثر ہو جاتی ہے۔
- بجلی اور گیس کی قِلت کی وجہ سے فیکٹریوں میں اشیا بروقت تیار نہیں ہو سکتیں۔
- ذخیرہ اندوزی بھی قِلّت کی بڑی وجہ ہے۔

اب تک ہم پڑھ چکے ہیں کہ عوامی اشیا اور خدمات فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ آیئے جانتے ہیں کہ حکومت کس طرح یہ ذمہ داری پوری کرتی ہے۔

ٹیکس اور قرضے (Taxes and Loans)

عوامی اشیا اور خدمات مہیا کرنے کے لیے حکومت کو پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ حکومت یہ پیسا ٹیکس کی صورت میں لوگوں سے وصول کرتی ہے۔ بعض اوقات حکومت ٹیکس کے ذریعے سے حاصل ہونے والی رقوم سے اپنے اخراجات پورے نہیں کر سکتی۔ اس صورت میں ملکی معیشت کو رواں دواں رکھنے کے لیے وہ بینکوں، بین الاقوامی مالیاتی اداروں مثلاً آئی ایم ایف (IMF)، ورلڈ بینک (World Bank) اور دوسرے ممالک سے قرضے حاصل کرتی ہے۔ ان قرضوں سے مختلف ترقیاتی منصوبے شروع کیے جاتے ہیں۔ پاکستان میں آمدنی کا ایک بڑا حصّہ ان قرضوں کو واپس کرنے میں صرف ہو جاتا ہے۔

کرتے ہیں کچھ نیا!

Let's do something new!

حکومت لوگوں کو ٹیکس ادا کرنے پر کس طرح آمادہ کر سکتی ہے؟ تجاویز دیں۔

ٹیکس (Tax)

انکم ٹیکس (Income Tax)

آمدنی پر ٹیکس

ٹول ٹیکس (Toll tax)

سڑکیں استعمال کرنے پر ٹیکس

پراپرٹی ٹیکس (Property tax)

گھر، پلاٹ یا زمین کی ملکیت پر ٹیکس

سیلز ٹیکس (Sales tax)

اشیا اور خدمات پر ٹیکس

تجارت (Trade)

اشیا کے لین دین یا مال کی خرید و فروخت کو تجارت (Trade) کہتے ہیں۔ دنیا کا کوئی بھی ملک ایسا نہیں جو ہر چیز میں خود کفیل ہو۔ اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے اسے دوسرے ممالک سے بعض اشیا خریدنی پڑتی ہیں اور کچھ چیزیں وہ دوسرے ممالک کو بیچتا ہے۔ ملکوں کی سطح پر ہونے والی ایسی تجارت کو بین الاقوامی تجارت کہتے ہیں۔

برائے اساتذہ

طلبہ کو ٹیکس کے نظام کے بارے میں آگاہ کریں۔ انھیں بتائیں کہ پاکستان ان ممالک کی فہرست میں شامل ہے، جہاں بہت کم لوگ ٹیکس دیتے ہیں۔ طلبہ سے پوچھیں کہ اس کی کیا وجوہات ہیں نیز لوگوں کو ٹیکس دینے پر کیسے آمادہ کیا جا سکتا ہے؟ طلبہ کو بتائیں کہ برآمدات کا انحصار چند باتوں پر ہے: زرعی اور صنعتی پیداوار میں اضافہ، اشیا کو بین الاقوامی معیار کے مطابق بنانا اور دوسرے ممالک سے سفارتی اور تجارتی تعلقات کا بہتر ہونا۔

پاکستان کی ترقی کے لیے بین الاقوامی تجارت کی اہمیت
(Importance of International Trade in Development of Pakistan)

بین الاقوامی تجارت

بین الاقوامی تجارت سے ملکوں کو مالی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ پاکستان کے لیے بھی بین الاقوامی تجارت بہت اہمیت کی حامل ہے جیسا کہ:

- جب پاکستان کی برآمدات میں اضافہ ہوگا تو ان کی تیاری کے لیے اور زیادہ صنعتیں لگیں گی۔
- صنعتیں قائم ہونے سے لوگوں کو روزگار ملے گا۔
- برآمدات سے حاصل ہونے والی آمدن سے ملک کے زرِمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہوگا۔
- غربت میں کمی ہوگی اور لوگوں کا معیارِ زندگی بلند ہوگا۔
- درآمدات سے ضروری اشیاء کی قلت پر قابو پایا جا سکے گا۔
- درآمدات سے ضروری خام مال اور مشینری ملک میں آئے گی جس سے صنعتی ترقی میں اضافہ ہوگا۔

برآمدات (Exports)	درآمدات (Imports)
برآمدات سے مراد وہ اشیا ہیں جو ایک ملک دوسرے ملک کو فروخت کرتا ہے۔ پاکستان کی اہم برآمدات میں سوتی کپڑا، سوتی دھاگا، تیار کپڑے، بستر کی چادریں، پردے، چاول، چمڑے کا سامان، کھیلوں کا سامان، آلات جراحی، کٹلری اور پھل وغیرہ شامل ہیں۔ پاکستان جن ممالک کو یہ اشیا برآمد کرتا ہے، ان میں امریکا، چین، متحدہ عرب امارات، سعودی عرب اور یورپی ممالک وغیرہ شامل ہیں۔	درآمدات سے مراد وہ اشیا ہیں جو ملکی ضروریات پوری کرنے کے لیے دوسرے ممالک سے خریدی جاتی ہیں۔ پاکستان کی اہم درآمدات میں پٹرولیم مصنوعات، خوردنی تیل، مشینری، لوہا، لوہے سے بنی اشیا، ادویات، کیمیکلز، کھادیں، دفاعی سازوسامان، غذائی اجناس، گاڑیاں اور جہاز وغیرہ شامل ہیں۔ پاکستان جن ممالک سے یہ اشیا درآمد کرتا ہے، ان میں چین، امریکا، جاپان، متحدہ عرب امارات، کویت اور یورپی ممالک وغیرہ شامل ہیں۔

برآمدات (Exports)

سوتی دھاگے سے بنی مصنوعات

دھاگا

چاول

مشینری

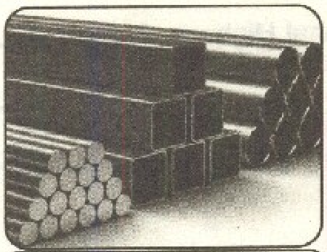

لوہا اور سٹیل

پٹرولیم

ذرائع نقل و حمل (Means of Transportation)

ملک کے اندر یا ملک سے باہر اشیا اور لوگوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لانے اور لے جانے کے ذرائع کو ذرائع نقل و حمل (Means of Transportation) کہتے ہیں۔ ذرائع نقل و حمل کے بغیر تجارت ممکن نہیں۔ پاکستان کے اہم ذرائع نقل و حمل یہ ہیں:

شاہراہیں اور ٹرانسپورٹ

ریل گاڑی

ہوائی جہاز

بحری جہاز

- پاکستان میں نقل وحمل کا سب سے بڑا ذریعہ سڑکیں اور ان پر چلنے والی ٹرانسپورٹ ہے۔ پاکستان میں کئی قومی شاہراہیں ہیں۔ نیشنل ہائی وے اتھارٹی (National Highway Authority) پاکستان میں ہائی ویز اور موٹر ویز کی تعمیر اور دیکھ بھال کا ذمہ دار ادارہ ہے۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟

Do you want to know more?

پاکستان ریلویز (Pakistan Railways) کا صدر دفتر لاہور میں واقع ہے اور یہ وزارتِ ریلوے کے تحت کام کرتا ہے۔

- پاکستان میں ریلوے لائنوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ اس سے مسافروں اور سامان کی نقل وحمل ہوتی ہے۔
- پاکستان کے قریباً تمام بڑے شہروں میں ہوائی اڈے موجود ہیں، جس میں جناح انٹرنیشنل ایئر پورٹ کراچی اور علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئر پورٹ لاہور اہم ہوائی اڈے ہیں۔ ان سے مسافر اور سامان ایک سے دوسری جگہ پہنچائے جاتے ہیں۔
- کراچی پورٹ، بن قاسم اور گوادر پاکستان کی اہم بندرگاہیں ہیں، جو سمندری تجارت اور نقل وحمل کے کام آتی ہیں۔

میں نے سیکھا ہے! (I have learnt!)

- وہ چیزیں جنھیں ہم دیکھ سکیں، چھو سکیں اور استعمال کر سکیں اشیا کہلاتی ہیں۔
- جب کوئی شخص اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے دوسروں کے کام آتا ہے اور ان کے عوض معاوضہ بھی حاصل کرتا ہے تو یہ خدمات کہلاتی ہیں۔
- اشیا اور خدمات دو طرح کی ہوتی ہیں: عوامی اشیا اور خدمات، نجی اشیا اور خدمات۔
- اشیا کے لین دین یا مال کی خرید وفروخت کو تجارت کہتے ہیں۔
- بین الاقوامی تجارت سے ملکوں کو مالی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔
- ذرائع نقل وحمل کے بغیر تجارت ممکن نہیں۔ ذرائع نقل وحمل میں سڑکیں اور ان پر چلنے والی ٹرانسپورٹ، ریلوے، ہوائی جہاز اور بحری جہاز شامل ہیں۔

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

انٹرنیٹ لنک (Internet Link)

پاکستان کے ذرائع نقل وحمل کے بارے میں جاننے کے لیے درج ذیل ویب سائیٹ ملاحظہ کریں۔

http://www.ntrc.gov.pk/

1۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i. عوامی، نجی اشیا اور خدمات میں کیا فرق ہے؟

ii. حکومت ٹیکس کیوں لیتی ہے؟

iii. پاکستان کے اہم ذرائع نقل وحمل کون کون سے ہیں؟

2۔ دیے ہوئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

i افراطِ زر کسے کہتے ہیں؟ نیز افراطِ زر کی اقسام کو مثالوں سے واضح کریں۔

ii قلّت سے کیا مراد ہے اور یہ کیوں پیدا ہوتی ہے؟ نیز اس پر کیسے قابو پایا جا سکتا ہے۔

سوچیں اور بتائیں!

Think and Answer!

برآمدات کو بڑھانے اور درآمدات کو کم کرنے کے لیے حکومت کو کیا اقدامات کرنے چاہییں۔

3۔ پاکستان کی چند اہم درآمدات اور برآمدات کے نام لکھیں۔ یہ کن ممالک کو برآمد اور درآمد کی جاتی ہیں؟

درآمدات	
ممالک	

برآمدات	
ممالک	

سرگرمی 1: پاکستان کی اہم شاہراہوں، ہوائی اڈوں اور بندرگاہوں کی فہرست بنائیں۔

شاہراہیں:

ہوائی اڈے:

بندرگاہیں:

سرگرمی 2: خدمات فراہم کرنے والے چند پیشوں کی فہرست تیار کریں، نیز بتائیں کہ آپ ان میں سے کون سا پیشہ اختیار کرنا چاہیں گے اور کیوں؟

برائے اساتذہ

سرگرمی 1: طلبہ کو گروپس میں تقسیم کریں۔ ان سے کہیں کہ انٹرنیٹ کی مدد سے پاکستان کی معاشی سرگرمیوں میں نمایاں کردار ادا کرنے والی شاہراہوں، ہوائی اڈوں اور بندرگاہوں کی فہرست بنائیں۔

کاروبار(Entrepreneurship)

حاصلاتِ تعلم (Students' Learning Outcomes)

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- کاروباری ذہنیت(Entrepreneurial Mindset) کی وضاحت کر سکیں۔
- مختلف اقسام کے کاروبار (Entrepreneurial Business) کی وضاحت کر سکیں اور ان میں فرق کر سکیں۔
- کاروبار سے متعلق مختلف رویوں کی وضاحت کر سکیں۔
- کاروبار سے متعلق رویے اور ان کی افادیت کی نشان دہی کر سکیں۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- کاروبار کسے کہتے؟ ____________________
- آپ کے خاندان کے افراد کس کاروبار سے منسلک ہیں؟ نام لکھیں۔

لوگ روزگار حاصل کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی پیشہ اختیار کرتے ہیں جیسے کوئی شخص پھل بیچتا ہے تو کوئی گوشت، کوئی فیکٹری میں کام کرتا ہے تو کوئی دفتر میں۔ اس طرح مختلف لوگ اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے روزگار کے مواقع پیدا کرتے ہیں۔ روزگار کے نئے نئے مواقع کاروبار (Entrepreneurship) میں شامل ہوتے ہیں۔

کاروبار (Entrepreneurship)

کاروباری (Entrepreneur)

کاروباری اس شخص کو کہتے ہیں جو منافع کمانے کے لیے اپنا کاروبار کرتا ہے۔

ایسی سرگرمیاں جو منافع کمانے کی غرض سے اختیار کی جائیں۔ ان سرگرمیوں کے فعال ہونے کے مواقع تلاش کیے جائیں اور ان سے فائدہ اٹھایا جائے، اسے کاروبار یا انٹرپرینورشپ (Entrepreneurship) کہتے ہیں۔ آیئے کاروبار یا انٹرپرینورشپ کو ایک کہانی کے ذریعے سے سمجھتے ہیں:

سعدیہ

اک دن سعدیہ باغیچے میں جھولا جھول رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ بہت سے مالٹے ٹوٹ کر نیچے گرے ہوئے ہیں۔ اس نے سوچا یہ مالٹے اس کے خاندان کی ضرورت سے زائد ہیں۔ اتنے زیادہ مالٹوں کا وہ کیا کریں گے۔ ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ اس کی امی جان مالٹے کا جوس بنا کر لے آئیں۔ جوس پیتے ہوئے سعدیہ کو خیال آیا کہ کیوں نہ وہ اور اس کے گھر والے مالٹے کا جوس تیار کر کے بیچنا شروع کر دیں۔ اس نے اپنا یہ خیال اپنے بڑے بھائی کو بتایا۔ بھائی کو یہ خیال بہت پسند آیا۔ اس طرح انھوں نے اپنے کاروباری منصوبے پر کام کرنا شروع کر دیا۔ اپنے ابا جان کی مدد سے انھوں نے ایک گلاس جوس کی قیمت طے کی۔ اس قیمت میں انھوں نے جوس میں استعمال ہونے والے اجزا کی قیمت کے علاوہ اپنا منافع بھی شامل کیا۔

مالٹے+نمک+مشین+گلاس+برف+منافع=قیمت

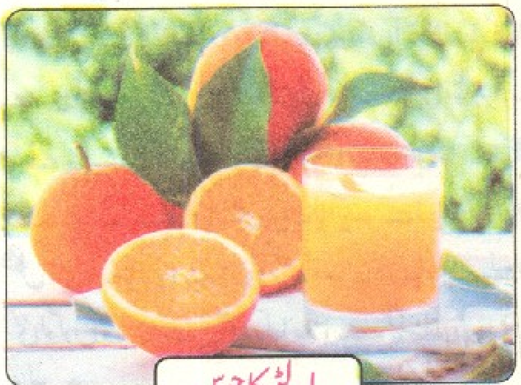

مالٹے کا جوس

منصوبہ بنانے کے بعد انھوں نے جوس کی ایک دکان کھول لی۔ پہلے دن چند لوگوں نے ان سے جوس خریدا۔ دوسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ سعدیہ نے دیکھا کہ ان کی دکان کے پاس ٹھنڈے مشروبات کی ایک دکان ہے۔ اسی وجہ سے زیادہ لوگ ان کی دکان پر نہیں آتے۔ وہ سوچنے لگی کہ وہ کون سا ایسا کام کریں کہ زیادہ لوگ ان کی دکان پر آئیں۔ اس نے اپنے منصوبے میں کچھ تبدیلیاں کیں۔

اس نے مالٹے کے جوس کو بوتلوں میں بھر دیا۔ اس کے علاوہ اس نے اپنے جوس کا ایک اشتہار بنایا۔ ایک بڑے چارٹ پیپر پر اس نے تازہ جوس کی غذائی اہمیت اور فوائد کے بارے میں چند جملے لکھے۔ اس نے اشتہار میں مالٹے کی تصاویر بھی بنائیں۔ اس نے یہ اشتہار اپنی دکان کے سامنے بورڈ پر لگا دیا۔ ایسا کرنے سے ان کا جوس زیادہ بکنے لگا۔ اس طرح سعدیہ اور اس کے بھائی کا کاروبار چل پڑا۔

برائے اساتذہ

طلبہ کو کاروباری ذہنیت اور کاروبار کی اقسام کے بارے میں مثالوں کے ذریعے سے آگاہ کریں۔ انھیں بتائیں کہ کون سے رویے کاروبار کو کامیاب بناتے ہیں۔ اپنا کاروبار کرنے کے لیے طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں۔ ان سے کہیں کہ اپنے والدین، بہن، بھائی یا رشتہ داروں سے ان کے کاروبار سے متعلق معلومات حاصل کریں۔

اگر آپ بھی سعدیہ کی طرح کوئی کاروبار شروع کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں تو آپ بھی ایک آجر ہیں، یعنی آپ کاروباری ذہنیت رکھتے ہیں۔

کاروباری ذہنیت (Entrepreneurial Mindset)

اگر آپ نئے مواقع تلاش کرتے ہیں، ان مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں، ناکامیوں سے سیکھتے ہیں اور ان پر قابو پاتے ہیں تو آپ ایک کاروباری ذہنیت کے مالک ہیں۔ کوئی بھی کاروبار شروع کرنے سے پہلے یہ دیکھا جاتا ہے کہ لوگوں کو کس چیز کی طلب زیادہ ہے۔ اس حساب سے کاروبار شروع کیا جاتا ہے۔

کاروباری افراد معاشی ترقی کو فروغ دیتے ہیں۔ نوکریاں پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ وہ ایسی اشیا اور خدمات مہیا کرنے میں مدد دیتے ہیں جو لوگوں کے لیے فائدہ مند ہوں۔

کاروبار مقامی، قومی یا بین الاقوامی سطح پر کیے جاتے ہیں۔

کاروبار کی اقسام (Types of Entrepreneurial Business)

کاروبار کی مختلف اقسام ہوتی ہیں۔ جیسے: چھوٹے پیمانے کا کاروبار اور بڑے پیمانے کا کاروبار۔

چھوٹے پیمانے کا کاروبار (Small Business Entrepreneurship)

چھوٹے پیمانے کا کاروبار وہ ہوتا ہے جس میں آجر کاروبار کا واحد مالک ہوتا ہے اور اس کے نفع و نقصان کا وہ خود ذمے دار ہوتا ہے۔ بیوٹی پارلر، گروسری سٹور، ٹریول ایجنٹ، بڑھئی، پلمبر اور الیکٹریشن وغیرہ چھوٹے پیمانے کے کاروبار کی مثالیں ہیں۔

بڑے پیمانے کا کاروبار (Large Company Entrepreneurship)

بڑے پیمانے کے کاروبار میں ایک یا ایک سے زیادہ افراد کاروبار کے مالک ہو سکتے ہیں۔ جب لوگ مل کر ایک گروپ کی شکل میں کاروبار چلاتے ہیں تو نفع و نقصان کاروبار چلانے والے تمام افراد پر تقسیم ہوتا ہے۔ ایسے کاروبار کو چلانے کے لیے کئی لوگوں کو ملازمت پر بھی رکھا جاتا ہے۔ ٹیکسٹائل مل، ہوٹل، گاڑیوں کے شوروم اور شاپنگ مال وغیرہ بڑے کاروبار کی مثالیں ہیں۔

چھوٹے اور بڑے پیمانے پر لوگ مختلف قسم کے کاروبار کرتے ہیں۔ آیئے ان کے بارے میں جانتے ہیں۔

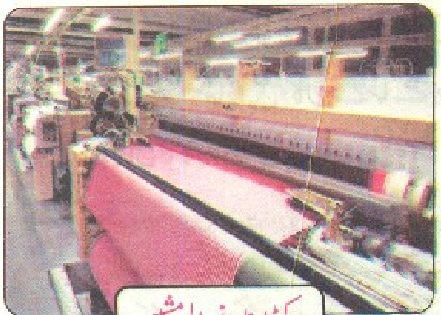
کپڑا بنانے والی مشین

صنعتی کاروبار (Industrial Entrepreneurship)

اس کاروبار کا تعلق مصنوعات کی تیاری سے ہے۔ کاروباری افراد صارفین کی ضروریات کی نشان دہی کرتے ہیں۔ ان کی ضروریات پوری کرنے کے لیے وہ صنعتیں لگاتے ہیں اور وسائل کا انتظام کرتے ہیں۔

خام مال، مزدوروں، مشینوں اور ٹیکنالوجی کی مدد سے چیزیں تیار کی جاتی ہیں اور صارفین کو بیچی جاتی ہیں، مثلاً کپڑا، کھانے پینے کی اشیا،

بسکٹ، ٹافیاں، شربت، دوائیاں، مشینیں، گاڑیاں، سیمنٹ اور کھلونے وغیرہ۔

زراعت کا کاروبار (Agricultural Entrepreneurship)

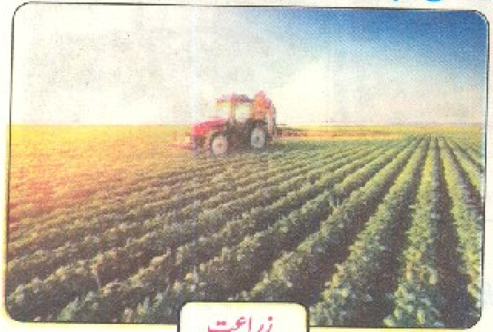
زراعت

یہ کاروبار زرعی مصنوعات کی پیداوار اور ان کی فروخت سے متعلق ہے۔ زرعی کاروباری منافع کمانے کے لیے فصلیں کاشت کرتے ہیں، پھلوں کے باغ لگاتے ہیں، جانوروں کی افزائش کرتے ہیں اور درخت لگاتے ہیں۔ زراعت کے کاروبار میں ڈیری فارمنگ، باغبانی اور جنگلات وغیرہ شامل ہیں۔ زرعی کاروباری زراعت کے طریقوں میں مسلسل جدت اور بہتری لانے کی کوشش میں رہتے ہیں۔

ذرا رکیں اور بتائیں!
Hold on Please and tell!
ڈیری مصنوعات کون کون سی ہوتی ہیں؟

تجارتی کاروبار (Trading Entrepreneurship)

تجارتی کاروبار میں افراد تیار شدہ مصنوعات خرید کر صارفین کو فروخت کرتے ہیں۔ تجارت کو مؤثر بنانے کے لیے وہ نئے طریقے اختیار کرتے ہیں۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟ (Do you want to know more?)

سماجی کاروبار (Social Entrepreneurship)

یہ افراد یا گروپس پر مشتمل ایک ایسی سرگرمی ہے جس میں معاشرتی، معاشی یا ماحولیاتی مسائل کو حل کرنے کے لیے جدید طریقوں کا استعمال کیا جاتا ہے، جس سے معاشرے میں بہتری لانے کی کوشش کی جاتی ہے، فلاح و بہبود کے لیے کام کیا جاتا ہے۔ اس میں رفاہی تنظیمیں، صحت اور تعلیم وغیرہ کے پروگرام شامل ہوتے ہیں۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟ (Do you want to know more?)

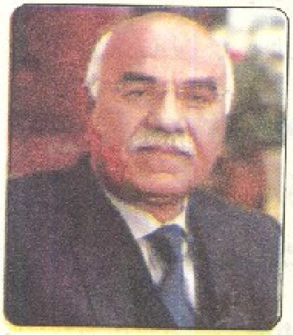

ڈاکٹر محمد امجد ثاقب

ڈاکٹر محمد امجد ثاقب مصنف اور سماجی کاروباری ہیں۔ ان کا تعلق پاکستان سے ہے۔ وہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مائیکروفنانس تنظیم (Islamic Micro Finance Organization) ''اخوت'' کے بانی ہیں۔ یہ تنظیم ضرورت مند افراد کو بلا سود قرضے فراہم کرتی ہے۔ اخوت نے پاکستان میں ایسی یونیورسٹی قائم کی ہے جہاں پر طلبہ سے کوئی فیس نہیں لی جاتی۔

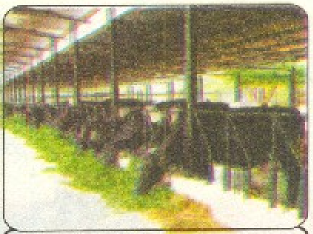

ڈیری فارم کا کاروبار

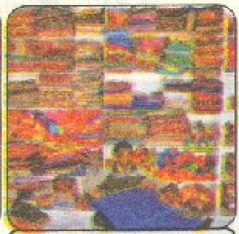

کپڑے کا کاروبار

مٹھائی کا کاروبار

پھلوں کا کاروبار

خدمات کا کاروبار (Services Entrepreneurship)

اس کاروبار میں خدمات فراہم کرنے والے ادارے شامل ہیں۔ یہ ادارے لوگوں یا دوسرے اداروں کو مشورے اور پیشہ ورانہ مہارتیں فراہم کرتے ہیں۔ ان میں سکول، ہسپتال، مشاورتی اور قانونی ادارے شامل ہیں۔

کاروبار میں جدت (Innovation in Entrepreneurship)

کاروبار میں جدت تب پیدا ہوتی ہے جب کوئی ادارہ اپنے کاروبار میں بہتری لانے کے لیے نئی مصنوعات، خدمات یا طریقے متعارف کرواتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک کپڑے دھونے والی مشین بنانے والی کمپنی نے ایک ایسی مشین متعارف کروائی ہے جو خودکار (Automatic) طریقے کے تحت کپڑے دھوتی اور خشک کرتی ہے۔ اسی طرح ایک کار بنانے والی کمپنی نے بجلی سے چلنے والی کار متعارف کروائی ہے۔

کرتے ہیں کچھ نیا!

Let's do something new!

طلبہ سے مختلف اقسام کے کاروبار کی فہرست بنوائیں۔ ان سے پوچھیں کہ وہ ان میں کس طرح جدت پیدا کر سکتے ہیں۔

کاروباری رویے (Entrepreneurial Behaviours)

اکثر اوقات کاروبار کی کامیابی یا ناکامی کی وجہ کاروبار سے متعلق رویے ہوتے ہیں۔ آیئے! جانتے ہیں کہ وہ کون سے رویے ہیں جو ایک کاروبار کو کامیاب بناتے ہیں۔

مثبت رویہ (Positive Attitude)

مثبت رویہ ایک کامیاب کاروبار کی طرف پہلا قدم ہے۔ مثبت رویہ اختیار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ مثبت سوچ رکھتے ہوئے مشکل سے مشکل حالات میں بھی پُر امید رہتے ہیں اور کاروبار آگے بڑھانے کے بارے میں سوچتے ہیں۔ اس طرح کاروبار میں بہتری کی شکل پیدا ہوتی ہے۔

تخلیقی صلاحیت(Creativity)

ایک کاروباری کا ذہن ہمیشہ نئے نئے خیالات کی تلاش میں رہتا ہے۔ نئے خیالات کاروبار اور مصنوعات میں جدت پیدا کرتے ہیں۔ تخلیقی صلاحیت کا حامل کاروباری ہمیشہ یہ سوچتا ہے کہ چیزوں کو بہتر اور مختلف کیسے بنایا جا سکتا ہے۔

قائل کرنے کی صلاحیت(Persuasiveness)

اگر آپ بات چیت کے ذریعے دوسروں کو اپنی مصنوعات خریدنے پر راضی کر سکتے ہیں تو آپ اچھے کاروباری ہیں۔ اس صلاحیت کا استعمال کرتے ہوئے آپ اپنے صارفین سے تعلقات بہتر بنا سکتے ہیں۔ یہ آپ کے کاروبار کے لیے فائدہ مند ہوگا۔

ناکامیوں سے سیکھنا(Learning from Failures)

جب آپ کوئی کاروبار کرتے ہیں تو آپ امید کرتے ہیں کہ آپ کو کامیابی ملے گی۔ کامیابی کی امید ضرور رکھنی چاہیے، لیکن ناکامیوں سے بھی گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اپنی غلطیوں سے سبق سیکھیں تاکہ آپ اپنے کاروبار کو بہتر بنا سکیں۔ اپنی ناکامی سے دل برداشتہ نہ ہوں۔ ہمیشہ پُرامید رہیں اور اپنے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

میں نے سیکھا ہے! (I have learnt!)

- نئے مواقع کی تلاش، مواقع سے فائدہ اٹھانا، ناکامیوں سے سیکھنا اور ان پر قابو پانا کاروباری ذہنیت کی اہم خصوصیات ہیں۔
- کاروبار چھوٹے اور بڑے پیمانے پر کیے جاتے ہیں۔
- صنعتی کاروبار، زراعت کا کاروبار، تجارتی کاروبار اور خدمات کا کاروبار، کاروبار کی مختلف اقسام ہیں۔
- مثبت رویہ، تخلیقی صلاحیت، قائل کرنے کی صلاحیت اور ناکامیوں سے سیکھنا کسی بھی کاروبار کو کامیاب بناتے ہیں۔

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

انٹرنیٹ لنک(Internet Link)
کاروباری منصوبے کے بارے میں جاننے کے لیے درج ذیل ویب سائیٹ ملاحظہ کریں۔
http://www.wikihow.com/Start-a-a-Business-(for-Kids)

1۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(i) کاروبار سے کیا مراد ہے؟

(ii) چھوٹے پیمانے کا کاروبار (Small Business Entrepreneurship) کیا ہوتا ہے؟

2۔ دیے ہوئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

i) مختلف اقسام کے کاروبار کی وضاحت کریں اور ان میں فرق بیان کریں۔

ii) کون کون سے رویے آپ کے کاروبار کو کامیاب بناتے ہیں؟

3۔ اپنے محلّے یا علاقے کا دورہ کریں اور دیکھیں کہ لوگ کس قسم کے کاروبار سے منسلک ہیں۔ ان کی ایک فہرست بنائیں۔

4۔ کون سے تین ایسے کاروبار ہیں جو آپ کرنا چاہتے ہیں؟ دی ہوئی جگہ میں لکھیں۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟

Do you want to know more?

تحقیق (Research) نئی ایجادات کے لیے علم اور ہنر پیدا کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔

ہمارے کرنے کے کام (Work for us to do)

1: اپنے محلّے/گاؤں/شہر/ملک کے کسی کامیاب کاروباری کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں اور دی ہوئی جگہ میں لکھیں۔

نام (کاروباری): ____________________

کاروبار کا نام: ____________________

کاروبار کی قسم: ____________________

کاروبار کی جگہ (شہر): ____________________

مصنوعات یا خدمات کے نام: ____________________

سرگرمی 2: اپنے کاروبار کا منصوبہ بنائیں۔

برائے اساتذہ

سرگرمی 1: طلبہ کو کہیں کہ اپنے محلّے کا دورہ کریں اور فہرست بنائیں کہ وہ کس قسم کے کاروبار کرنے والوں سے ملے ہیں، مثلاً مکئی بیچنے والا، فروٹ بیچنے والا، آئس کریم بیچنے والا۔ پھر ان سے کہیں کہ وہ جن دکانوں پر جاتے ہیں ان کی نشان دہی کریں اور ان کی فہرست بنائیں، جو کچھ وہ بیچتے ہیں اس کی فہرست بنائیں۔ طلبہ سے ان کے پسندیدہ ریستوران/ہوٹل کے بارے میں بھی پوچھیں۔ ان سے کہیں کہ اپنے پسندیدہ ریستوران کے مالک کا انٹرویو کریں کہ اس نے یہ کاروبار کیسے شروع کیا، پھر اپنے ساتھیوں کو بتائیں۔

سرگرمی 2۔ طلبہ کو گروپس میں تقسیم کریں۔ ان سے پوچھیں کہ وہ کون سا کاروبار کرنا چاہتے ہیں، پھر ان سے اس کاروبار کا منصوبہ بنوائیں۔ منصوبے میں کاروبار کا نام، کاروبار کے لیے وسائل، مصنوعات کی قیمتیں اور صارفین کا تعین کریں۔

زر کا اِرتقا (Evolution of Money)

حاصلاتِ تعلّم (Students' Learning Outcomes)

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- زر کے ارتقا (Evolution of Money) اور زر متعارف ہونے سے پہلے بارٹر (Barter) کے ذریعے سے ہونے والی تجارت کو مثالوں سے بیان کر سکیں۔
- برصغیر میں سِکوں (Coins) اور کاغذی نوٹ کی تاریخ سے واقف ہو سکیں۔
- مختلف ممالک کی کرنسیوں کے نام بتا سکیں۔
- لوگوں کی زندگی میں زر کے کردار اور اہمیت کو بیان کر سکیں۔
- لوگوں کی زندگی میں بینکوں کے کردار کی وضاحت کر سکیں۔
- سٹیٹ بینک آف پاکستان (State Bank of Pakistan) کے کردار کی شناخت کر سکیں۔

زر (Money) ہماری زندگی کا اہم حصّہ ہے۔ اس کی بدولت ہم خوراک، لباس اور رہائش جیسی بنیادی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ ان ضروریات کے علاوہ زر (Money) کاروبار، تعلیم اور دوسری بہت سی ضروریات اور خواہشات پوری کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- سوچیں اور بتائیں اگر آج زر موجود نہ ہوتا تو لوگ کیسے لین دین کرتے؟
- آپ اپنے پیسوں / جیب خرچ سے کیا خریدتے ہیں؟

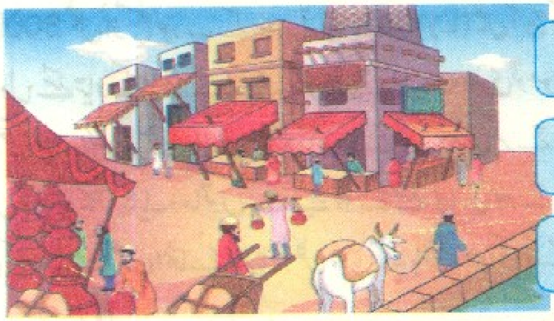

قدیم زمانے میں لوگ ایک دوسرے سے لین دین کے لیے پیسوں کا استعمال نہیں کرتے تھے، کیوں کہ اس وقت زر یا کرنسی کا کوئی نظام نہ تھا۔ اس دور میں لوگ ایک دوسرے سے چیزوں کا تبادلہ کرتے تھے۔ اس کو بارٹر سسٹم (Bartar system) کہتے ہیں۔

بارٹر سسٹم (Barter System)

لین دین کرتے ہوئے چیزوں کا تبادلہ بارٹر سسٹم (Barter System) کہلاتا ہے۔ بارٹر سسٹم لین دین کا ایک قدیم نظام ہے، جو چیز لوگوں کے پاس زیادہ مقدار میں ہوتی تھی، اسے دوسرے لوگوں کو دے کر وہ اپنی ضرورت کی چیز لے لیتے تھے۔ مثال کے طور پر اگر کسی شخص کو کپڑوں کی ضرورت ہوتی تھی تو وہ جولاہے سے کپڑا لے لیتا اور بدلے میں اُسے گندم یا چاول دے دیتا۔ لوگ اپنی ضرورت کی چیزیں خریدنے کے لیے دوسروں کو مرغی، بکری، وغیرہ جیسے جانور بھی دیتے تھے۔

بارٹر سسٹم

بارٹر سسٹم کافی عرصہ چلتا رہا۔ قریباً 1200 قبل از مسیح لوگ سیپیوں اور قیمتی پتھروں کے ذریعے سے لین دین کرنے لگے، پھر انسان نے کانسی اور تانبے جیسی دھاتیں دریافت کرلیں اور ان دھاتوں کے سکے بطور زر استعمال کرنا شروع کر دیے۔

ذرا رکیں اور بتائیں!

Hold on Please and tell!

بارٹر سسٹم کی جگہ لوگوں نے زر کا استعمال کیوں شروع کیا؟

دھات کے سکے (Metallic Coins)

قریباً 1000 قبل از مسیح، چین میں کانسی اور تانبے کے سِکے بنائے گئے۔ انھیں موجودہ دور کے سِکوں کی ابتدائی شکل سمجھا جاسکتا ہے۔ ان سِکوں میں سوراخ ہوتے تھے، تاکہ ان کو ایک زنجیر کی صورت میں اکٹھا کیا جاسکے۔

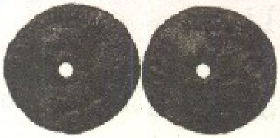

سِکے

قریباً 500 قبل از مسیح یورپ کے علاقے لیڈیا (Lydia) میں آج کی شکل کے گول سکے تیار کیے گئے۔ سِکے بنانے کی ان تراکیب کو دوسری قوموں نے بھی نقل کیا۔ انھوں نے چاندی، کانسی اور سونے کا استعمال کرتے ہوئے سِکوں کو مزید بہتر بنایا۔ دھاتوں سے بنے ہوئے سِکے بھاری ہوتے تھے۔ جس کی وجہ سے انھیں اٹھائے پھرنا مشکل ہوتا تھا۔ بالآخر ان کی جگہ کاغذی نوٹوں نے لے لی۔

چمڑے کے سِکے

قریباً 118 قبل از مسیح میں چین میں چمڑے کے ٹکڑوں کو زر کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ ٹکڑے سفید ہرن کی کھال سے بنائے جاتے تھے۔

برائے اساتذہ: طلبہ کو بارٹر کا مفہوم سمجھانے کے لیے لین دین کا عملی مظاہرہ کروائیں۔ بارٹر سسٹم سے لے کر کرنسی نوٹوں کے ارتقا کے مراحل کو کہانی کی صورت میں بچّوں کو بتائیں۔ انھیں بتائیں کہ پہلے کوڑیوں یا سیپیوں (Sea Shells) کے ذریعے سے لوگ ایک دوسرے سے اشیا خریدتے تھے۔ دس کوڑیاں ایک دمڑی کے برابر ہوتی تھیں۔ سیپیوں کے بعد سکوں اور اس کے بعد کاغذی نوٹوں کا دور شروع ہوا۔

کاغذی نوٹ (Paper Money)

کاغذی نوٹ

قریباً 806 عیسوی میں چین میں کاغذی نوٹ متعارف کروائے گئے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دوسری قوموں نے بھی کاغذی نوٹ بنانا شروع کر دیے۔ 18 ویں صدی کے آخر تک کاغذی نوٹ دنیا کے مختلف حصوں میں پھیل چکے تھے۔ اب ان کاغذی نوٹوں کی جگہ پلاسٹک کے نوٹوں (Polymer Notes) نے لے لی ہے۔ آسٹریلیا اور انڈونیشیا پلاسٹک کے نوٹ جاری کرنے والے اولین ممالک میں سے ہیں۔

پلاسٹک زر (Plastic Money)

کریڈٹ کارڈ

20 ویں صدی میں بینکوں نے کریڈٹ کارڈ (Credit Card) اور ڈیبٹ کارڈ (Debit Card) متعارف کروا دیے۔ انھوں نے کسی حد تک نقد رقم کی ضرورت کو ختم کر دیا۔ موجودہ دور ڈیجیٹل دور ہے۔ لوگ بآسانی اپنی رقم کو الیکٹرانک ڈیوائسز (Electronic Devices) یا کمپیوٹر کے ذریعے سے دوسروں کو منتقل کر سکتے ہیں، اس لیے جیب میں زیادہ پیسے رکھنے کا رواج ختم ہوتا جا رہا ہے۔

برصغیر میں کرنسی کی تاریخ (History of Money in the Subcontinent)

- برصغیر میں سکے بنانے کا آغاز چھٹی صدی قبل از مسیح کے آغاز میں ہوا۔ ان سکوں کو پانا کہا جاتا تھا۔ یہ سکے چاندی سے بنائے جاتے تھے۔ ان کی کوئی واضح شکل نہیں ہوتی تھی۔ ان پر مختلف علامتیں بنی ہوتی تھیں۔
- اس خطے پر بہت سی بیرونی قوموں مثلاً ایرانیوں، ترکوں، عربوں، انگریزوں اور یونانیوں کی حکومت رہی۔ ان قوموں اور حکومتوں نے مختلف شکلوں اور علامتوں والے سکے متعارف کروائے۔
- 712 عیسوی میں عربوں نے اس خطے کو فتح کر لیا۔ سلاطین دہلی اور اُس کے بعد مغلوں نے اپنے سکے جاری کیے۔ ان سکوں پر اسلامی خطاطی نے علامتوں کی جگہ لے لی۔ 13 ویں صدی کے دوران خالص چاندی اور سونے کے بنے سکے استعمال ہونے لگے۔ ان کو اشرفی کہا جاتا تھا۔

سکے

- 1857ء میں برصغیر پر انگریزوں کا قبضہ ہو گیا۔ انگریزوں نے چاندی، کانسی اور نکل کے سکے جاری کیے۔ ان میں روپیا اور آنہ شامل تھے۔ ان سکوں پر برطانیہ کے شاہی حکمرانوں کی تصاویر بنی ہوتی تھیں۔ اسی دور میں روپے کو سرکاری کرنسی بنا دیا گیا۔

شیر شاہ سوری نے چاندی کا سکہ متعارف کروایا جسے روپیا کا نام دیا گیا۔

کرنسی (Currency)

ہم اپنی روز مرّہ زندگی میں زر کو سکوں (Coins) یا کاغذی نوٹ (Paper Money) کی شکل میں لین دین کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ معاشی زبان میں اسے کرنسی کہتے ہیں۔ ہر ملک کی اپنی ایک کرنسی ہوتی ہے، جیسے پاکستان کی کرنسی روپیا ہے۔

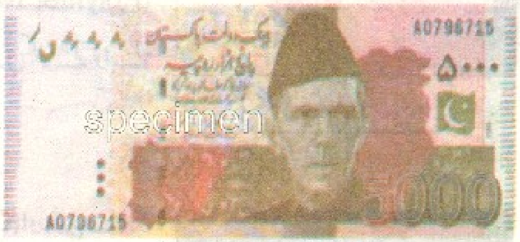

پاکستان (روپیا)

سعودی عرب (ریال)

امریکہ (ڈالر)

برطانیہ (پاؤنڈ)

چین (یوآن)

ترکی (لیرا)

زر کی اہمیت اور کردار (Role of Money and its Importance)

زر انسانی زندگی میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔

- ہر شخص خوراک، لباس اور رہائش جیسی بنیادی ضروریات کے لیے نقد رقم پر انحصار کرتا ہے۔ دوسری بہت سی ضروریات اور خواہشات بھی اسی سے پوری ہوتی ہیں۔

- زر (Money) تعلیم حاصل کرنے، کاروبار کرنے، زمین اور زیور خریدنے کے کام آتا ہے۔
- زر (Money) سے نہ صرف ہم ضرورت کی اشیا خریدتے ہیں بلکہ مختلف خدمات بھی حاصل کرتے ہیں۔ جیسے ایک مکینک یا معمار کی خدمات حاصل کرنے کے لیے اس کو اجرت پیسوں کی صورت میں دی جاتی ہے۔
- زر (Money) لوگوں کے معیارِ زندگی کو بلند کرتا ہے۔

بینک (Bank)

بینک ایک مالیاتی اور تجارتی ادارہ ہے۔ یہاں لوگ اپنی ضروریات پوری کرنے کے بعد زائد رقم محفوظ کرواتے ہیں۔ لوگ بینکوں میں کھاتا (Account) کھلواتے ہیں اور اپنی رقم جمع کرواتے ہیں۔ اس کے علاوہ:

- تاجر، صنعت کار، کاشت کار اور ضرورت مند افراد بینک سے قرض لیتے ہیں۔
- بینکوں کے ذریعے لوگ اپنی رقوم ایک شہر سے دوسرے شہر یا ایک ملک سے دوسرے ملک بآسانی منتقل کر سکتے ہیں۔
- سوئی گیس، بجلی اور ٹیلی فون کے بلوں کی ادائیگی بھی بینکوں کے ذریعے ہوتی ہے۔
- حج اور عمرہ کی درخواستیں بھی بینکوں کے ذریعے جمع کروائی جاتی ہیں۔
- بینک میں لوگ لاکرز میں اپنے زیورات اور اہم کاغذات محفوظ کر سکتے ہیں۔ یہ سب کام کمرشل بینک کرتے ہیں۔

> **زرمبادلہ کے ذخائر**
> کسی بھی ملک میں مرکزی بینک کے پاس موجود غیر ملکی کرنسی، سونا اور دیگر اہم مالی اثاثہ جات کو اس ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر کہا جاتا ہے۔

> **کرتے ہیں کچھ نیا!**
> **Let's do something new!**
> اپنے ساتھی کے ساتھ مل کر تحقیق کریں اور بتائیں کہ کرنسی کون جاری کرتا ہے اور اس کا کیا طریقہ کار ہے؟

سٹیٹ بینک آف پاکستان (State Bank of Pakistan)

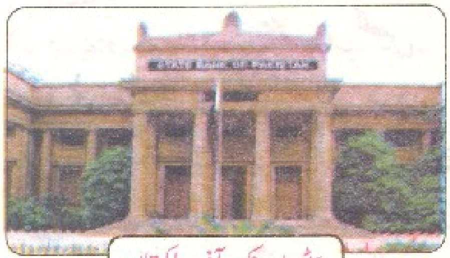

سٹیٹ بینک آف پاکستان

ہر ملک کا ایک مرکزی بینک (Central Bank) ہوتا ہے، جو ریاست کی مجموعی معیشت کی نگرانی کرتا ہے۔ پاکستان کے مرکزی بینک کا نام سٹیٹ بینک آف پاکستان (State Bank of Pakistan) ہے۔ اسے بینک دولتِ پاکستان بھی کہتے ہیں۔ سٹیٹ بینک آف پاکستان 1948ء میں قائم ہوتا تھا، اس کا ہیڈ کوارٹر کراچی میں ہے۔ یہ بینک

> **برائے اساتذہ:** طلبہ سے کہیں کہ وہ اپنے والدین، بہن، بھائی یا رشتہ دار سے ان کے بینک کے بارے میں معلومات حاصل کریں، نیز بچوں کو کسی بینک کا دورہ کرائیں اور انھیں بتائیں کہ بینک میں کون سی سرگرمیاں ہوتی ہیں

پاکستان میں موجود تمام بینکوں کے مالی معاملات کی نگرانی کرتا ہے۔ ان کے لیے پالیسیاں بناتا ہے۔ کرنسی نوٹ بھی سٹیٹ بینک ہی جاری کرتا ہے۔ سٹیٹ بینک زرمبادلہ کا نگران ہوتا ہے۔ یہ درآمدات اور برآمدات میں توازن رکھتا ہے تا کہ زرمبادلہ کے ذخائر محفوظ رہیں۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟ Do you want to know more?

مختلف ممالک کے مرکزی بینکوں کے نام یہ ہیں:

امریکہ	فیڈرل ریزرو(Federal Reserve)
برطانیہ	بینک آف انگلینڈ(Bank of England)
ویت نام	سٹیٹ بینک آف ویت نام (State Bank of Veitnam)
برازیل	سنٹرل بینک آف برازیل(Central Bank of Brazil)

میں نے سیکھا ہے! (I have learnt!)

- بارٹر سسٹم لین دین کا ایک قدیم نظام ہے۔
- برصغیر میں سکے بنانے کا آغاز چھٹی صدی قبل از مسیح کے آغاز سے ہوا۔
- ہر ملک کی اپنی کرنسی ہوتی ہے۔
- بینک ایک مالیاتی اور تجارتی ادارہ ہے۔
- ہر ملک کا ایک مرکزی بینک ہوتا ہے جیسے پاکستان میں سٹیٹ بینک آف پاکستان ہے۔

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

انٹرنیٹ لنک(Internet Link)

زر کے ارتقا کے بارے میں جاننے کے لیے درج ذیل ویب سائیٹ ملاحظہ کریں۔

https/www.britannica.com/video/187664/history-money

1۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i. بارٹر سسٹم سے کیا مراد ہے؟

ii. موجودہ دور میں جیب میں زیادہ پیسے رکھنے کا رواج کیوں ختم ہوتا جا رہا ہے؟

iii. کوئی سے تین ممالک کے مرکزی بینک کے نام بتائیں۔

2۔ دیے ہوئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

i. برصغیر میں سکوں اور کرنسی نوٹ کی تاریخ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ii. لوگوں کی زندگی میں بینکوں کا کیا کردار ہے؟ وضاحت کریں۔

3۔ مختلف ممالک کی کرنسیوں کے نام لکھیں۔

ملک کا نام	کرنسی	ملک کا نام	کرنسی
سعودی عرب		کوریا	
متحدہ عرب امارات		ملائیشیا	
ترکی		کینیڈا	
تھائی لینڈ		کویت	

4۔ زر کے ارتقا کو ٹائم لائن کی صورت میں پیش کریں۔

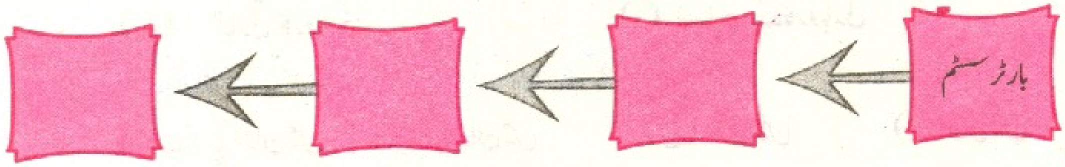

سرگرمی 1: کمرا جماعت میں ایک فرضی بینک بنائیں۔ بینک کی خدمات مثلاً رقم کی منتقلی اور ترسیل ڈرامے کی صورت میں پیش کریں۔

سرگرمی 2: سکوں اور کاغذی نوٹوں کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں اور ایک کتابچے کی شکل میں پیش کریں۔ تصاویر بھی چسپاں کریں۔

سرگرمی 3: پاکستان کے کرنسی نوٹوں پر موجود جگہوں کی تصاویر کا مشاہدہ کریں اور ان جگہوں کے نام بتائیں۔

برائے اساتذہ

سرگرمی 1: میزوں اور کرسیوں کی مدد سے کمرا جماعت میں ایک فرضی بینک بنائیں۔ طلبہ کو بینک مینیجر، کیشیئر اور بینک میں موجود دوسرے لوگوں کے کردار نبھانے کو کہیں۔ انھیں بتائیں کہ بینکوں میں رقم کی ترسیل اور منتقلی کا طریقہ کار کیا ہے۔ بینک کے عملے اور مختلف کاؤنٹروں کے بارے میں ان کو بتائیں۔ طلبہ سے عملی مظاہرہ کرواتے ہوئے بینک میں کھاتا کھلوائیں۔ اُن سے فرضی بینک کا نام بھی تجویز کروائیں۔

سرگرمی 2: طلبہ کو اپنے علاقے یا شہر کے عجائب گھر کا دورہ کروائیں۔ انھیں ماضی کے سکوں اور کرنسی نوٹوں کی تاریخ بتائیں۔ ان سے کہیں کہ وہ معلومات ایک کاپی پر لکھتے جائیں۔ ان معلومات کو اکٹھا کر کے ایک کتابچے کی صورت میں اپنی جماعت کے سامنے پیش کریں۔

سرگرمی 3: کمرا جماعت میں پاکستان کے کرنسی نوٹوں کے بارے میں ذہنی آزمائش کے کھیل (Quiz) کا اہتمام کریں۔ طلبہ کو کرنسی نوٹ دکھائیں۔ بچوں کو کرنسی نوٹوں پر موجود مختلف جگہوں اور تصاویر کی شناخت کرنے کے لیے کہیں۔

مشق (Exercise)

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں اور (✓) کا نشان لگائیں۔

i۔ گھر، پلاٹ یا زمین کی ملکیت پر ٹیکس کو کہتے ہیں:

(الف) انکم ٹیکس (ب) سیلز ٹیکس (ج) ٹول ٹیکس (د) پراپرٹی ٹیکس

ii۔ لوگوں کی طلب کے مقابلے میں اشیا کے محدود ہونے کو کہتے ہیں:

(الف) افراطِ زر (ب) تفریطِ زر (ج) تجارت (د) قلّت

iii۔ ڈیری، باغبانی اور جنگلات مثالیں ہیں:

(الف) صنعتی کاروبار کی (ب) زرعی کاروبار کی

(ج) تجارتی کاروبار کی (د) خدمات کے کاروبار کی

iv۔ قریباً 806 عیسوی میں کاغذی نوٹ متعارف کروائے گئے:

(الف) پاکستان میں (ب) ایران میں (ج) چین میں (د) ترکی میں

v۔ برصغیر میں روپیا متعارف کروایا:

(الف) سکندر اعظم نے (ب) شیر شاہ سوری نے (ج) محمود غزنوی نے (د) قطب الدین ایبک نے

2۔ درست جملے کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (×) کا نشان لگائیں۔

i۔ سرکاری سکول، ڈاکخانہ اور سٹیٹ بینک نجی خدمات میں شامل ہیں۔

ii۔ اشیا اور خدمات کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کو قلت کہتے ہیں۔

iii۔ صنعتی کاروبار کا تعلق مصنوعات کی تیاری سے ہے۔

iv۔ مثبت رویہ ایک کامیاب کاروبار کی طرف پہلا قدم ہے۔

v۔ دھات کے سکے چین نے متعارف کروائے۔

3۔ کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
نجی اشیا اور خدمات	منافع کمانے کے لیے اپنا کاروبار کرنے والے کو کہتے ہیں
صارف	کسی شخص کی ذاتی ملکیت ہوتی ہے۔
سٹیٹ بینک	مصنوعات یا خدمات خریدنے والے کو کہتے ہیں۔
کاروباری	ملک کا مرکزی بینک ہوتا ہے۔

فرہنگ

الفاظ	معانی
ارتقا	ترقی۔ بتدریج بڑھنا
اجتماع	مجمع۔ جلسہ
تحفّظ	حفاظت۔ بچاؤ
تخلیق	پیدا کرنا۔ پیدائش
تدریس	درس دینا۔ تعلیم دینا
تہذیب	طرزِ معاشرت۔ رہنے سہنے کا انداز۔ تمدن
ثقافتی تنوع	تہذیب کی رنگارنگی
خانقاہ	درویشوں کے رہنے کی جگہ
جدّت	نیاپن
حاشیہ	کنارہ۔ چوطرفہ پٹی
دفاع	حفاظت۔ بچاؤ
ذرائع ابلاغ	پیغام رسانی کے ذرائع
زر	روپیا۔ پیسا۔ دولت
زرِمبادلہ	غیر ملکی تجارت سے حاصل ہونے والی رقم
سفیر	غیر ملکی سرکاری نمائندہ
سلطنت	مملکت، ریاست، ملک
سماجی	معاشرتی

الفاظ	معانی
سیاحت	سیر کرنا
طبی	علم طب سے متعلق
عزم	ارادہ
عمودی	سیدھا
عقیدہ	اعتقاد۔ ایمان
غصب	ناجائز قبضہ۔ زبردستی کرنا
قطب	محورِ زمین کا شمالی اور جنوبی سرا
کابینہ	مجلسِ وزرا
گردباد	بگولہ۔ جس میں غبار ملا ہو
گلہ بانی	بھیڑ بکریاں چرانا
گنجان	گھنا۔ علاقہ جہاں آبادی زیادہ ہو
معاشرہ	باہم مل جل کر رہنا، سماج
ملکیت	مال اسباب، حق
معتدل	نہ گرم نہ سرد
نقطۂ نظر	اندازِ فکر۔ دیکھنے یا سوچنے کا انداز
ہجرت	وطن کو چھوڑنا
نشیب	پستی۔ ڈھلان۔ اترائی

الفاظ	معانی
ہم آہنگی	اتحاد۔ یگانگت
گامزن	منزل کو پانے کے لیے کسی راستے پر چلنا
ڈیجیٹل شہری	جدید دور کا شہری جو انٹرنیٹ استعمال کرتا ہے
اختلافِ رائے	مختلف رائے رکھنا
امتیازی سلوک	برابری کا سلوک نہ کرنا
تنازعات	اختلافات۔ جھگڑے
رسم ورواج	معاشرے میں جاری ریت۔ رسم
زیبِ تن کرنا	زیور یا لباس پہننا
مقبول پوشاک	مشہور لباس
سوغات	کسی علاقے کی خاص پہچان والی چیز
لب ولہجہ	اندازِ گفتگو
دیدہ زیب	خوب صورت۔ آنکھوں کو اچھا لگنے والا
ریاست	ملک۔ مملکت
تشکیل دینا	شکل دینا۔ بنانا
نظم و نسق	انتظام
تعلّم	علم سیکھنا
دانشوروں	عقل مندوں

الفاظ	معانی
منسلک ہونا	ساتھ جڑنا
ترویج	اشاعت کرنا۔ رواج دینا
بیداری	شعور۔ جاگنا
بارٹر سسٹم	اشیا کے بدلے اشیا کا تبادلہ
تسلّط قائم کرنا	قبضہ کرنا
الحاق	ساتھ جڑنا۔ اتحاد کرنا
خانقاہوں	صوفی بزرگوں اور درویشوں کے مزارات
مہارتیں	ہنر۔ کاری گری
آبی ذخائر	پانی کے ذخیرے
زمینی خدوخال	زمین کی بناوٹ
آبشاریں	پہاڑوں پر سے پانی کا گرنا
گلیشیرز	برف کے بڑے تودے
ساحلی علاقے	سمندر کے کناروں والے علاقے
بحری رَوئیں	سمندری موجیں
شرح پیدائش	بچّوں کی پیدا ہونے کی شرح
افراطِ زر	مہنگائی۔ چیزوں کی قیمت بڑھ جانا
تفریطِ زر	چیزوں کی قیمتیں کم ہو جانا